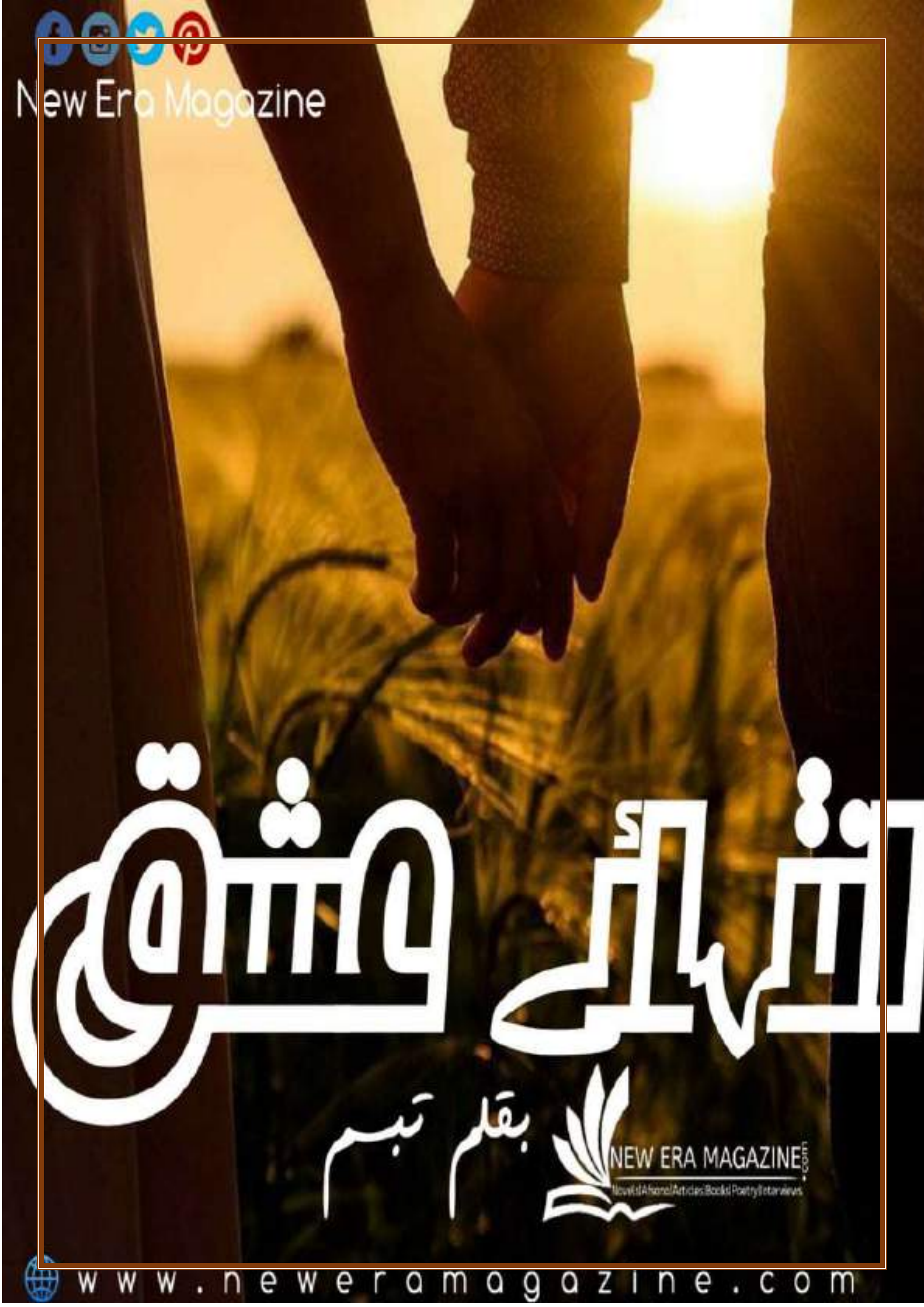
New Era Magazine
انتہائے عشق
بقلم تبسم
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

انتہائے عشق

از تبسّم

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

اماں مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ جلدی کریں۔۔۔ "اس نے جلدی میں"
گھڑی پر نگاہ دہوڑائی جس نے آٹھ بجنے کی تصدیق کی۔۔۔

ایک پینتالس سالہ خاتون۔۔۔۔ ہاتھ میں تسبیح تھامے۔۔۔۔ منہ میں
کلام پاک کا ورد کرتی۔۔۔۔ سر کو نماز پڑھنے کہ انداز سے
ڈھانپے۔۔۔۔ چہرے پہ مسکراہٹ لئے آہستہ سے چلتی اس کی جانب
آئیں اور اسکے چہرے کہ گرد اپنے ہاتھوں کا گولا بنائے۔۔ اس پر دم
درود پھونکنے لگیں۔۔۔۔

اللہ تجھے کامیاب کرے۔۔۔ "ماں کی محبت دیکھ اسکے چہرے پہ"
مسکراہٹ ابھر آئی۔۔۔ اپنے ماں کا ماتھے چوم کر اسنے انہیں سینے سے
لگا لیا۔۔۔

"اب میں جا سکتی ہوں کیا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ دھیان سے جانا۔۔۔ اللہ تجھے اپنے امان میں رکھے۔۔۔۔"

اللہ حافظ۔۔۔ "چہرے پہ مسکراہٹ لئے وہ گھر سے روانہ ہوگی"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی۔۔۔ جب کہ صالحہ بیٹی کی سلامتی کی دعائیں کرنے لگیں تھیں۔۔۔۔ جیسے ہر ماں اپنے اولاد کیلئے کرتی ہے۔۔۔ مگر ان کی سب دعاؤں کی حقدار محض انکی اکلوتی اولاد ماہی تھی۔۔۔ اس دنیا میں اس کہ سوا انکا اور کوئی سہارا نہیں تھا۔۔۔ اس لئے جب بھی وہ گھر سے نکلتی وہ یوں ہی دعاؤں کا ورد کرتی رہتیں۔۔۔ اور آج بھی یہی حال رہنا تھا۔۔۔ وہ تسبیح تھامے اپنے کمرے کی جانب چل دیں۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

کیا ہوا فضل۔۔۔ "گاڑی کہ اچانک رک جانے پر اس نے حیرانگی سے" اپنے ڈرائیور کی جانب دیکھا۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔ اتر کر دیکھنا پڑے گا۔۔۔ "افضل سیٹ بیلٹ کھولتے" ہوئے مخاطب ہوا۔۔۔

جلدی کرو۔۔۔ ویسے بھی کافی دیر ہوچکی۔۔۔اور وقت ضائع نہیں کرنا" چاہتا۔۔۔"وہ بات مکمل کئے واپس سے ہاتھ میں تھامے ٹیب کی جانب متوجہ ہوگیا۔۔۔

"جی سر۔۔۔"

اوہو۔۔۔۔ "گاڑی کا بونٹ کھولتے ہی دھواں اٹھا۔۔۔ جس نے پیچھے" بیٹھے شخص کو باہر آنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔"

لگتا ہے گاڑی کا پانی ختم ہو گیا ہے۔۔۔ اور گاڑی میں پانی بھی موجود" نہیں۔۔۔ "افضل کی بات پہ سامنے کھڑے شخص کہ تیور بری طرح بگڑے مگر ضبط کر گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار افضل ۔۔۔۔۔۔۔ اب کیا کیا جائے۔۔۔۔ آگے ہی اتنا لیٹ ہو" "چکا۔۔۔۔ ڈیڈ غصہ ہونگے۔۔۔

"آپ کہیں تو گھر سے دوسری گاڑی بلوا لیتا ہوں۔۔۔"

"رہنے دو میں ٹیکسی لے کر چلا جاؤں گا۔۔۔۔"

"میں لے آتا ہوں۔۔۔"

نہیں رہنے دو۔۔۔۔ تم بس گھر سے گاڑی تبدیل کروا لاؤ۔۔۔ "وہ"

افضل کو حکم دیتا سڑک کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ جبکہ افضل فون ملانے لگا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

ماہی ولد فیصل ۔۔۔ کیا آپ کو ہادی ولد عثمان ملک سے یہ نکاح حق مہر 22 لاکھ روپے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔؟ "وہ گم سم سی بیٹھی۔۔۔ اپنے ہی خیالوں میں گم تھی۔۔۔ اپنی ماں کا لمس اپنے کاندھے پہ محسوس ہوتے ہی زبان سے خود باخود الفاظ ادا ہو چلے۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔"

ہر طرف گہما گہمی عروج پر تھی۔۔۔ ہر کوئی خوشی سے نڈھال ہوتا نظر آرہا تھا۔۔۔ اور ہوتے بھی کیوں نہ ابھی ایک گھنٹہ پہلے تک یہاں موت کا سماں تھا۔۔۔ لیکن ایک فرشتہ صفت انسان نے ان کہ غم کو خوشی میں تبدیل کر دیا تھا۔۔۔ اور یہ تبدیلی جس کی زندگی کا حصہ بنی تھی وہ اردگرد سے بے گانی کسی غیر مرئی نقطے کو گھورنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

کتنی خوبصورت تھی۔۔۔ کتنی خوبصورت تھی وہ پہلی ملاقات۔۔۔"

کاش۔۔۔ کاش کہ۔۔۔جسے میں نے چاہا۔۔۔ وہی میرے حق میں بہتر ہوتا۔۔۔ کاش۔۔۔ کاش کہ دو جہاں کہ مالک۔۔۔ تو نے میری محبت پہ بھی کن، فرمایا ہوتا۔۔۔ کاش۔۔۔۔ "وہ خدا سے شکوہ کناں تھی۔۔۔ مگر اسے کیا معلوم تھا کہ شکوہ کرنا جائز نہیں تھا۔۔۔

ہم انسان ہیں۔۔۔ یہ ہماری فطرت میں شمار ہوتا ہے۔۔۔ ہم خدا کی عطا کی گئی نعمتوں کا شکر ادا کرنا بھول جاتے ہیں۔۔۔ لیکن شکوہ شکایتیں کرنا کبھی نہیں بھولتے۔۔۔ ہمیں اللہ محض تبھی یاد آتا ہے جب ہم مصیبت میں ہوں۔۔۔ اللہ پاک فرماتا ہے کہ ہر مشکل میں صبر سے کام لو۔۔۔ اور ہم بے صبرے اس بات کو ہمیشہ جھٹلا دیتے ہیں۔۔۔

اگر دعا قبول نہ ہو۔۔۔ تو صبر کرنے اور اللہ پہ کامل یقین رکھنے کی بجائے۔۔۔ یہ سوچ کر خود کو تسلی دے دیتے ہیں کہ گناہگاروں کی دعائیں رب کہ حضور قبول نہیں ہوتی۔۔۔ مگر خود کو سنوارنے کی کوشش پھر بھی نہیں کرتے۔۔۔اور جہاں تک رہی دعاؤں کی

بات۔۔۔ تو ہر انسان کی ہر دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔۔۔ بس ہماری دعا میں شدت اور خدا پہ کامل یقین ہونا ضروری ہے۔۔۔

"چلو۔۔ ماہی کو لے آؤ۔۔۔ اور ہاں گھونگٹ لازمی ڈال دینا۔۔۔"

کومل نے فورا سے بیشتر ماہی کا چہرا دوپٹہ سے ڈھانپ کر گھونگٹ میں چھپا دیا۔۔۔ اور اسے لئے کمرے سے باہر آ گی۔۔۔

ہادی نے ماہی کو آتا دیکھ۔۔۔ اسے اپنے ہمراہ سٹیج پہ بیٹھانے کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جونہی ماہی نے وہ ہاتھ تھاما۔۔۔ اس کہ دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں۔۔۔ وہ لمس۔۔۔ وہ احساس۔۔۔ اسے کسی انہونی کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔۔۔ جسے سمجھنے سے وہ قاصر تھی۔۔۔

ہادی کی ہمراہی میں بیٹھی ماہی نے کئی بار کوشش کی کہ ساتھ بیٹھے شخص کا چہرا دیکھ سکے۔۔۔ جس کا لمس اسے کسی اپنے کی بے پناہ یاد دلا رہا تھا۔۔۔ لیکن اتنے لمبے گھونگٹ سے دیکھ پانا نہ ممکن تھا۔۔۔

یہ سب یقینا میرا وہم ہوگا۔۔۔ ایسا کیسے ممکن ہو سکتا۔۔ مجھ گنہگار" کی دعا۔۔ رب کہ حضور قبول ہو جاتی۔۔ ایسا ممکن ہی نہیں تھا۔۔۔ "اس نے ایک بار پھر شکوہ کیا۔۔ جب کہ وہ یہ بات فراموش کر گی تھی۔۔ کہ اولاد کتنی ہی بری ہو۔۔ ماں سب کہ لئے ایک سی محبت رکھتی ہے۔۔ تو وہ دو جہانوں کا رب اپنے بندوں میں کیسے فرق کر سکتا۔۔

چلو بیٹا۔۔ "سب رسمیں کر چکے تو رحمت صاحب (محلے کہ نیک" سیرت شخص (ہاتھ میں قرآن تھامے ماہی کو لئے سٹیج سے نیچے اتر آئے۔۔وہ اپنی ماں سے لپٹ کر خوب روئی۔۔ کچھ ماں سے بچھڑنے کا غم۔۔ اور کچھ ادھوری محبت۔۔۔اور یوں سب کی آنکھ پر نم کئے وہ قرآن پاک کہ سائے تلے اپنے شریک حیات کہ ساتھ رخصت ہو چلی۔۔۔۔

کیا واقعی۔۔ اسکی محبت ادھوری رہ گی تھی۔۔ کیا واقعی ستر ماؤں جتنی محبت رکھنے والے رب نے اسکی دعا رد کر دی تھی۔۔۔۔۔

"ہاں دوست چلوگے۔۔۔۔"

جی صاب۔۔۔ میں بس دکان سے ہوکر آیا۔۔ "اس نے ایک نظر" دور جاتے ٹیکسی ڈرائیور کو دیکھا۔۔۔ پھر دروازہ کھولے ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔۔ لیکن یہ کیا عین وقت ایک لڑکی ٹیکسی میں دوسرے جانب کا دروازہ کھولے اندر بیٹھ گی۔۔۔

یااللہ۔۔۔ کون ہیں آپ۔۔۔ "وہ بھی اپنے ساتھ بیٹھے خوبرو شخص کو" دیکھ خاصی حیران ہوئی تھی۔۔۔ اور یہ بھی جان گی تھی کہ ساتھ بیٹھا شخص بھی اسی سوال کا منتظر تھا۔۔۔۔

آپ کون ہیں اور یہ ٹیکسی میں نے بک کی ہے۔۔۔ "ایک تو چوری" اور اوپر سے سینہ زوری۔۔۔ ہادی کو لڑکی پہ خاصہ غصہ آیا مگر تہزیب کہ دائرے میں رہتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"بک کی تھی۔۔۔ اب میں بک کر چکی۔۔۔ اس لئے اتریں بھیا۔۔۔"

بھیا۔۔۔؟ دیکھیں میں یہاں رشتہ داریاں جوڑنے نہیں آیا۔۔۔ مجھے دیر"

ہو رہی ہے۔۔۔ آپ کو اگر جانا ہے تو بیٹھی رہیں۔۔۔ ورنہ دروازہ کھلا ہے۔۔۔ "وہ اپنی بات مکمل کیئے کوٹ کو ٹھیک کرتا کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔۔۔

دونوں کی نوک جھوک کہ دوران ٹیکسی ڈرائیور بھی گاڑی میں سوار ہوچکا تھا۔۔۔

میں اور نامحرم کہ ساتھ۔۔۔۔ ہیم "ہادی نے نا سمجھی سے پہلے اسے" ،،،اور پھر ٹیکسی ڈرائیور کی جانب دیکھا

وہ ہلکا سا کھسک کہ اسکہ قریب ہوا اور سرگوشی میں گویا ہوا۔۔۔

یہ ٹیکسی ڈرائیور کہیں آپکا۔۔۔۔۔ "وہ جملہ ادھورا چھوڑے جواب" طلب نگاہوں سے اسے تکنے لگا۔۔۔

ایک نامحرم کہ ساتھ جانے سے تو بہتر ہے۔۔۔ کہ میں پیدل ہی چلی" جاؤں۔۔۔ "وہ کہتے ساتھ اپنا بیگ تھامے گاڑی سے نیچے اتر آئی۔۔۔۔

اسکے گاڑی سے اترتے ہی وہ کھسک کر اسکی جگہ آ بیٹھا اور کھڑکی سے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باہر جھانکتے ہوئے اس سے گویا ہوا۔۔۔

دو نا محرم۔۔۔۔ "کہتے ساتھ ہی ہادی کہ چہرے پر ایک فاتحانہ" مسکراہٹ ابھری۔۔۔ وہ کوٹ کا بٹن بند کرتا سیدھا ہو بیٹھا۔۔۔

بندر کہیں کہ۔۔۔۔ "ہادی نے ایک نظر دور جاتی لڑکی کو دیکھا۔۔۔"

بندر کہیں کہ۔۔۔ "اسنے نا سمجھی والے انداز میں زیر لب ماہی کہ کہے" الفاظ دہرائے۔۔۔۔ چہرے پہ ایک عجیب سی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔ جسے جھٹکتا وہ ڈرائیور کو چلنے کا کہتا۔۔۔ آفس کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔

گاڑی ایک نہایت ہی عالیشان محل نما گھر کہ سامنے رکی تھی۔۔۔ ماہی کی سائڈ سے مومنہ نے دروازہ کھولا۔۔۔ ایک ہاتھ مومنہ کو دیا۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے لہنگا سمنبھالتی۔۔۔ وہ اپنی نند کی ہمراہی میں گھر کہ گیٹ تک آئی۔۔۔ لیکن وہ اس بات سے انجان تھی کہ وہ آج جس دہلیز پہ کھڑی تھی۔۔۔ وہاں آنا اسنے تصور میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

گردن مسلسل جھکائے وہ سبھج سبھج قدم اٹھاتی اردگرد سے بےگانہ چلتی

گیٹ تک آئی۔۔۔دروازے کی چوکھٹ پر تیل چونے کہ بعد کنیز نے دونوں کی بلائیں لیں۔۔۔

اللہ۔۔ تم دونوں کو خوش رکھے۔۔۔ ایک دوسرے کی قربت میں" زندگی گزارنا نصیب کرے۔۔۔ "کنیز نے دلہا دلہن کو انکے کمرے کی جانب روانہ کر دیا۔۔ سبھی بہن بھائیوں اور کزنز نے شور مچایا مگر کنیز بیگم نے ڈپٹ کہ سب کو خاموشی سے کمرے کی جانب جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جو بھی ہلا گلا ہو کل کر لینا۔۔۔ مگر ابھی نہیں۔۔۔"

مگر ماما۔۔۔ "آخر کار مومنہ خاموش ہو گی۔۔۔۔"

جاؤ۔۔۔ آرام کرو۔۔۔ تھک گئے ہو گے۔۔۔ "کنیز بیگم نے ہادی کی" پشت تھپتھپائی اور وہ ماہی کا ہاتھ تھامے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔

جس جگہ آج ایک دل پہ دھماکہ ہونا تھا۔۔۔ اب یہ دھماکہ۔۔۔ زندگی کا خوبصورت دھماکہ ہونا تھا یا بد صورت۔۔۔ یہ وقت ہی بتانے والا

تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆

بھولنے کی کوشش کرنا لیکن بھول نہ پانا

لمحہ لمحہ سوچ کے خود کو جی بھر کے پچھتانا

مرضیاں کرتا ہے یہ دل اس کو کیا سمجھانا

یاد یاد یاد تیری نال نال رہنا

دل نے وار وار سوچاں دا عذاب سہنا

،یاد یاد یاد تیری نال نال رہنا

دل نے بار بار سوچاں نا عذاب سہنا۔

وہ اس وقت کمرے میں اکیلی تھی۔۔۔ جس شخص کہ ساتھ گھنٹوں پہلے اسے منسوب کیا گیا تھا۔۔۔ نہ جانے اس وقت وہ کہاں غائب تھا۔۔۔ کمرے کو بہت ہی نفاست سے سجایا گیا تھا۔۔۔ بیڈ پہ پھولوں کی لڑیاں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لٹک رہی تھیں اور کچھ پتیاں بیڈ پہ بھی گری ہوئی تھیں۔۔۔ سفید رنگ کی بیڈ شیٹ اور سفید مخملی کمبل۔۔۔ نہایت ہی نفاست سے سیٹ کیا گیا تھا۔۔۔

بیڈ پہ لال پتیوں سے ہارٹ بنایا گیا تھا۔۔۔ کمرے میں جگہ جگہ موم بتیاں جل رہی تھیں۔۔۔ بے شک کمرے کو نہایت ہی خوبصورتی اور دل لگا کر سجایا گیا تھا۔۔۔۔

کمرے کی سجاوٹ دیکھ کر ماہی کا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔۔۔ جس شخص کہ ساتھ وہ منسوب کی گی تھی۔۔۔ وہ اس سے محبت نہیں کرتی تھی۔۔۔ اسکا دل چاہ رہاتھا کہ اک منٹ سے پہلے ساری تیاری تہس نہس کر دے۔۔۔ اگر اسے اس کی محبت حاصل نہ ہوئی تو کسی اور کو کیوں۔۔۔۔

وہ آئینہ میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیوں میرے ساتھ ایسا ہوا۔۔۔ صرف ایک شخص۔۔۔ محض ایک" شخص۔۔۔۔ اس پوری کائنات میں سے صرف ایک بندہ پسند آیا تھا۔۔۔

"وہ بھی۔۔۔۔

لیکن میں جانتی ہوں وہ میرے حق میں بہتر نہ تھا۔۔۔ اگر ہوتا تو آج" میں یہاں دلہن بنی اسکا انتظار کر رہی ہوتی۔۔۔ نہ کہ۔۔۔۔ "اسنے چہرا اٹھا کر آئینہ میں دیکھا تو ایک آنسو لڑکھ کہ اسکہ ریشمی گالوں کو بھگو گیا۔۔۔

چھوڑ کے اپنے آپ کو پہلے خود کو

تم کر بیٹھے

دل نے کیسا ظلم کیہ ہے دھڑکن گم کر بیٹھے

جانے والا روک لے کوئی جانے والا روک لے کوئی

بھیگھی اتنی دیکھ نہ پایا

آنکھیں بعد میں روئی

غلطیاں کرتا ہے یہ دل

اس نے خوب رولانا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئینہ میں اسے اپنے پیچھے اس شخص کا چہرا نظر آیا۔۔ وہ شخص۔۔ جو اسکی محبت تھا۔۔ اسکی کل کائنات۔۔۔ جسے اسنے ایک پل میں لٹا دیا تھا۔۔ جسے پانے کی تمنا تو کی تھی مگر خواب میں بھی اسکہ حاصل ہو جانے کی امید نہ تھی۔۔۔

آپ؟ "وہ چونک ڑی تھی۔۔۔"

"جی ہاں میں۔۔۔"

"آپ یہاں کیا کر رہے؟"

"انسان اپنے کمرے میں کیا کرتا ہے؟"

"آپکا کمرا؟"

"جی بیگم محترمہ۔۔۔"

میں آپکی بیوی؟ "آخر ایسا کیسے ممکن تھا۔۔ اسکا نکاح تو۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔۔ میری بیوی۔۔۔ "ہادی آہستہ سے قدم اٹھاتا اسکے قریب آیا"

اور کمر پہ ہاتھ ڈالے اسے اپنے قریب کھینچا۔۔۔ ماہی کی ریڑھ کی ہڈی

میں سنسناہٹ دھوڑ گی۔۔۔۔

میں آپکی بیوی نہیں۔۔۔ "اسنے ہادی کو خود سے دور کرتے کہا۔۔۔"

ہادی نے شیروانی کی جیب سے کاغذ نکالے اور اسکے سامنے لہرائے۔۔۔۔

یہ رہا ثبوت۔۔۔۔ "ماہی نے نکاح نامہ تھاما اور بیڈ کراؤن سے ٹیک" لگادی۔۔۔۔

ہادی اس کہ قریب آ بیٹھا تھا۔۔۔ جو ابھی بھی سکتے کہ عالم میں بیٹھی نکاح نامہ پہ اپنے دستخط دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ماہی۔۔۔ میں جانتا ہوں۔۔۔ کہ تمھاری کسی اور سے شادی ہو رہی" تھی۔۔۔ اور اب اچانک مجھے اپنے شوہر کہ روپ میں قبول کرنا۔۔۔ یہ آسان بات نہیں۔۔۔ لیکن میں وعدہ کرتا ہوں۔۔۔ تمھیں دنیا کی ہر خوشی دونگا۔۔۔ بس میرا ساتھ دینا۔۔۔ دو گی نا؟ "وہ منتظر نگاہوں سے ماہی کو تکے جا رہا تھا۔۔۔

کتنا خوبصورت شخص تھا۔۔۔ کوئی دیکھتا تو نظریں ہٹانا بھول جاتا۔۔۔

شفاف رنگت پہ سفید اور لال رنگ کی شیروانی۔۔۔ ہلکی ہلکی داڑھی اور مونچھیں اس کی رنگت کو چار چاند لگا رہی تھیں۔۔۔ اور یہ چہرے پہ ہر وقت رہنے والی مسکراہٹ۔۔۔ اس نے دل ہی دل میں اس مسکراہٹ کی نظر اتاری اور ہمیشہ قائم رہنے کی دعا کی۔۔۔

وہ ماہی کو اپنی جانب دیکھتا پا کر محفوظ ہوا تھا۔۔۔

وہ بیڈ پہ بیٹھے بیٹھے لیٹا اور ایک ہاتھ سر کہ نیچے رکھے ماہی کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مانا کہ بہت ہینڈسم ہوں۔۔۔ اب نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا؟ "ماہی" ہادی کے مخاطب کرنے پہ ہوش و ہواس میں واآپس آئی۔۔۔۔

ویسے کسی نے مجھ سے ایک بار بولا تھا کہ میں بندر جیسا لگتا" ہوں۔۔۔ "ماہی نظریں جھکائے اسکے سامنے بیٹھی کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔ اور وہ اسے کنفیوز ہوتا دیکھ محفوظ ہو رہا تھا۔۔۔ وہ اٹھ کر اس کہ قریب ہو بیٹھا اور اسکا ہاتھ تھامے۔۔۔ اپنا لمس اسکہ ہاتھوں میں جذب کرنے لگا۔۔۔

اور یہ بندر اس بات سے بہت اچھے سے واقف ہے۔۔۔۔ کہ کوئی" اس بندر سے خاموش محبت کرتی آرہی ہے۔۔ جس میں اس قدر شدت تھی کہ آج میں اس کہ سامنے۔۔ اسکا ہاتھ تھامے بیٹھا ہوں۔۔ اسکا محرم بن کر۔۔ "ماہی نے ایک نظر ہادی کی جانب دیکھا۔۔ وہ اس کہ اس قدر قریب تھا کہ نظر شرم سے پھر جھک گئی۔۔ دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوتی باہر آنے کو مجبور تھی۔۔۔

میں اگر اس کی جگہ ہوتا تو فورا طلاق دے دیتا۔۔ "ماہی کہ کانوں" میں کسی نے پرانی یاد کی سرگوشی کی۔۔

میری تو بہت سی گرل فرینڈز ہیں۔۔ "پھر ایک کہ بعد ایک۔۔ یہ" سرگوشیاں بڑھتی گئیں۔۔۔

میں تو ارادہ کر چکا ہوں۔۔ چار شادیاں کروں گا۔۔ اسلام میں جائز" ہے۔۔"

نہیں۔۔ یہ غلط ہے۔۔ "ماہی نے ہادی کو خود سے دور دھکیلا اور" بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا۔۔۔ کیا غلط ہے۔۔۔ "وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔ اسے" اپنے اردگرد آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی۔۔۔

"میں۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ نہیں۔۔۔"

کیا ہوا ہے ماہی۔۔۔؟ سب ٹھیک ہے؟ "وہ ماہی کو اسکہ کندھوں سے" تھامے۔۔۔ اسکی جانب جواب طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

ماہی نے ہادی کو خود سے دور کیا اور کمرے کی کھڑکیاں کھول دیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے کچھ وقت چاہیئے۔۔۔"

"لیکن ماہی ۔۔"

پلیز۔۔۔ "ماہی نے منت بھرے لہجے میں کہتے ہادی کی جانب" دیکھا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔"وہ کندھے اچکا کر رہ گیا۔۔۔ آخر اب کیا کر سکتا" تھا۔۔۔ہادی نے الماری سے کپڑے نکالے اور واش روم میں گھس گیا۔۔۔۔

آخر ایسا کیا ہوا تھا۔۔ جس نے ماہی کی روح تک کو بے چین کر دیا تھا۔۔ اسے اس کی محبت مل چکی تھی۔۔۔ وہ محبت جس کا اسنے تصور بھی نہ کیا تھا۔۔ آج اسکہ نکاح میں تھی۔۔۔ پھر آخر ایسا کیا ہوا تھا کہ۔۔۔۔۔

گیلے بالوں کو ٹاول سے رگڑنے کہ بعد وہ بالوں کو کنگی کر کہ سیٹ کرنے لگا۔۔۔

کنگی کرتے اسکی نظر۔۔ شیشہ میں اپنے عکس سے ہوتی۔۔۔ اپنے پیچھے بیڈ پہ بے سدھ سوئی ماہی پر گئی۔۔اور ہاتھوں کی حرکت وہیں تھم گئی۔۔۔

وہ کنگھی ڈریسنگ پہ رکھے۔۔۔ آہستہ سے چلتا بیڈ کہ قریب آیا اور وہیں ماہی کہ قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔

کاش کہ ایک دن ایسا بھی آئے

وقت کا پل پل تھم جائے

سامنے بس تم ہی رہو

اور عمر گزر جائے

ماہی کہ چہرے کو چھوتے بال۔۔۔ نہایت ہی محبت سے ہادی نے۔۔۔

اپنی شہادت کی انگلی سے کان کہ پیچھے کر دیئے۔۔

وہ آنکھوں سے شرارت کرنا

اپنی اداؤں سے قیامت کرنا

نگاہیں ان کہ چہرے سے ہٹتی نہیں

پھر بھی ہماری نظروں سے شکایت کرنا

کتنی خوبصورت ہو نہ تم۔۔۔ بلکل آپسرا۔۔۔ نہ جانے پہلے کبھی وہ"

احساسات کیوں اس دل میں نہیں اٹھے۔۔۔ جو اب مجھے بے چین کئے

ہوئے ہیں۔۔۔ نظر تمہارے چہرے سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لیتی۔۔۔

ایک دن میں اس قدر محبت۔۔۔ میرے لئے ایک عام سی ماہی آج اس

قدر خاص ہو چکی۔۔۔ کہ میں اللہ کا جتنا شکر ادا کروں کم ہوگا۔۔۔ کہ

انہوں نے اس قدر خوش نصیب بنایا مجھے۔۔۔ "کھڑکی سے آتی دھوپ ماہی کہ چہرے سے اٹھکیلیاں کرنے لگی جس پہ اُسنے عجیب سا چہرا بنایا۔۔۔

ہادی کہ چہرے پہ مسکراہٹ اُبھری۔۔۔ اس نے اپنا جاندار ہاتھ ماہی کہ چہرہ پہ اس طریقہ سے کیا کہ دھوپ اسکے چہرے سے اٹھکیلیاں کرتی روٹھ کر غائب ہو گی۔۔۔

وہ جو پیدل چلی تو آفس کہ سامنے پہنچ کر ہی رکی۔۔۔

ملک ٹیکسٹا ئلز۔۔۔ "اُسنے کمپنی کہ باہر لکھے الفاظ زیر لب دہرائے۔۔۔"

آفس کا مرر ڈور دھکیلتی وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔ ہر چیز نفاست سے سیٹ کی گئی تھی۔۔۔ بے شک وہ ایک بہت شاندار آفس تھا۔۔۔ وہ اس وقت آفس کی نچلی منزل پہ تھی اور اسے چوتھی منزل پہ جانا تھا۔۔۔

آج اسکا آفس میں پہلا دن تھا۔۔۔ جاب کنفرم ہو چکی تھی۔۔۔ لیکن

وہ ابھی تک انجان تھی کہ اسے کس پوسٹ پہ رکھا گیا تھا۔۔ کمپنی میں اور بھی بہت سے لائق کینڈیٹس انٹرویو کیلیئے آئے تھے۔۔ جو کہ اس سے زیادہ مہارت رکھتے تھے۔۔ لیکن شاید اسکی قسمت ہی اسے یہاں کھینچ لائی تھی۔۔ تبھی محض چند سوالات کہ بعد اسے جاب دے دی گئی تھی۔۔۔

اسلام علیکم۔۔ "وہ فورتھ فلور پہ ریسیپشن پہ کام کرتی لڑکی سے" مخاطب ہوئی۔۔۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔"

جی میں یہاں کل انٹرویو کیلیئے آئی تھی۔۔ میری جاب فکس ہو چکی۔۔۔ مجھے کہاں جانا پڑے گا۔؟ "وہ رشیپشن پہ بیٹھی لڑکی سے گویا ہوئی۔۔۔

جی۔۔۔ آپ وہاں لاسٹ والے ٹیبل پہ جائیں۔۔۔ آمنہ میڈم آپکو" بتائیں گی کہ آپکو کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔

جی شکریہ۔۔۔ "وہ آہستہ آہستہ چلتی لاسٹ ڈیسک تک آئی۔۔۔ جہاں"

ایک نوجوان لڑکی۔۔۔ آنکھوں پہ نظر کا چشمہ لگائے۔۔۔ فائل پہ جھکی کام کرنے میں بے حد مصروف تھی۔۔۔

ایکسکیوز می۔۔۔ "ماہی کہ پکارنے پر بھی وہ نظر جھکائے فائل میں کام" کرنے میں مصروف رہی۔۔۔

ہیلو۔۔۔"ماہی نے ڈیکس بجا کر اسے پھر سے مخاطب کیا۔۔۔ جس پر" وہ نوجوان لڑکی چونک کر ماہی کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

جی فرمائے۔۔۔ کیا چاہیے آپ کو؟ "وہ کرسی کی پشت سے ٹیک" لگائے۔۔۔ ہاتھوں کی انگلیوں کو اک دوجے میں پیوست کیے گویا ہوئی۔۔۔

میری دراصل کل ہی جاب کنفرم ہوئی تھی۔۔۔میں۔۔۔۔"ماہی کی" بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ اسکی بات کاٹ کر گویا ہوئی۔۔۔

سب سے پہلے اپنا تعارف کروایا جاتا ہے۔۔۔ میں مس آمنہ ہوں۔۔۔" "اب آپ اپنا تعارف کروانا پسند کریں گی۔۔۔

"جی میرا نام ماہی ہے۔۔۔"

اوہ۔۔۔"آمنہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر اسکہ سامنے کھڑی ہوئی اور اسکا" مکمل جائزہ لینے لگی۔۔۔

"تو تم ہو مس ماہی۔۔۔"

جی۔۔۔"آمنہ اسکہ اردگرد چکر کاٹتی اسکا ہر زاویہ سے جائزہ لینے" لگی۔۔۔

سفید گھٹنوں تک آتی شرٹ کہ ساتھ جینز کی پینٹ پہنی تھی۔۔۔ گلے میں دوپٹہ کو مفلر کی صورت لپیٹا گیا تھا۔۔۔ ایک ہاتھ میں گھڑی اور دوسرے میں کئی بریسلیٹ۔۔۔ بالوں کو پونی میں قید کئے ہائے ٹیل بنائی گی تھی۔۔۔

"دکھنے میں تو کافی خوبصورت ہو۔۔۔"

"جی۔۔ شکریہ۔۔۔"

"مرنا کیوں چاہتی ہو۔۔۔؟"

جی۔۔۔؟"ماہی کو اس لڑکی کی دماغی حالت پہ شبہ ہوا۔۔۔"

"جانتی ہوں تمھیں یہاں اسسٹنٹ کی جاب دی گئی ہے۔۔۔"

"اوہ۔۔۔"

"جانتی ہو؟۔۔۔ کہ تم کس کو اسسٹ کر رہی۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔"

وحشی۔۔۔ درندے۔۔۔ اوہ سوری۔۔۔ کہنا نہیں چاہیے پر وہ ایسے ہی" ہیں۔۔۔ "ماہی کہ گرد گھومتی آمنہ نے ڈرامائی انداز میں ہاتھوں کو ہوا میں لہراتے ماہی کہ سامنے ایک نقشہ کھینچا تھا۔۔۔ مگر کس کا۔۔۔؟

"ک۔۔ک۔۔۔ کون؟"

ہمارے باس۔۔۔ جن کو ہر ایک چیز پرفیکٹ چاہیئے ہوتی۔۔۔ اس" "سے پہلے والی لڑکی کس لئے جاب چھوڑ کر گئی۔۔۔ پتہ ہے؟

"کس لئے۔۔۔؟"

کیوں کہ اسنے باس کی کافی میں چینی ایک چمچ ڈالی تھی۔۔۔ جبکہ باس"

ڈیڈھ چیچ لیتے۔۔۔ اور باس نے غصہ میں وہ کافی اسکہ بے حد

"خوبصورت ڈریس پر پھینک دی۔۔۔

اس نے ایک نظر ماہی کی جانب دیکھا۔۔ جہاں پریشانی اور ڈر نمایاں

تھا۔۔۔۔

جاؤ جا کر مل لو۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ کافی بھی لے جانا۔۔ کیونکہ یہ"

اسسٹنٹ کی ہی ڈیوٹی ہوتی۔۔۔۔ گو بے بی گو۔۔۔"ماہی نے سہم کر

آمنہ کی جانب دیکھا۔۔۔

ایک لمبا سانس خارج کرتی۔۔۔۔ وہ ہمت مجتمع کئے عثمان صاحب کہ

آفس کی جانب بڑھ گی۔۔۔

اوہ۔۔۔ ڈر گی۔۔۔"آمنہ نے اسکہ جاتے ہی قہقہ لگایا اور واپس سے"

فائل کھولے کام میں مصروف ہو گی۔۔۔

❤ ماہی نے آنکھیں کھولیں تو ہادی کو اپنی جانب محبت پاش نگاہوں سے

دیکھتے پایا۔۔۔

نہیں جانتی میں تیرے عشق کی ابتداء

پر تیرے عشق کی انتہا دیکھنا چاہتی ہوں۔

ہادی کہ چہرے سے نظر ہٹا پانا اسے دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا۔۔ دونوں اردگرد سے بیگانہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں۔۔۔ اپنا عکس ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

مسافرِ عِشق کا ہوں میری منزِل محبّتِ ھے

تیرے دِل میں ٹھر جاؤں اگر تیری اِجازت ہو

دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھیں۔۔۔ اور نظریں ماہی سے بغاوت کرتی ہادی کہ چہرے سے ہٹنے سے انکاری کر رہی تھیں۔۔۔

ہادی ترچھا ہوا۔۔ ایک ہاتھ بیڈ پہ رکھے۔۔۔ ماہی پہ جھکے اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔ اپنی محبت۔۔۔ وہ محبت جو صرف تصور میں۔۔۔ صرف سوتے ہوئے خواب میں۔۔۔ قصے کہانیوں میں ہی مکمل ہوتی نظر آ رہی تھی۔۔ آج حققت کا روپ دھار چکی تھی۔۔۔

آج سے پہلے کبھی اسنے ہادی کو اس قدر قریب سے نہیں دیکھا تھا۔۔۔
دل میں اکثر خواہش جاگتی تھی کہ اسے اپنے سامنے بٹھائے۔۔۔ اسکہ
چہرے کو اپنی آنکھوں میں ہمیشہ کیلئے قید کر لے۔۔۔

لیکن وہ چاہے جتنی بار بھی ہادی کو دیکھ لیتی۔۔۔ دل بھرنے کا نام ہی
نہ لیتا تھا۔۔۔ اور ابھی بھی وہ ٹکر ٹکر اک دوجے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

💕جان ہادی میں بتاؤں میرے دل کی خوشی💕

💕کیا ہے ایک ہی تصویر میں ہنستے ہوئے ''ہم دونوں💕

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں کی محویت کو دروازے پہ ہونے والی دستک نے توڑا۔۔۔

ماہی نے ہادی کو ایک جھٹکے سے دور ہٹایا اور بیڈ سے اٹھ کر۔۔۔
دروازے کی جانب چل دی۔۔۔ جبکہ ہادی کو بے حد غصہ آیا تھا۔۔۔

اسلام علیکم !بھابھی۔۔۔"مومنہ اور اندلیب نے مسکراتے ہوئے سلام"
جھاڑا۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ "ماہی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔ جبکہ ہادی"

وہیں کمرے میں بیڈ پہ لیٹ گیا۔۔۔

بڑی ہی پرفیکٹ ٹائمنگ ہے تم دونوں کی۔۔۔"ہادی نے لیٹے لیٹے سر کہ نیچے ہاتھ رکھے تنز کیا۔۔۔

بھائی۔۔۔ وہ ماما بلا رہیں۔۔۔ اسی لئے۔۔۔"مومنہ کچھ شرمندہ سی ہوئی۔۔۔ جبکہ اندلیب کا پورا موڈ تھا کہ کمرے میں گھس کر دونوں کہ تیار ہو کر نیچے جانے تک وہیں بیٹھی رہتی۔۔۔

اچھا۔۔۔آپ دونوں تیار ہو کہ آ جائے گا۔۔۔ ہم چلتے۔۔۔ "اس سے پہلے کہ اندلیب اندر داخل ہوتی۔۔۔ مومنہ نے اسکا بازو پکڑے دبوچہ اور بات مکمل کرتی۔۔۔۔ اندلیب کو لئے وہاں سے چل دی۔۔۔

ان دونوں کہ جاتے ہی ہادی بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ماہی نے ہادی کو اٹھتے دیکھا تو فورا الماری سے کپڑے نکالے اور واش روم میں گھس گئی۔۔۔ جبکہ ہادی ماہی کی پھرتی دیکھ کر سر جھٹک کر مسکرانے لگا۔۔۔

💕 مے آئی کم ان سر؟ "اس نے دروازے پہ دستک دینے کہ بعد"

سامنے بیٹھے شخص کی جانب اجازت طلب نظروں سے دیکھا۔۔

آ جاؤ۔۔ "عثمان صاحب جو کہ اخبار پڑھ رہے تھے۔۔۔ماہی کہ آتے" ہی اخبار کو فولڈ کر کہ سائڈ پہ رکھا اور مکمل طور پہ ماہی کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

بیٹھیں۔۔۔ "ماہی ان کہ کہنے پہ فورا سے بیشتر۔۔۔ انکہ سامنے پڑی" کرسی کھینچ کر۔۔۔ اس پہ بیٹھ گی۔۔۔

خوف کہ مارے ماہی کی ٹانگیں کانپنے لگیں۔۔۔

"تو آپ ہیں میری اسسٹنٹ؟"

جی؟"ماہی نے نا سمجھی والے انداز میں فورا بولا۔۔۔ مگر پھر خود کو کمپوز" کرتی گویا ہوئی۔۔۔

"جی۔۔۔ میں ہی ہوں۔۔۔"

اتنی ڈر کیوں رہیں آپ مِس ماہی۔۔۔ "انہوں نے مسکراتے ہوئے" اسے مخاطب کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ میں نے بھلا۔۔۔ کیوں ڈرنا۔۔۔"ماہی نے"
زبردستی ہنستے ہوئے بات مکمل کی۔۔۔

"تو آپ کو اتنا پسینہ کیوں آ رہا؟"

پسینہ۔۔۔"ماہی نے اپنے ماتھے کو چھوا۔۔۔ جہاں اسے پسینے کا احساس"
ہوا۔۔۔

وہ گر۔۔۔ گرمی بہت ہے۔۔۔"ماہی نے پرس سے ٹشو نکالنے کہ لئے"
ہاتھ بڑھائے ہی تھے کہ ایک مردانہ ہاتھ۔۔۔ ٹشو تھامے۔۔۔ ماہی کہ
قریب بڑھا۔۔۔۔

ماہی نے ٹشو لے کر ماتھا پونچھنے کہ بعد قریب کھڑے شخص کو
دیکھا۔۔۔

تھینک۔۔۔ "بات مکمل ہونے سے پہلے ہی زبان لڑکھا گئی۔۔۔"

ابھی تو ڈیڈ شرواعت ہے۔۔۔۔ آگے آگے دیکھئے گا کہ انکہ کس کس"
بات پہ پسینے چھوٹتے۔۔۔"ماہی منہ کھولے سامنے کھڑے ہادی کو دیکھ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رہی تھی جو چہرے پہ فاتحانہ مسکراہٹ لئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ڈیڈ"ماہی نے زیر لب سرگوشی کی۔۔۔"

اچھا بیٹا آپ میرا یہیں ویٹ کریں۔۔۔ میں ایک ضروری کام نپٹا کر" آیا۔۔۔ "عثمان صاحب کہ جاتے ہی ہادی نے مسکرا کر ماہی کی جانب دیکھا۔۔۔ اور عثمان صاحب کی سیٹ سمنبھال لی۔۔۔۔۔

کیسا لگا۔۔۔ میرا جھاڑو پوچا۔۔۔؟ "ماہی نے تھوک نگل کر گلے کو تر" کیا۔۔۔

اصل میں۔۔۔ یہی ہے میرا کام۔۔۔ لوگوں کو پسینہ سے شرابور کر کہ" انکہ چہرے پہ پوچا لگانا۔۔۔ "ماہی نے ڈرتے ڈرتے ایک نظر ہادی کی جانب دیکھا۔۔۔ جو مسلسل اسکا چہرا دیکھے۔۔۔ لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔

دیکھیئں۔۔۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ میرے باس ہیں۔۔۔ ورنہ میں" کبھی ایسے بد تمیزی نہ کرتی۔۔۔ "وہ اپنی سیٹ سے کھڑی ہوئی اور خود کو کمپوز کرتی۔۔۔ ہمت مجتمع کئے گویا ہوئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں چھوڑیں۔۔۔ اب کام کی بات کر لیں۔۔۔ کیوں کہ یہ آفس" ہے۔۔۔ اور مجھے اپنے آفس میں صرف پروفیشنل لوگ پسند ہیں۔۔۔"ماہی نے پل میں بدلتے ہادی کہ موڈ کو دیکھا۔۔۔ اور سنجیدہ ہو گئی۔۔۔

جائیں دو کافیز لے آئیں۔۔۔ تب تک ڈیڈ بھی آ جائیں گے۔۔۔"ماہی" نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ اور غصہ میں پیر پٹختی کمرے سے نکل گی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جبکہ وہ اسے جاتا دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔۔

💕 وہ ٹاول سے بال خشک کرتی باہر آئی تو اسے بیڈ پہ لیٹے موبائل یوز کرتے دیکھا۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ڈریسنگ تک آ رہی تھی۔۔۔ نظریں زین کی جانب تھیں۔۔۔ اسے ابھی تک اپنی خوش قسمتی پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ اسکی محبت اسکہ سامنے ہے۔۔۔

اچانک اسکا پاؤں۔۔۔ ڈریسنگ کہ پاس پڑی کرسی سے ٹکرایا۔۔۔ہادی نے یک دم ماہی کی جانب دیکھا۔۔۔ جبکہ ماہی سمنبھل کر ڈریسنگ کہ

سامنے کھڑی ہوئی بال سنوارنے لگی۔۔۔

💕آئینہ ٹوٹ بھی تو سکتا ہے💕

💕تم سنورتے ہوئے نہیں ڈرتیں؟💕

ہادی ہولے سے مسکرایا اور موبائل سائڈ پہ رکھتا۔۔۔ ڈریسنگ کی جانب آیا۔۔۔ماہی نے آئینہ میں ایک نظر۔۔۔ اپنے پیچھے کھڑے ہادی کی جانب دیکھا اور پھر سے بال سنوارنے میں محو ہو گئی۔۔

ہادی ہولے سے اس کہ قریب سے ہوتا ہوا۔۔۔ ڈریسنگ سے کنگھی اٹھانے لگا۔۔۔ دونوں کہ گال بے ساختہ مِس ہوئے تھے۔۔۔ہادی کی داڑھی کہ چھوٹے چھوٹے بال اپنے گالوں پہ محسوس ہوتے ہی۔۔۔ اسکی نظر شرم سے جھک گئی اور رنگت میں چمک ابھر آئی۔۔۔

💕تیرے عشق کی جستجو, تیری قربتوں کا سوال ہے💕

💕میری سانس ہے جو رواں تیری چاہتوں کا کمال ہے💕

ہادی کی نظر۔۔۔ شیشہ سے ہوتی۔۔۔ پاس کھڑی ماہی پہ گئی۔۔۔ تو دل

کہ روم روم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔۔۔

وہ ماما بلا رہی۔۔۔ ناشتے پر سب انتظار کر رہے ہمارا۔۔۔ "ہادی کہ" پکارنے پر وہ محویت بھرے لمحے سے باہر نکلی اور اثبات میں سر ہلاتی تیار ہونے لگی۔۔۔

❤️بول دو نہ ذرا❤️

❤️دل میں جو ہے چھپا❤️

❤️میں کسی سے کہوں گا نہیں❤️

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یار۔۔۔ مجھ سے بہت بڑی گڑ بڑ ہو گی ہے۔۔۔

اب کیا ہوا۔۔۔"؟ موبائل سے ایک لڑکی کی بہت ہی پر سکون آواز" ابھری۔۔۔

میں نے آج۔۔۔ ایک لڑکے سے راستے میں بدتمیزی کی۔۔۔ اسے" "بندر بھی بولا۔۔۔ اور اب وہ میرا باس نکلا۔۔۔

کیا؟ "اب کی بار موبائل سے دو گرج دار آوازیں بلند ہوئیں۔۔۔"

یار۔۔۔ کومل۔۔۔ عریشہ۔۔۔ مجھے بہت شرمندگی ہو رہی۔۔۔ "ماہی" نے سر پہ ہاتھ رکھتے پریشانی ظاہر کی۔۔۔

"تو تم ابھی کہاں ہو۔۔۔؟"

"آفس اور کہاں؟"

تو تم وہاں کھڑی شرمندہ ہو رہی۔۔۔ نکلو وہاں سے۔۔۔ "عریشہ نے" غصہ اور پریشانی کہ ملے جلے جذبات ظاہر کئے۔۔۔۔

اور ویسے بھی جب صالحہ آنٹی کو پتا چلے کہ تمہیں 'ملک ٹیکسٹائلز 'میں" "جاب ملی ہے۔۔۔ تو وہ تمہیں زبردستی یہ جاب چھوڑوائیں گی۔۔۔ کومل نے صبر و تحمل سے بات مکمل کی۔۔۔

نہیں۔۔۔ میں نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ اور امی کو کوئی نہیں بتائے گا۔۔۔" ویسے بھی میں معافی مانگ چکی۔۔۔"ماہی نے صبر و تحمل سے جواب دیا اور پھر کال کٹ کرتی کافی لئے باس کہ کمرے کی جانب بڑھ گی۔۔۔۔

💕 اسلام علیکم"!ماہی اور ہادی ایک دوسرے کہ ساتھ چلتے ڈائننگ ٹیبل"

تک آئے جہاں ناشتے کی ٹیبل پہ سب انکا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

وعلیکم اسلام !آؤ بیٹا۔۔۔ بیٹھو۔۔۔ "عثمان صاحب نے محبت بھرے" لہجے میں اپنے بیٹے اور بہو کو اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

ہادی نے ماہی کیلئے کرسی کھینچی اور اسے بیٹھانے کہ بعد اسکی ساتھ والی نشست سمنبھال لی۔۔۔

مومنہ اپنے بھائی کی محبت دیکھ خاموش نہ رہ پائی۔۔۔

بابا۔۔ بھائی کی شادی جن بھی حالات میں ہوئی ہو۔۔۔ بھابھی بہت" "خوبصورت ملی ہے۔۔۔

بیوی۔۔۔"ہادی نے فورا سے بیشتر مومنہ کو ٹوکا۔۔۔ جس پر ناشتے کی" ٹیبل پر بیٹھے سبھی لوگ ہنسنے لگے۔۔۔

"جی بھائی۔۔۔ وہی۔۔۔ میری بھابھی۔۔۔"

بس بیٹا۔۔۔ نصیب کی بات ہوتی۔۔۔ "عثمان صاحب بات مکمل کئے" ناشتے کرنے لگے۔۔۔

ٹھیک کہا بابا۔۔۔ ورنہ کہاں ہادی۔۔۔۔ "اس سے پہلے کہ نائلہ اپنی" زبان سے زہر اگلتی۔۔۔ اپنی بھابھی کہ دل کہ ٹکڑے کرتی۔۔۔مومنہ انکی بات کاٹ کر ہادی سے مخاطب ہوئی۔۔۔

بھائی۔۔۔ کل ماما نے ہمیں کوئی رسم نہیں کرنے دی۔۔۔ لیکن آج" ہم کسی کی بات نہیں سننے والے۔۔۔ اور کل کی ساری کسر ہم آج "پوری کریں گے۔۔۔

"ہاں وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن ماما ہیں کہاں۔۔۔؟"

وہ ولیمہ کیلئے ہال کہ انتظامات کروا رہیں۔۔۔ "مومنہ نے بھائی کو" ساری تفصیلات سے آگاہ کیا اور ناشتہ کرنے لگی۔۔۔

ارے بیٹا تم کچھ کھا کیوں نہیں رہی۔۔۔ مومنہ۔۔۔ بیٹا بھابھی کو بریڈ" پاس کرو۔۔۔ "عثمان صاحب نے پلیٹ میں چمچ چلاتی ماہی کو مخاطب کیا۔۔۔

"نہیں ٹھیک ہے۔۔۔ بس۔۔۔"

کیسے ٹھیک ہے۔۔۔ لیں۔۔۔ "مومنہ نے پلیٹ ماہی کی جانب" بڑھائی۔۔۔ جسے ہادی نے تھاما اور ماہی کی پلیٹ بنانے لگا۔۔۔

ویسے ہادی بھائی۔۔۔ آپکو بھابھی اچھی لگتی ہیں نہ۔۔۔ "اندلیب ہادی کو" محبت سے پلیٹ بناتے دیکھ گویا ہوئی۔۔۔ جس پر ماہی کہ سفید گال دہک اٹھے۔۔۔

"بہت۔۔۔"

اووووو۔۔۔"بیک وقت اندلیب اور مومنہ کو ہادی کی محبت پہ بے" حد پیار کیا۔۔۔ ہادی کی بات پہ ماہی نے یک دم اس کی جانب دیکھا۔۔۔ اس کہ وہم و گماں میں بھی نہ تھا۔۔۔ کہ وہ یوں۔۔۔ سب کہ سامنے اپنی محبت کا اظہار کرے گا۔۔۔

ہادی کی آنکھوں میں اپنا عکس۔۔۔ اور بے پناہ محبت دیکھ۔۔۔ ماہی کی نظریں جھک گئیں۔۔۔ جبکہ ہادی یوں ہی یک ٹک اسے دیکھے گیا۔۔۔

اتنی محبت کہ لفظوں میں بیاں نہ کر سکوں۔۔۔ "ہادی کی بات پہ ماہی"

کہ گال دہکنے لگے۔۔۔ جب کہ ناشتے کی ٹیبل پہ موجود سب ہی لوگ۔۔۔ سوائے نائلہ کہ۔۔۔ ہادی کی ماہی کیلیئے محبت دیکھ بے حد خوش ہوئے تھے۔۔۔

مگر کبھی کبھی ہماری خوشیوں کو ہمارے ارد گرد بسنے والے لوگوں کی ہی نظر لگ جاتی۔۔۔ کہنے کو ہر انسان ایک سا ہے۔۔۔ لیکن اگر فرق ہوتا ہے تو محض لوگوں کی سوچ اور رویے میں۔۔۔

کچھ لوگوں سے اپنے ارد گرد بسنے والوں کی خوشیاں برداشت نہیں ہوتیں۔۔۔ اور وہ ساری زندگی حسد کی آگ میں جلتے رہتے۔۔۔۔

نائلہ بھی انہی میں سے ایک تھی۔۔۔ لیکن وہ بچپن سے ایسی نہ تھی۔۔۔ اس کی زندگی نے اسے ایسا بنا دیا تھا۔۔۔

ہر انسان کی زندگی میں ایک ایسا وقت ضرور آتا ہے جب اللہ پاک اس سے کڑا امتحان لیتا ہے۔۔۔ ایسے میں جو صبر سے کام لے کر اللہ کا شکر ادا کرتے۔۔۔ وہ اس امتحاں میں سرخرو ہوتے۔۔۔

اور جو شکوہ۔۔۔ شکائتیں کرتے۔۔۔ انہیں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔۔۔

وہ یوں ہی حسد کی چکی میں پستے۔۔۔ حسد کی آگ انکی ہر نیکی کو کھا جاتی۔۔۔ اور وہ لوگ دوسروں کو خوش دیکھ ان سے جلتے۔۔۔

امام حتیشی نے ایسے شخص کی حیثیت سے حدیث کی تعریف کی ہے کہ : "کسی اور کے فضل کو کھو دیا جائے گا اور خواہش ہے کہ وہ اسے خود ہی لے جائے."

نائلہ سے اسکی زندگی نے امتحان لیا۔۔ جس میں وہ سرخرو نہ ہو پائی۔۔۔ اسے ہر خوش انسان کاٹنے کو دھوڑتا تھا۔۔۔ اور اب وہ اس حسد میں اس مقام تک پہنچ چکی تھی کہ اس سے اپنے ہی بھائی کی خوشی برداشت نہ ہو سکی۔۔۔

حسد وہ سوکھی لکڑی ہے۔۔۔

جو ہمارے گناہوں کو۔۔۔۔

دیمک کی طرح چاٹ جاتی۔۔۔

اور شاید یہاں۔۔۔ نائلہ کا حسد دو دلوں پہ اثر انداز ہونے والا تھا۔۔۔

ماہی کافی کہ مگ اٹھائے آفس کہ کیبن میں داخل ہوئی۔۔۔ جہاں ہادی اپنے باپ کہ پاس کھڑا کوئی بات کر رہا تھا۔۔۔

"اچھا ڈیڈ میں چلتا ہوں۔۔۔"

کافی تو لیتے جاؤ۔۔۔ "عثمان صاحب کہ پکارنے پر ہادی نے ٹرے سے" ایک مگ اٹھایا۔۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔ چینی کتنی ڈالی؟"

ایک چمچ۔۔۔ "ماہی کو آمنہ کی کہی بات یاد آئی۔۔۔ سو۔۔۔ وہ ڈرتے" ڈرتے ہادی سے مخاطب ہوئی۔۔۔

"اور زہر کتنے چمچ۔۔۔؟"

جی؟ "ہادی ماہی کہ چونکنے پہ محفوظ ہوا۔۔۔ اور ہنستے ہوئے ایک اچٹتی" نگاہ ماہی پہ ڈالے۔۔۔ کیبن سے نکل گیا۔۔۔۔

"سر میرے ذمہ کیا کام ہے؟"

بیٹا آپ۔۔۔ آمنہ کہ پاس جاؤ۔۔۔ وہ آپ کو سب سمجھا دے"

"گی۔۔۔

ٹھیک سر۔۔۔"ماہی نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹرے تھامے کیبن سے"

نکل گئی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بھائی۔۔۔ اگر آپکی اجازت ہو تو کیا ہم رسم شروع کریں۔۔۔ "سب"

لوگ گھر کہ ہال میں موجود تھے۔۔۔ جہاں ماہی اور ہادی کی شادی کی

رسومات انجام دی جاتی تھیں۔۔۔

بس تھوڑی دیر رک جاؤ۔۔۔"مومنہ کہ پوچھنے پہ ہادی نے جواب"

دیا۔۔۔

"کسی کا انتظار کر رہے؟"

ہاں۔۔۔ بس کچھ دیر۔۔۔"مومنہ بھائی کی بات سن کر خاموش"

ہو گی۔۔۔

www.neweramagazine.com

"ویسے ہادی بھائی۔۔۔ آپکو بھابھی میں سب سے اچھا کیا لگا تھا۔۔۔؟"
اندلیب کی زبان میں مسلسل کھجلی ہو رہی تھی۔۔۔ وہ جب تک ہادی سے ساری معلومات حاصل نہ کر لیتی۔۔۔ اسکہ دل نے سکھ کا سانس نہ لینا تھا۔۔۔

ماہی بھابھی ہیں ہی اتنی اچھی۔۔۔"مومنہ نے محبت سے بھابھی کو" دیکھا۔۔۔ جس پر ماہی محض مسکرا کر رہ گئی۔۔۔

"مجھے ماہی میں تایا ابو کی جھلک نظر آتی۔۔۔ اسی لئے۔۔۔"

تو آپ نے تایا ابو کی محبت میں ماہی بھابھی سے شادی کی۔۔۔ تایا ابو" سے کر لیتے۔۔۔ اتنے ہی پسند آپکو۔۔۔ "اندلیب نے ہنستے ہوئے ہادی کا مذاق اڑایا۔۔۔ جس پہ سب ہنسنے لگے۔۔۔

بھابھی۔۔۔ بھائی کو بچپن سے تایا ابو سے بہت لگاؤ رہا ہے۔۔۔ اسی" لئے بس۔۔۔ آپ اس کی باتوں پہ دھیان نہ دیں۔۔۔"ماہی نے پھر محض مسکرانے پہ ہی اکتفا کیا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ "کومل اور عریشہ نے گھر میں گھستے ہی سلام جھاڑا۔۔"

ماہی نے حیرانگی سے دونوں کی جانب دیکھا۔۔۔

مل لیں۔۔۔ یاد آ رہی تھی نہ آپ کو۔۔۔"ہادی نے ماہی کہ کان میں" سرگوشی کی۔۔۔ ماہی نے نم آنکھوں سے ہادی کی جانب دیکھا۔۔۔ کتنی محبت تھی اس شخص کہ دل میں۔۔۔ کس قدر چاہت تھی کہ وہ ماہی کہ دل کی بات جان گیا تھا۔۔۔

ماہی صوفے سے اٹھتی عریشہ کہ گلے لگی آنسو بہانے لگی۔۔۔ جس پہ کومل بھی دونوں کہ گلے لگ گئی۔۔۔

"بس بس۔۔۔"

امی ٹھیک ہیں۔۔۔ وہ نہیں آئیں۔۔۔؟"ماہی نے آنسو صاف کرتے" سوال کیا۔۔۔ دل میں ایک ڈر بھی تھا۔۔۔ اگر وہ یہ جان جاتیں کہ ہادی کون ہے ۔۔۔اور انکی بیٹی کس گھر کی بہو بننے والی ہے۔۔۔ تو شاید وہ شادی سے انکاری ہوتیں۔۔۔

آنٹی ٹھیک ہیں۔۔۔ اور گھر پہ ہیں۔۔۔ "ماہی کہ دل میں ایک سکون" کی لہر دوڑ گئی۔۔۔ اور وہ انہیں لئے صوفے پہ بیٹھ گئیں۔۔۔

💕 شکریہ۔۔۔ "وہ چھت پہ اکیلی بیٹھی تھی جب عریشہ اور کومل کافی" کہ مگ لئے اسی کہ پاس آ گئیں۔۔۔ کومل نے ایک کپ ماہی کو پیش کیا۔۔۔ جسے اس نے شکریہ کہ ساتھ قبول کر لیا۔۔۔

کیا ہوا۔۔؟ "عریشہ نے کافی کا مگ ہونٹوں سے لگایا۔۔۔"

امی کہ بارے میں سوچ رہی۔۔۔ "وہ کافی کا کپ تھامے گویا ہوئی۔۔۔"

کیوں۔۔۔ کیا سوچ رہی؟ "کومل تھوڑی حیران تھی۔۔۔"

ان سے جھوٹ بول کر یہ نوکری کر رہی۔۔۔ لیکن میرا ارادہ غلط" نہیں۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہ وہ مزید کام کریں۔۔۔ بچپن سے دیکھتی آ رہی کہ کیسے وہ خود بھوکی رہ کر میرا پیٹ پورا کرتی آئی ہیں۔۔۔۔ ہاتھوں میں چھالے بن جاتے تھے۔۔۔ گھر کہ کام کر کہ۔۔۔ پھر بھی کپڑے سی کر میرا پیٹ بھرتی تھیں۔۔۔ اور بابا بھی تو کتنی جلدی چلے

گئے تھے۔۔۔ میں نے آج تک اپنے بابا کو نہیں دیکھا۔۔ ماما کہتی کہ وہ میری پیدائش کہ سال بعد ہی وفات پا گئے تھے۔۔۔ آج تک ایک تصویر نہیں ملی۔۔۔ کہ جسے سینے سے لگا کر رو سکوں۔۔۔ ہمیشہ سے ماما مجھے لوگوں سے دور رکھتی آئی ہیں۔۔۔ پتا نہیں کیا بات ہے۔۔۔ کہ وہ مجھے دنیا سے چھپا کر رکھنا چاہتی ہیں۔۔۔ "بات کرتے کرتے ماہی کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔

اچھا۔۔۔ آج کا بتا۔۔۔ کیسا رہا آج کا دن؟ "عریشہ فورا بات پلٹ گئی۔۔۔

"اچھا تھا۔۔۔"

اور نیا باس؟ وہ بھی اچھا تھا۔۔۔ "کومل نے ماہی کو چھیڑا۔۔۔"

اسکا تو نام مت لو۔۔۔ بندر کہیں کا۔۔۔ اسکی وجہ سے میں نے اپنا" موبائل۔۔۔ کچرے کہ ڈھیر میں پھینک دیا تھا۔۔۔ مانا کہ غلطی میری تھی۔۔۔ لیکن ایسا تھوڑی کرتا کوئی۔۔۔"ماہی دو منٹ پہلے والا دکھ بھولے۔۔۔ ہادی کی برائیاں گنوانے لگ گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عریشہ اور کومل نے اک دوجے کی جانب دیکھا اور قہقے لگائے ہنسنے لگیں۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔۔"

تو شادی کر لے اس سے۔۔۔ "عریشہ نے ہنستے ہنستے ماہی کہ کندھے" پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

"بکواس ہی کرنا۔۔۔ رک ذرا۔۔۔"

ماہی اپنی جوتی ہاتھ میں تھامے۔۔۔ اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔ اور عریشہ کی جانب لپکی۔۔۔ جبکہ عریشہ اس کا ارادہ بھانپ۔۔۔ چھت پہ پڑی چارپائی کی جانب دھوڑی۔۔۔

کومل وہیں بیٹھی دونوں کو دیکھ۔۔۔ ہنستی دوہری ہو رہی تھی۔۔۔ ماہی اور عریشہ چارپائی کہ ارد گرد چکر کاٹتی ایک دوسرے کو پکڑنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔

کچھ دیر پہلے والی اداسی بھول۔۔۔ ماہی ہنس رہی تھی۔۔۔

اللہ نے اسے ایسے مخلص دوستوں سے نوازہ تھا۔۔۔ جنھوں نے اسکی تکلیف اور دکھ کو اس سے کوسوں دور کئے۔۔۔ اسکہ چہرے پہ ہنسی سجا دی تھی۔۔۔ جس کا وہ جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔۔۔

"کچھ پتا چلا۔۔۔؟"

نہیں عثمان۔۔۔ "بشیر صاحب اپنے کمرے میں پڑے بیڈ پر ڈھے گئے۔۔۔

پتا نہیں کہاں چلی گئیں۔۔۔ "آنکھ سے ایک آنسو نکل کر گال پہ بہہ گیا تھا۔۔۔

مل جائیں گے بھائی۔۔۔ حونسلہ رکھیں۔۔۔ "عثمان انہی کہ پاس بیڈ پر بیٹھ گئے۔۔ اور انکہ کندھے پہ ہاتھ رکھے انہیں حونسلہ دینے لگے۔۔۔

چلیں نیچے چلیں۔۔۔ ہادی اور ماہی کہ ساتھ بچیاں کچھ رسمیں کرنا چاہتی۔۔۔"

ہادی بھی تو دیکھو۔۔۔ کل ہی کہا کہ پسند کرتا۔۔۔ اور شادی بھی کر"

لایا۔۔ بہت بہادر ہے۔۔۔ "بشیر آنسو صاف کیئے۔۔ہادی کا ذکر کرتے مسکرانے لگے۔۔۔

آپکا لاڈلہ ہے۔۔۔ چلیں آپکے بغیر کوئی رسم شروع نہیں کرے گا۔۔ "بشیر صاحب مسکرانے لگے اور اپنے بھائی کہ ساتھ ہال کی جانب بڑھ دیے۔۔۔۔

❤❤❤❤

بشیر نے جونہی قدم ہال کی جانب بڑھائے تو ہال سے آتی گانوں کی آوازوں نے اس بات کی تصدیق کردی تھی کہ اب رسم شروع ہو چکی۔۔۔

وے تو لونگ وے میں الاچی

تیرے پچھے آں گواچی

تیرے عشق نے ماری

کڑی کچ دی کنواری

اندلیب دوپٹے کو لہراتی گانے کہ بول زیرلب گنگنا رہی تھی۔۔۔ اور سب اسے دیکھ ہنسی ضبط کئے بیٹھے تھے۔۔۔

میرے سُنے سُنے پیر

تو تاں جانا رہنا شیہر

بوتا منگدی نہ تھوڑا

لیدے چانجراں دا جوڑا

بشیر صاحب نے آتے ہی ایک چت اندلیب کہ سر پہ رسید کی۔۔۔ جس پہ وہ گڑ بڑا گی۔۔۔

ابو۔۔۔ "ہال میں بیٹھے سبھی نے بے ساختہ قہقہ لگایا۔۔۔"

اسلام علیکم۔۔ تایا ابو۔۔"ہادی اپنی نشست سے اٹھا اور بشیر سے بغل" گیر ہوا۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ ارے ہادی اسے تھوڑی عقل ہی سکھا دو۔۔۔ بڑی ہو" رہی ہو اندلیب۔۔۔ کچھ شرم کرو۔۔۔ عقل سے پیدل انسان۔۔ "ایک

بار پھر سب نے قہقہ لگایا۔۔ جبکہ اندلیب منہ بسورے عثمان صاحب کہ پاس جا کھڑی ہوئی۔۔۔ ایک وہی تو تھے جو اس کہ دفاع میں بشیر صاحب کہ سامنے بول سکتے تھے۔۔۔

"چاچو۔۔۔"

"ہائے۔۔۔ میرا بیٹا۔۔ بھائی۔۔۔ ابھی اتنی بھی بڑی نہیں ہوئی۔۔۔"

عثمان صاحب اندلیب کو اپنے ساتھ لگائے۔۔ اسکے دفاع میں بولے۔۔۔

یہ بچی کون ہے۔۔۔؟ "اب بشیر صاحب کا رخ ماہی کی جانب تھا۔۔۔"

جو جانے کب سے انکی جانب حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں بے پناہ محبت اور حسرت تھی۔۔۔ جو شاید بشیر صاحب کی آنکھیں پہچان نہ پائیں تھیں۔۔۔

یہ ماہی ہے۔۔۔ مائی وائف۔۔۔ "ہادی نے محبت سے پاش لہجے میں" ماہی کا تعارف کرایا۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔ بہت خوبصورت ہے۔۔۔ "بشیر صاحب نے ماہی کہ سر پہ"

شفقت سے ہاتھ پھیرا۔۔۔ ایک آنسو۔۔۔ ضبط کہ باوجود۔۔۔ پلکوں کی باڑ توڑتا۔۔۔ آنکھوں سے بہہ نکلا۔۔۔ لیکن اس سے پہلے کوئی اسے یوں آنسو بہاتے دیکھتا۔۔۔ احمد اور سرمد نے گھر میں دھاوا بول دیا۔۔۔

لیکن کوئی تھا۔۔۔ جس سے یہ آنسو چھپے نہ رہے تھے۔۔۔ کیونکہ وہ مسلسل اسکو اپنی نظروں کہ حسار میں لئے ہوئے تھا۔۔۔ ایسے میں یہ آنسو اس سے چھپے رہتے۔۔ یہ ناممکن تھا۔۔۔۔

نی میں لونگ تہ تو لاچی

میرے پیچھے تو گواچی

تیرے عشق دا مانجھا

تو ہیر تہ میں رانجھا

سرمد اور احمد نہایت ہی دھیمے انداز میں بھنگڑا ڈال رہے تھے۔۔۔ تاکہ گانے کہ بولوں کہ ساتھ میچ ہو سکے۔۔۔۔

سرمد کی شاید خوشی کی انتہا نہیں تھی۔۔۔ تبھی وہ باقاعدہ رکس کر رہا

تھا۔۔۔

تیرے سُنے سُنے پیر

ہاں میں جاناہ رہنا شیہر

تینو شاپنگ کرا داں

جوڑا چانجر دا پوا داں

ہر بول پہ اسکا اشارہ عریشہ کی جانب ہوتا۔۔۔ جبکہ احمد ارد گرد سے بیگانہ ہوئے۔۔۔ بھنگڑا ڈالنے میں مگن تھا۔۔۔

دونوں زیرلب گانے بھی گنگنا رہے تھے۔۔۔ اور پورے جوش و خروش سے رکس میں مصروف تھے۔۔۔

کچھ منٹ رکس میں مگن رہنے کہ بعد دونوں نے ہادی کو بھی اپنے ساتھ شامل کیا۔۔۔ پھر عثمان صاحب اور آخر میں بشیر صاحب۔۔۔۔

بس کرو۔۔۔ اب تو منہ میں الاچی کا ذائقہ آ رہا۔۔۔۔ "زین نے" ساؤنڈ سسٹم کی تار نکال کر اسے بند ہو جانے کا حکم دیا۔۔۔

ہال میں مکمل خاموشی چھا گئی۔۔۔

وہ دور بیٹھی خاموشی سے سب کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔۔ سب جذبات سے عاری۔۔۔ چہرے پہ سنجیدگی لئے۔۔۔

دل میں مسلسل اک تنئس سی اٹھتی تھی۔۔۔

آج وہ ایک ایسے شخص کہ ہمراہ۔۔۔ ایک نیک اور پاکیزہ رشتے میں بندھی تھی۔۔۔ جس سے وہ بے پناہ محبت کرتی تھی۔۔۔ لیکن دل خوش ہونے کی بجائے انجانے خوف سے سہم کر۔۔۔ دبک کر پہلو میں بیٹھا تھا۔۔۔

کتنے خوش ہیں سب۔۔۔ کتنی محبت جتا رہے۔۔۔ لیکن جب انہیں" "میری اصلیت کا پتا چلا تو یہی میری جان کہ دشمن بن جائیں گے۔۔۔ ابھی وہ اپنے خیالوں میں ہی تھی کہ کسی نے اسے مخاطب کیا۔۔۔ جس پہ وہ حال میں واپس آئی۔۔۔

تو آپ ہیں اس لونگ کی الائچی ۔۔۔؟ "سرمد کہ چہرے پہ شرارتی"

سی مسکراہٹ تھی۔۔۔ جبکہ باقی سب نے اسکی مثال پہ قہقہ لگایا۔۔

کیوں تجھے کیا لگتا۔۔۔ "ہادی پھر سے ماہی کہ ساتھ والی نشست"

سمنبھال۔۔۔ اسکہ ساتھ بیٹھ چکا تھا۔۔۔

مجھے نہیں لگتا۔۔۔ یہ تو کافی خوبصورت ہیں اور تجھے اتنی خوبصورت"

بیوی ملی ہے۔۔۔ یقین کرنا خاصا مشکل کام ہے۔۔۔ "ہادی نے فخریہ

انداز سے ماہی کی جانب دیکھا۔۔۔ اور فرضی کالر جھٹکتا گویا ہوا۔۔۔

"یہی ہیں اب جو بھی ہیں۔۔۔ اب تم دونوں سڑ سڑ کہ مر جاؤ۔۔۔"

ہادی کی بات پہ جہاں سب نے قہقہ لگایا۔۔۔ وہیں سرمد اور احمد نے

ایک دوجے کی جانب دیکھا۔۔۔

"بچہ تو ایک ہی رات میں ہاتھ سے نکل گیا۔۔۔"

بیٹا جی۔۔۔ ہماری بھی حسینائیں کسی سے کم نہیں۔۔۔ "احمد گویا"

ہوا۔۔۔ جس پہ کومل کا چہرا کھل اٹھا۔۔۔

ویسے یقین تو مجھے بھی نہیں ہوتا۔۔۔)کومل اور عریشہ کی جانب"

"دیکھتے (مان کیسے گئی تم دونوں۔۔۔ مجھے تو سمجھدار لگتی تھی۔۔۔

کیا کریں۔۔۔ رحم آ گیا تھا۔۔۔ "عریشہ نے سرمد کو چڑانے کیلیئے۔۔۔"

ہادی کی بات کا جواب دیا۔۔۔

"سب بدل گئے یار۔۔۔ کوئی اپنا نہیں۔۔۔ غم کہ مارے ہیں ہم۔۔۔"

سرمد نے احمد کہ کندھے پہ سر ٹکائے۔۔۔ اداس ہونے کی اداکاری

کی۔۔۔ جبکہ احمد اسے حونسلہ دینے لگا۔۔۔

ماہی کی مسلسل نظر جھکی تھی۔۔۔ شاید اپنے آنکھوں کی نمی کو چھپانا چاہ

رہی تھی۔۔۔ اگر نظر اٹھاتی تو محض بشیر کی جانب حسرت سے دیکھ۔۔۔

واپس سے نظر جھکا جاتی۔۔۔

آخر ایسی کیا بات تھی۔۔۔؟ جو اسے مسلسل بے چین کئے ہوئے

تھی۔۔۔ کیا رشتہ تھا اسکا ان سب سے۔۔۔ اور خاص طور پہ بشیر

صاحب سے۔۔۔؟ کیا وہ محض انکی بہو تھی یاں کچھ اور بھی۔۔۔؟

☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم۔۔ سر "!ماہی ہاتھ میں فائل اور دوسرے میں کافی کا مگ"
تھامے۔۔۔ بلکل پروفیشنل انداز میں عثمان صاحب کہ سامنے کھڑی
تھی۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ "عثمان نے ایک سرسری نگاہ ماہی پہ ڈالی اور واپس"
سے لیپ ٹاپ پہ کچھ ٹائپ کرنے لگے۔۔۔

"آپ کیسے ہیں؟"

"اللہ کا شکر۔۔۔ اور آپ؟"

الحمداللہ۔۔۔ آپکی کافی سر۔۔۔ "ماہی نے ڈیکس پہ پڑی کچھ فائلز"
سمیٹ کر جگہ بنائی اور کافی انکہ ڈیکس پہ۔۔۔ انکہ سامنے رکھ دی۔۔۔

آج کی کیا مصروفیات ہیں میری۔۔؟ "عثمان صاحب لیپ ٹاپ پہ"
نظریں گاڑھے۔۔ ایک ہاتھ سے کافی کا مگ تھامے۔۔۔ ماہی سے مخاطب
ہوئے۔۔۔

آج آپکی۔۔ بارہ بجے۔۔۔ اظہر اینڈ سنز کہ مالک اظہراللہ سے میٹنگ"

"ہے۔۔۔ اور اس کے بعد مسٹر احمد کے ساتھ آپکی آپائنٹمنٹ ہے۔۔۔
ماہی فائل تھامے۔۔۔ اس سے۔۔۔ عثمان صاحب کو پڑھ کر انکو آج کی میٹنگز کی ڈیٹیل دے رہی تھی۔۔۔ جبکہ وہ کافی کہ گھونٹ بھرتے۔۔۔ لیپ ٹاپ پہ نظریں گاڑھے اس کو سن رہے تھے۔۔۔

"میرے ذمے اگلا کیا کام ہے سر۔۔۔؟"

کیا ہادی آ گیا۔۔۔ "اسکا سوال مکمل طور پہ نظر انداز کیئے۔۔۔ عثمان" صاحب نے سوالیہ نگاہوں سے ماہی کی جانب دیکھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

پھر آپ ایسا کریں۔۔۔ ہادی کو کافی دے آئیں۔۔۔ اسکی طبیعت کچھ "خراب ہے۔۔۔ آئی ہوپ یو ڈونٹ مائنڈ۔۔۔

نو۔۔۔ سر۔۔۔ میں دے دوں گی۔۔۔ "ماہی فائل تھامے ایک" مسکراہٹ بھری نظر اچھالتی۔۔۔ کیبن سے نکل گئی۔۔۔۔

💕میں ٹر ٹر کرنے والی شہزادی ہوں؛💕

💕مجھے جی جی کرنے والا شہزادہ چاہیئے💕

کم ان۔۔۔ "دروازے پہ دستک سنتے ہی اس نے اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔ ماہی نے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا جو ہو بہو اپنے باپ کی کاپی تھا۔۔۔ وہ نظریں جھکائے۔۔۔ فائل کہ صفحے الٹ پلٹ کئے۔۔۔ انہیں پڑھنے میں محو تھا۔۔۔

"آپکی کافی۔۔۔"

آمنہ میں نے بولا تو تھا کہ نہیں چاہیے۔۔ "ہادی نے ایک نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو پلٹنا بھول گیا۔۔۔ وہاں آمنہ کی بجائے۔۔۔ دشمن جان ماہی کھڑی تھی۔۔۔

آپ کس کی اسسٹنٹ ہیں؟ "ماہی کو ہادی کہ سوال پہ حیرت" ہوئی۔۔۔ جبکہ وہ انگلیوں کو اک دوجے میں پیوست کئے۔۔۔ مکمل طور پہ اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔ اسکہ جواب کا منتظر تھا۔۔۔

"عثمان سر کی۔۔۔"

"تو انکو اسسٹ کریں۔۔۔ مجھے کافی دینا آپکی ڈیوٹی میں شامل نہیں۔۔۔"

"سر نے ہی بولا تھا۔۔۔ اور انکی بات ماننا میری ڈیوٹی ہی ہے۔۔۔"

لیکن مجھے کافی نہیں چاہیے۔۔۔ پلیز گو۔۔۔۔ اور یہ کافی ساتھ لے کر" جانا۔۔۔ "ماہی غصہ میں کافی کا مگ تھامے لمبے ڈگ بھرتی کیبن سے نکل گئی۔۔۔

💕اس کی ہر ایک دعا میری خاطر

💕اور کچھ رب سے مانگتی کب تھی💕

ٹھیک دس منٹ بعد کیبن کا دروازہ پھر کھٹکا تھا لیکن اس بار کسی نے اندر آنے سے پہلے اجازت لینا ضروری نہ سمجھا۔۔۔

وہ ابھی بھی صفحے الٹ پلٹ کئے کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ لیکن شاید پیٹ میں وقفے وقفے سے اٹھتی ٹیس اسے کچھ سمجھنے نہیں دے رہی تھیں۔۔۔ چہرے سے پریشانی صاف عیاں تھی۔۔۔

کیبن میں اندر داخل ہوتے ہی کوئی تیز تیز قدم اٹھاتا اسکہ ڈیکس تک

آیا اور ٹرے میز پہ پٹخ دی۔۔۔

ہادی نے غصہ میں ابرو اچکا کہ۔۔ سامنے کھڑے شخص کی جانب کھا جانے والی نگاہیں گاڑھی تھیں۔۔۔

آخر آپکہ ساتھ مسئلہ کیا ہے مس ماہی۔۔۔ "ہادی کہ جملے مکمل کرتے ہی ماہی کہ چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔۔۔

مسئلہ تو آپکہ ساتھ ہے۔۔۔ مہربانی کر کہ یہ سینڈوچ کھا کر دوا لے لیں۔۔۔ تاکہ آپکا خراب دماغ ٹھیک ہو سکے۔۔۔ اور آپکو پتہ چل سکے کہ کسی کو بلا وجہ نہیں ڈانٹنا۔۔۔ "ماہی نے بات مکمل کرتے ہی باہر کی جانب قدم بڑھا دیے۔۔۔

یہ لے کر جائیں۔۔۔ مجھے نہیں کھانا۔۔۔ اور میرے معاملات میں ٹانگ مت اڑائیں۔۔۔ "ماہی کی سماعتوں سے ہادی کی آواز ٹکرائی اور باہر کی جانب اٹھے قدم پل بھر کو تھمے تھے۔۔۔

ہوں۔۔۔ جیسے آپکا حکم۔۔۔ "ماہی زیر لب سرگوشی کرتی خود سے

مخاطب ہوئی اور کیبن سے نکل گئی۔۔۔ اس نے ہادی کی بات کو مکمل طور پہ نظر انداز کیا تھا۔۔۔

ماہی کہ جاتے ہی ہادی کہ چہرے پہ آئی خفگی غائب ہو گی۔۔۔ اس نے اک نظر پاس پڑی ٹرے پہ ڈالی اور اسے اپنی جانب کسکھا لیا۔۔۔

مومنہ دودھ والی تھال اٹھائے ہال میں داخل ہوئی۔۔۔ جس میں کچھ لال پھولوں کی پتیاں بھی شامل تھیں۔۔۔

مومنہ نے تھال لاتے ہی زین اور ماہی کہ سامنے پڑی ٹیبل پہ دھر دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں بھائی۔۔۔ انگوٹھی ڈھونڈنی۔۔۔ جس نے بھی ڈھونڈ لی وہ جیت" جائے گا۔۔ جو جیتا وہ سکندر۔۔۔اور جو ہارا۔۔۔"مومنہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اندلیب کی زبان پہ کھجلی ہوئی۔۔۔

وہ بندر۔۔۔ "ہال میں بیٹھے سبھی کہ قہقے بلند ہوئے۔۔۔"

پھر تو میں یقینا ہار جاؤں گا۔۔۔"ماہی نے زیر لب سرگوشی کی۔۔۔ جو"

کہ ماہی کہ کانوں تک باآسانی پہنچی تھی۔۔۔

ماہی نے ایک نظر ہادی کو دیکھا اور واپس سے نظر جھکا دی۔۔۔

ون۔۔۔ ٹو۔۔۔ تھری۔۔۔ گو۔۔۔"ہادی اور ماہی کہ دوستوں سمیت۔۔"

مومنہ اور اندلیب نے کاؤنٹ ڈاؤن شروع کیا۔۔۔

دونوں نے ہاتھ تھال میں ڈال دئے اور انگوٹھی تلاشنے لگے۔۔۔

💕،ایک شخص کی ہی تو بات ہے مولا

💕.ساری کائنات کس نے مانگی ہے

ہادی کہ ہاتھ باؤل میں ماہی کہ ہاتھ سے ٹکرائے تو اسے ایک شرارت سوجھی۔۔۔ہادی نے مضبوطی سے ماہی کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

ہادی کا لمس محسوس کرتے ہی اس کا روم روم لرز گیا۔۔۔

دل کی دھڑکنیں اتھل پتھل ہوگئیں۔۔۔ اور ہاتھ ڈھیلے پڑھ گئے۔۔۔

ماہی نے یک دم ہادی کی جانب دیکھا۔۔۔ جبکہ ہادی کی نگاہوں میں شرارت عیاں تھی۔۔۔

ہادی نے نہایت ہی محبت سے ماہی کہ ہاتھ سے انگوٹھی اتاری۔۔۔ اور

باؤل سے ہاتھ باہر نکال لیا۔۔۔

آئی ون۔۔۔ مزہ آ گیا جیت کہ۔۔۔"ہادی نے انگوٹھی مومنہ کی جانب"

اچھالی۔۔۔

اندلیب مومنہ کہ ہاتھ سے انگوٹھی چھینے اسکا مکمل جائزہ لینے

لگی۔۔۔ماہی کہ ہاتھ ابھی بھی تھال میں تھے۔۔۔ اور جیسے ہی وہ ہاتھ

باہر آیا۔۔۔سب نے حیرانگی سے دونوں کی جانب دیکھا۔۔۔

ہادی کچھ شرمندہ سا ہوکر مسکرایا۔۔۔۔

ماہی کہ ہاتھ میں بھی ایک انگوٹھی تھی۔۔۔ جسے اندلیب نے جھپٹ لیا

اور دونوں کا جائزہ لینے لگی۔۔۔

جو انگوٹھی ہم نے تھال میں ڈالی تھی۔۔۔ وہ ماہی بھابھی نے"

نکالی۔۔۔تو اس حساب سے ماہی بھابھی جیتی ہیں۔۔۔ جبکہ ہادی بھائی نے

چیٹنگ کی ہے۔۔۔ "اندلیب کی بات مکمل ہوتے ہی سب نوجوان پارٹی

نے ہادی کو گھوری سے نوازہ۔۔۔ جبکہ وہ کھسیانہ ہو کر مسکرایا۔۔۔

بکواس رسم ہے۔۔۔ ہندوؤں کی رسم ہوتی یہ۔۔۔ "ہادی نے خود کی" شرمندگی دور کرنے کی خاطر اپنا دفاع کرنا چاہا۔۔۔

تو پھر اس حساب سے تو بہت ساری رسمیں ایسی ہیں۔۔۔ جو ہندو کلچر" " کو بلونگ کرتی ہیں۔۔۔ ہم وہ بھی تو شان سے کرتے۔۔

مومنہ کی بات سو فیصد درست تھی۔۔۔

اگر ہم یہ کہیں کہ انگوٹھی ڈھونڈنے کی رسم کا شمار ہندوؤں کی رسومات میں ہوتا ہے۔۔۔ تو اور بھی بہت سی رسومات ایسی ہیں جو ہمارے مذہب میں شامل نہیں۔۔ لیکن ہم بہت شان بے نیازی سے انہیں ادا کرتے۔۔۔ کیونکہ یہ ہمارے معاشرے کا حصہ بن چکی۔۔۔ اور اس سے قطع تعلق کی بجائے۔۔۔ ہم انہیں ادا کرتے ہیں۔۔۔ کیونکہ یہ اس معاشرے کا حصہ بن چکی۔۔ جہاں ہم زندگی گزارتے۔۔۔

ہمارے مذہب میں سادگی سے نکاح اور اگلے روز ولیمے کی ادائیگی کا حکم

ہے۔۔۔ تاکہ لڑکی کہ والدین پہ بوجھ نہ ڈلے۔۔۔ اور ولیمہ میں بھی محض قریبی لوگوں کی شمولیت کا حکم ہے۔۔۔

لیکن ہم لوگ اس سے بلکل پیچھے ہٹ چکے۔۔۔ نہایت ہی دھوم دھام سے برات لے کر جاتے۔۔۔ اور لڑکی والوں کا اچھا خاصا خرچہ کروا کر معاشرے میں شو بازی کرتے۔۔۔ کس لئے؟ محض معاشرے میں جھوٹی شان کی خاطر۔۔۔

اکثر تو ایسا ہوتا کہ لوگ چھوٹے گھروں کی لڑکیوں کو بیاہنے کو اپنے توحین سمجھتے۔۔۔ لڑکی جتنے بڑے گھر سے آئے گی۔۔۔ اتنا ہی جہیز ساتھ لائے گی۔۔۔ اس سوچ کو ذہن کا فتور بنائے رشتہ کرتے۔۔۔ جبکہ ہمارے مذہب میں جہیز کو ایک لانت قرار دیا گیا ہے۔۔۔ جو کہ اس رسم سے زیادہ بدتر ہے۔۔۔ اور دیکھا جائے تو یہ جہیز کی رسم کا آغاز بھی ہندؤ سماج نے ہی کیا تھا۔۔۔

اور معاشرے کی انہی رسومات کی وجہ سے آج کہ لوگ بیٹیوں کو بوجھ سمجھتے۔۔۔ اور بیٹوں کی خواہش دل میں رکھے زندگی گزار دیتے۔۔۔

لیکن سب جانتے ہوئے بھی۔۔۔ ہم چپ کا روزہ رکھے بیٹھے ہیں۔۔۔
محض معاشرے میں جھوٹی شان کی خاطر۔۔۔

اور یہ بات فراموش کر چکے کہ قیامت کہ روز یہ معاشرے اور جھوٹے
شان کسی کہ کام نہیں آنے والی۔۔۔

کیا میں روم میں جا سکتی۔۔۔؟ میری طبیعت کچھ خراب ہو"
رہی۔۔۔"مومنہ کی بات مکمل ہونے کا انتظار کئے بنا ماہی گویا ہوئی۔۔۔
ہادی نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔ جبکہ مومنہ کہ تاثرات میں بلکل فرق
نہ آیا۔۔۔

ماہی سب سے مل کر کمرے میں آ گی۔۔۔ رسم ختم ہو چکی تھی۔۔۔
اسی لئے عریشہ اور کومل نے بھی گھر کی راہ لی۔۔۔

احمد اور سرمد بھی ہادی کو ماہی کہ ساتھ جاتا دیکھ۔۔۔ پھر آنے کا وعدہ
کئے واپس ہو لئے۔۔۔ جبکہ مومنہ اور اندلیب اردگرد کی بکھری اشیاہ
سمیٹنے لگیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہی عثمان صاحب کہ کیبن کا دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہوا۔۔۔

اسکہ چہرے پہ جاندار مسکراہٹ تھی۔۔۔

ماہی نے جونہی ہادی کو اندر آتے دیکھا۔۔۔ وہ فائل سائڈ پہ رکھے اپنی نشست سے کھڑی ہوگئی۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔مومنہ کی کال آئی تھی۔۔۔ نائلہ کہ سسرال والے اسکو واپس لینے آنا چاہتے ہیں۔۔۔"ہادی کی خوشی اسکہ چہرے سے چھلک رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آنکھوں میں چمک تھی۔۔۔ ستاروں جیسی چمک۔۔۔ جیسے ستارے اپنی چمک سورج سے لیتے۔۔۔ ویسے ہی اسکی آنکھوں کی چمک کی وجہ اسکی بہن سے وابستہ تھی۔۔۔

عثمان صاحب بھی بے حد خوش لگ رہے تھے۔۔۔ماہی نے ایک نظر ہادی کی جانب دیکھا تو واپس پلٹنا بھول گئی۔۔۔

کس قدر خوبصورت شخص تھا وہ۔۔۔

وہ آپس میں کس موضوع پہ مہو گفتگو تھے۔۔۔ماہی وہ سننے سے قاصر تھی۔۔۔ کیونکہ اسکی نظر اور سارا دھیان تو محض ہادی کہ چہرے کا طواف کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

گھنے سیاہ بال اور گورا چٹا شفاف چہرا۔۔۔ گھنی پلکوں کہ سائے تلے دو چھوٹی آنکھیں۔۔۔ جن کی چمک دل کی گہرائیوں تک اترتی محسوس ہوتی۔۔۔ سیدھے گال پہ تل۔۔۔ اور ہلکی سیاہ داڑھی۔۔۔ ساتھ ہی ساتھ گالوں پہ پڑنے والا ٹویا۔۔۔ اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیتا۔۔۔ جیسے ہی ہادی مسکراتا۔۔۔اسکا ڈمپل گہرا ہوتا۔۔۔ اور دھاڑھی سے جھانکتا دکھائی دیتا۔۔۔

💕ہائے یار ہادی میں بتاؤں میرے دل کی خوشی کیا ہے💕

💕💕ایک ہی تصویر میں ہنستے ہوئے ''ہم دونوں💕💕

ہادی نے یک دم ماہی کی جانب دیکھا۔۔۔ماہی گڑبڑا گئی۔۔۔ اسکی چوری پکڑی گئی تھی۔۔۔

جبکہ ہادی کوٹ ٹھیک کرتا واپسی کا رخ کر رہا تھا۔۔۔

تو کیا دونوں کی بات ختم ہو گئی تھی۔۔۔؟

وہ نظریں جھکائے اپنے بے قابو ہوتے دل کو قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جب اسکی سماعتوں سے ہادی کی آواز ٹکرائی۔۔۔

"آئندہ میرے ڈمپل کو اتنے غور سے نہ دیکھنا۔۔۔ وہ کیا ہے نہ کہ نظر لگنے کا خطرہ ہوتا۔۔۔"ماہی کہ قریب سے گزرتے۔۔۔ لمحے بھر کو رکتے ہادی نے سرگوشی کی۔۔۔

ماہی نے یک دم اسکی جانب دیکھا۔۔۔ دونوں نے آج پہلی بار بظاہر ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔۔ اور بس یہی وہ لمحہ تھا۔۔۔ دونوں کہ دل تبدیل ہوگئے تھے۔۔۔ لیکن شاید وہ دونوں ہی اس بات سے انجان تھے۔۔۔

❤️میں ریت سی بوند کا ذریعہ تو❤️

❤️پا کہ تجھے بھیگ جاؤں میں❤️

سب ٹھیک ہے ماہی۔۔۔؟"ہادی نے کمرے کا دروازہ لاک کرنے کہ" بعد ماہی کی جانب جانچتی نظروں سے دیکھا۔۔۔ اسکہ چہرے سے پریشانی صاف عیاں تھی۔۔۔

اگر تم چاہو تو ہم ڈاکٹر کہ پاس بھی جا سکتے۔۔۔"ماہی جو بیڈ پہ رخ" موڑے بیٹھی تھی۔۔۔ ہادی کی بات پہ نہایت اطمینان سے گویا ہوئی۔۔۔

"نہیں اسکی ضرورت نہیں۔۔۔ بس آرام کرنا چاہتی۔۔۔"

ٹھیک ہے۔۔۔ کمرے کی لائٹس آف کر کہ پردے درست کر دیتا"

"ہوں۔۔۔ تاکہ روشنی نہ آئے۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔"ہادی پردے درست کرتا، کمرے کی لائٹ بند" کیئے۔۔۔ دروازے سے باہر نکلا ہی تھا کہ مومنہ آتی دکھائی دی۔۔۔

"کہاں جا رہی۔۔۔؟"

بھابھی کو ولیمہ کا جوڑا دینا اور ساتھ اطلاح دینی تھی کہ بیوٹیشن ایک"

"گھنٹے بعد آ جائے گی۔۔۔

میں دے دوں گا۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔ "ہادی نے سفید اور آسمانی رنگ کا" نعنوں کہ کام سے بھرا سوٹ۔۔۔ اسکہ ہاتھ سے تھاما اور واپس کمرے کی جانب رخ کیا۔۔۔

💕 بھائی ایک سگریٹ تو دینا۔۔۔ "دکاندار نے ایک گولڈ فلیک سگریٹ" نکال کر سرمد کی جانب بڑھایا۔۔۔

سرمد اسے منہ میں دبائے۔۔۔ ماچس سے سگریٹ سلگھانے لگا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ سگریٹ کا پہلا کش لیتا۔۔۔ اور دھواں ہوا میں بلند کرتا۔۔۔ کسی نے اس کہ منہ سے سگریٹ کھینچی۔۔۔ اسے زمین پہ پھنیک۔۔۔ جوتی سے رگڑے بجھا دیا۔۔۔

سرمد نے ایک نظر اپنے سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھا۔۔۔ جو سینے پہ ہاتھ باندھے اسکہ سوال کی منتظر تھی۔۔۔

"آج دوا نہیں لی۔۔۔"

"جی؟ کونسی دوا۔۔؟"

دماغی مریض لگتی۔۔۔ ایک منٹ کہیں تم ابھی ابھی پاگل خانے سے" بھاگ کر تو نہیں آئی۔۔۔ "سرمد نے اپنی شہادت کی انگلی لہرا کر اشارہ کیا۔۔۔

چہرے پہ حیران تاثرات لئے وہ اب جیب سے موبائل نکال رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ منہ کھولے اسکی ہر حرکت دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔۔۔"

ہاں نہ۔۔۔ لیکن تم فکر نہ کرو ابھی۔۔ بس کچھ دیر میں مینٹل ہاسپٹل" والے۔۔۔ آئی مین،،،تمہارے گھر والے آ جائیں گے۔۔۔ پھر سب "ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

"میں پاگل نہیں ہوں۔۔۔"

"سب پاگل یہی کہتے۔۔۔"

تمہے کس نے بولا کہ میں پاگل۔۔۔ "عریشہ اپنا غصہ ضبط کئے گویا"

ہوئی۔۔۔

تو تمہاری یہ حرکت انسانوں والی تھی بھی نہیں۔۔۔ "اب کہ وہ" موبائل واآپس جیب میں ڈالے۔۔۔ دکاندار سے دوسری سگریٹ کی فرمائش کر رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ دوسرا سگریٹ تھامتا۔۔۔ عریشہ نے اسے تھام۔۔۔ دو ٹکروں میں تقسیم کر دیا۔۔۔

اگر مرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو اپنی ماں کو بولو۔۔۔ وہ تمہیں اپنے" ہاتھوں سے زہر پلا دیں۔۔۔ تا کہ انہیں بھی پتا چل جائے۔۔۔ کہ جس انسان کہ اس دنیا سے چلے جانے کہ بعد وہ آنسو بہائیں گی۔۔۔ اپنی زندگی اجیرن کر دیں گی۔۔ اسے ان کی رتی برابر پرواہ نہیں۔۔۔ اگر ماں سے محبت ہے تو دوبارہ سگریٹ کو چھونا بھی مت۔۔۔ بلکہ اس کہ قریب سے بھی مت گزرنا۔۔۔ "وہ اپنی بات مکمل کئے منظر سے غائب ہو گئی۔۔۔ جبکہ وہ کتنی ہی دیر بت کی مانند وہاں کھڑا رہا۔۔۔

اوئے کیا ہوا؟ "احمد اسکہ قریب آیا۔۔۔ اور اسے ترانس کی سی کیفیت"

میں دیکھ اسے جھنجوڑتے گویا ہوا۔۔

"محبت۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔ اور یہ لڑکی کون تھی؟"

پہلی بار کسی نے سگریٹ سے منع کیا۔۔ یار مجھے اس سے محبت ہو گئی۔۔۔ "سرمد نے خوشی سے احمد کو سینے سے لگا لیا اور اسکہ گال چومنے لگا۔۔۔

احمد کو سرمد کی دماغی حالت پہ شبہہ ہوا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اس سے کچھ پوچھتا۔۔ وہ ہوا کہ گوڑھے پہ سوار۔۔ اپنی گاڑی میں سوار ہوئے۔۔۔ اسے بھگا لے گیا۔۔۔

بیوٹیشن ماہی کا میک آپ کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ جب وہ کمرے کا دروازہ کھولے اندر داخل ہوا۔۔۔

اس نے ایک سرسری نگاہ۔۔۔ ڈریسنگ کہ سامنے بیٹھی تیار ہوتی ماہی پہ ڈالی اور اپنا پہلے سے استری شدہ سوٹ تھامتا۔۔۔ باتھ روم میں گھس

گیا۔۔۔

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد وہ شرٹ اور پینٹ پہنے۔۔۔ بالوں کو ٹاول سے سکھاتے باہر آیا۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں مگن چوڑیاں پہن رہی تھی۔۔۔

نہایت ہی خوبصورتی سے کیا گیا میک اپ اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔ وہ قریب کھڑا مسلسل اسے یک ٹک دیکھے جارہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ چوڑیاں پہننے میں مگن تھی۔۔۔

بھائی۔۔۔ جلدی کریں۔۔۔"مومنہ اپنے ہی دھیان میں دروازہ کھولے" اندر داخل ہوئی۔۔۔ پھر کچھ شرمندہ سی ہوئی۔۔۔

ماہی اپنا فراک سمنبھالے۔۔۔ بیڈ پہ بیٹھ گئی جبکہ ہادی شیشہ کہ سامنے آکھڑا ہوا۔۔۔

شرٹ کہ بٹن بند کرنے کہ بعد۔۔۔ہادی نے بال ٹھیک کرنے کیلئے برش تھاما ہی تھا۔۔۔ کہ ماہی اس کہ قریب آ کھڑی ہوئی۔۔۔ اور ہادی

کو کندھوں سے تھامے اسکا رخ اپنی جانب موڑے اسکہ بال سنوارنے لگی۔۔۔

ہادی یک ٹک محبت سے پاش نگاہیں لئے ماہی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ چہرے پہ مسکراہٹ لئے اس کہ بال سنوار رہی تھی۔۔۔ہادی کی نظروں کو مسلسل محسوس کیئے ماہی کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔ جبکہ ہادی اسکہ گالوں پہ آئی لالی دیکھ محفوظ ہو رہا تھا۔۔۔

ماہی نے بال ٹھیک کرتے ہی برش ڈریسنگ پہ رکھا اور ہادی کا فیورٹ پرفیوم تھامے۔۔۔ دو تین سپرے اس پہ چھڑک دیئے۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی۔۔۔ بلکل مسز ہادی لگ رہی۔۔۔ "ہادی نے" محبت سے پاش لہجے میں اسکی تعریف کی اور اسکہ چہرے پہ آئی آوارہ لٹ کو اپنی شہادت کی انگلی سے کانوں کہ پیچھے کیا۔۔۔ جس پہ ماہی نے شرما کر نگاہیں جھکا دیں۔۔۔

بھائی۔۔۔ کہاں گم ہیں جلدی کریں۔۔۔"مومنہ کہ پکارنے پہ وہ حال" میں واپس لوٹا اور ایک نظر بیڈ پہ بیٹھی ماہی کی جانب دیکھا جو نظریں

جھکائے۔۔۔ اپنی مہندی والے ہاتھوں میں جانے کیا تلاش کر رہی تھیں۔۔۔

ہادی اپنی خواہش کا گلہ گھونٹے۔۔۔ سر جھٹکتا ڈریسنگ سے برش اٹھائے بال سنوارنے لگا۔۔۔

💕 ٹھیک آدھے گھنٹے بعد وہ مکمل طور پہ تیار ہوا شیشے کہ سامنے کھڑا اپنا مکمل جائزہ لے رہا تھا۔۔۔

چلیں۔۔۔"مومنہ کہ پکارنے پہ ماہی نے اثبات میں سر کو خم دیا۔۔۔" اور دروازے کی جانب قدم بڑھا دئے۔۔۔

مومنہ تم جاؤ۔۔۔ ہم ابھی آتے۔۔۔"ہادی نے ماہی کی چوڑیوں سے" بھری کلائی تھامے مومنہ کو حکم پیش کیا۔۔۔ جس پہ فورا عمل کرتے وہ منظر سے غائب ہو گئی۔۔۔

ہادی اب ماہی کا رخ شیشے کی جانب کئے۔۔۔ اسکی کمر پہ ہاتھ رکھے۔۔۔ موبائل شیشے کہ سامنے کئے۔۔۔ شیشے میں اپنا اور اپنی محبت کا عکس

دیکھ رہا تھا۔۔۔

مسٹر اینڈ مسز ہادی ٹوگیدر۔۔۔"ماہی نے یک دم اس کی جانب" دیکھا۔۔۔ جبکہ ہادی نے بھی عین وقت اسکی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔۔

کلک کی آواز پہ موبائل کہ کیمرے میں اس یادگار پل کی تصویر قید ہو گئی۔۔۔۔

💕ایک مہینے بعد وقت پر لگائے اپنے دوش پہ اڑتا چلا گیا۔۔۔

اسے ملک ٹیکسٹائلز میں کام کرتے ایک مہینہ ہو چلا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنے سب کام نہایت ہی مہارت سے کرنے لگی تھی۔۔۔

ہادی کہ سامنے کم سے کم آتی اور زیادہ وقت کام میں مصروف رہتی۔۔۔

صالحہ کو اپنی جاب کہ بارے میں وہ روز سب بتاتی تھی۔۔۔

وہ اس وقت بھی عثمان صاحب کہ کمرے میں بیٹھی۔۔۔ امپورٹڈ ٹوائز اینڈ برانڈڈ ڈریسسز کمپنی کی تمام معلومات حاصل کر رہی تھی۔۔۔ جب وہ کیبن کا دروازہ دھڑام سے کھولے اندر داخل ہوا۔۔۔

ماہی !کیا تم مجھے اور ڈیڈ کو اکیلا چھوڑ سکتی۔۔۔ مجھے ان سے کچھ بات کرنی۔۔۔ "وہ جو انگلیوں میں بال پوائنٹ تھامے۔۔۔ اسے نہایت ہی مہارت سے انگلیوں میں گھما رہی تھی۔۔۔ہادی کہ پکارنے پہ اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔ اسکہ چہرے سے پریشانی صاف جھلک رہی تھی۔۔۔

ماہی صوفہ سے اٹھی اور خود کو منظر سے غائب کر گئی۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔ وہ نائلہ۔۔۔ "اور ہادی کہ منہ سے ادا ہونے والے اگلے" الفاظ عثمان صاحب کہ دل پہ خنجر کی ماند لگے۔۔۔ یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے ان کہ دل پہ جلتا سیسہ انڈیل دیا ہو۔۔۔

اس سے پہلے کہ ہادی زمین بوس ہو جاتا۔۔۔ اس نے میز پہ ہاتھ رکھے خود کو کمپوز کرنا چاہا۔۔۔

آمنہ۔۔۔ ماہی کو اندر بھیجو۔۔۔ "انہوں نے کریڈل تھامے آمنہ کو" فون پہ حکم دیا مگر اب کی بار وہ بولے تو لہجے میں تھکن تھی۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے ماہی کیبن کا دروازہ کھولے اندر داخل ہوئی۔۔۔

ماہی بیٹا۔۔۔ ہمیں کہیں جانا ہے۔۔۔ آپ آج اگر واپس جانا چاہتی ہو"
تو چلی جاؤ۔۔۔ "عثمان صاحب ٹوٹے ہوئے لہجے میں گویا ہوئے۔۔۔

لیکن سر آج وہ میٹنگ تھی۔۔۔"ماہی عثمان کہ تاثرات دیکھ سمجھ گئی"
تھی۔۔۔ یقیناً کچھ بہت غلط ہوا ہے۔۔۔ تبھی لہجہ دھیمہ رکھے گویا
ہوئی۔۔۔

"ہاں۔۔۔ میں تو بھول ہی گیا تھا۔۔۔ وہ تو بہت ضروری ہے۔۔۔"

آپ کینسل کر دیں۔۔۔ "وہ سر جھکائے۔۔۔ ایک ہاتھ میز پہ رکھے"
گویا ہوا۔۔۔ماہی کہ جانب اسکی پشت تھی تبھی وہ اسکے تاثرات نہ دیکھ
سکی۔۔۔

نہیں۔۔۔ماہی آج میری جگہ ہادی میٹنگ اٹینڈ کرے گا۔۔۔ آپ تیاری"
"کر لیں۔۔۔

"کیا میٹنگ نائلہ سے زیادہ امپورٹنٹ؟"

جذباتوں سے پیٹ نہیں بھرا جاتا۔۔۔ اگر یہ میٹنگ کینسل ہوئی۔۔۔ تو"

بہت لوس ہوگا۔۔۔ "وہ اپنا کوٹ ٹھیک کرتے کھڑے ہوئے۔۔۔ اور ہادی کا کندھا تھپتھپائے۔۔۔ کیبن سے نکل گئے۔۔۔

وہ اس وقت تھکے ہوئے جواری کی مانند تھا۔۔۔ جو اپنی ساری جما پونجی جوے میں ہار چکا تھا۔۔۔

ہادی نے بائیں ہاتھ سے۔۔۔ پوری قوت سے۔۔۔ میز پہ پڑی فائلز زمین بوس کر دیں۔۔۔

ماہی یک دم دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

جو فائلز کچھ وقت پہلے میز پہ پڑی تھیں۔۔۔ اب وہی فرش پہ بکھری تھیں۔۔۔ گلاس زمین پہ ٹوٹا۔۔۔ کرچیوں میں بکھرا پڑا تھا۔۔۔ اور وہ جھکا کھڑا اپنے اندر کہ غبار کو کم کرنے کی کوشش میں تھا۔۔۔

س۔۔ سر۔۔۔ می۔۔۔ میٹن۔۔۔ میٹنگ۔۔؟ماہی تھوک نگلے۔۔۔ گلے" کو تر کرتی۔۔۔ سہمے انداز میں گویا ہوئی۔۔۔ہادی نے یک دم آنکھوں میں حقارت لئے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

ایک منٹ کی بھی دیر کیئے بغیر اسنے قدم دروازے کی جانب بڑھائے

تھے۔۔۔ جسے بند کیئے۔۔۔ وہ براہراست اسکے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔۔

"سر۔۔۔ میں۔۔۔۔ وہ۔۔۔"

شٹ اپ۔۔۔ جسٹ شٹ اپ۔۔۔ "وہ اپنی شہادت کی انگلی اسکی"

سامنے لہرائے۔۔۔ اسے خاموش ہونے کا حکم دے رہا تھا۔۔۔

مسئلہ کیا ہے آخر تمہارے ساتھ۔۔۔ ہاں۔۔۔ بولو۔۔۔ "اسکی آنکھیں"

تھیں یاں جلتا لاوا۔۔۔

ہادی اسے کندھوں سے تھامے براہ راست اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا

تھا۔۔۔ ایک آنسو لڑکھ

کر گالوں کو بھگو گیا تھا۔۔۔ لیکن یہ کیا۔۔۔ وہ رو رہا تھا۔۔۔ آدمی ہو

کر۔۔۔ مرد؟

اس نے ایک لمحے کی دیر کیئے بغیر ماہی کو خود سے دور کیا اور رخ موڑ

لیا۔۔۔

آئندہ۔۔۔ مجھے۔۔۔ اپنی۔۔۔ شکل نہ دکھانا۔۔۔ "لفظ ٹوٹ کر زباں"

سے ادا ہوئے تھے۔۔۔

میٹنگ کہ بعد مجھے تم نظر نہ آؤ۔۔۔"ماہی کسی ٹرانس کی کیفیت میں"

گھری کھڑی تھی۔۔۔ وہ اپنی بات مکمل کرتا کیبن سے نکل گیا۔۔۔ جبکہ

وہ ابھی بھی وہیں کھڑی تھی۔۔۔

کیا وہ رو رہے تھے؟"ماہی کہ دل میں اک ٹیس سی اٹھی تھی۔۔۔"

لیکن کیوں؟ کس احساس کہ تہت۔۔؟

رشتے اور شیشے دونوں ہی انسانی غفلت سے"

ٹوٹتے ہیں۔۔۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ شیشے

کا متبادل مل جاتا ہے۔۔۔ مگر رشتے کہ متبادل

"رشتے نہیں ملتے۔۔۔

💕 جیسے ہی انہوں نے ہال کی چوکھٹ پہ قدم رکھے۔۔۔ ہال کی سبھی

بتیاں بجھ گئیں اور محض ایک لائٹ انہیں فوکس کرنے لگی۔۔۔

ماہی ایک ہاتھ سے ہادی کا بازو تھامے اور دوسرے میں پرس تھامے۔۔۔ سہج سہج قدم اٹھاتی۔۔۔ اسکہ ہمراہ سٹیج تک آئی۔۔۔

مومنہ اور اندلیب سمیت کومل اور عریشہ۔۔۔ سٹیج کو گھیرے کھڑی تھیں۔۔۔

ہادی نے ابرو اچکا کر وجہ پوچھی۔۔۔

پیسے لگیں گے۔۔۔"ہادی نے ایک ہاتھ سے ماہی کا ہاتھ تھامہ اور اسے" لئے سٹیج پہ چڑھ گیا۔۔۔

دونوں کہ قدم رکھتے ہی وہ ایک ایک کر کہ سٹیج کہ صوفے سے ہٹتی گئیں۔۔۔

بھائی۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔ "کیمرہ مین نے دونوں کو بیٹھنے سے روکا اور" خدا کہ بنائے اس خوبصورت جوڑے کا عکس۔۔۔ اپنے کیمرے میں قید کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

میری نظر کا سفر تجھ پہ ہی آ کہ رکے

"ہیلو۔۔۔"

کیسی ہو؟ "فون پہ مردانہ آواز سنتے ہی وہ ٹھٹک گئی۔۔۔"

"آپ کون ہیں؟"

ایک خوبرو، ہینڈ سم نوجوان۔۔۔ "شوخ لہجے میں کہا گیا۔۔۔"

"مجھ سے کیا چاہیئے۔۔۔؟"

"آپکا وقت۔۔۔"

"فالتو ہوتا تو ضرور دیتی۔۔۔"

اچھی بات ہے۔۔۔ مجھے ویسے بھی ویلے نکمے لوگ نہیں پسند۔۔۔ آپ" تو نہیں نہ۔۔۔؟"ماہی کو یک دم صبح ہادی کی بات یاد آئی۔۔۔ اب تو وہ بھی ویلی ہی تھی۔۔۔ نوکری سے جو ہاتھ گنوا بیٹھی تھی۔۔۔ بھلے ہی اسنے غصہ میں کہا تھا۔۔۔ مگر اسکی غزت نفس اسے گوارہ نہ کرتی تھی کہ وہ دوبارہ وہاں قدم رکھے۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

"واہ۔۔۔"

بس۔۔۔ اب دوبارہ فون نہ کرنا۔۔"ماہی نے بات مکمل کئے کال کاٹ دی۔۔۔ اور ایک نظر اپنی ماں کی جانب دیکھاجو ہاتھ میں تیل لئے۔۔۔ صوفے پہ اسکی منتظر بیٹھی تھیں۔۔۔

کیسی جا رہی جاب؟ "انہوں سے معمول کہ مطابق اسکے سر میں تیل" کی مالش کرتے سوال کیا۔۔۔

"امی وہ۔۔۔ میں نے جاب چھوڑ دی۔۔۔"

کیوں۔۔۔ خیریت۔۔۔ "کومل نے ٹی وی کا والیم دھیمہ کرتے حیرت" سے پوچھا۔۔۔

یوں اچانک۔۔۔ "عریشہ پاپ کارن منہ میں ٹھونستے گویا ہوئی۔۔۔"

بس باس سے جھگڑا ہو گیا۔۔۔ اب نہیں جا سکتی۔۔۔ "کومل اور عریشہ" نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور ہنسی ضبط کئے واپس سے ٹی وی پہ اپنا پسندیدہ ڈرامہ دیکھنے لگیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ اللہ سے دعا کرو۔۔۔ وہ تمہیں پھر سے" ایک اچھی نوکری دلوا دیں گے۔۔۔ "صالحہ نے ماہی کہ سر پہ تیل کی مالش کرنے کے بعد انہیں چٹیا میں باندھ دیا۔۔۔

اچھا۔۔۔ میں سونے جارہی۔۔۔ تم لوگ بھی جلدی سو جانا۔۔۔ "صالحہ" تیل کی شیشی تھامے۔۔۔ کمرے کی جانب چل دیں۔۔۔ جبکہ عریشہ اور کومل نے اک دوجے کی جانب شرارت سے دیکھا۔۔۔

دل پہ پتھر رکھ کہ سر پہ چمپی کر لیا۔۔۔ ہو دل پہ پتھر رکھ کہ سر" پہ چمپی کر لیا۔۔۔ میرے سیاں جی سے آج میں نے بریک اپ کر لیا۔۔۔ "عریشہ نے نہایت ہی سریلی آواز میں گانا گنگنایا۔۔۔ جبکہ کومل اپنی نشست سے کھڑی ہوئی۔۔۔ اور عریشہ کہ گانے پہ ناچنے لگی۔۔۔

کیا تکلیف ہے۔۔۔"ماہی نے پاس پڑا کشن اٹھا کر دونوں کی جانب" اچھالا۔۔۔ جس پہ دونوں رکی اور ہنستے لوٹ پوٹ ہونے لگیں۔۔۔

تبھی موبائل پہ میسج ٹون بجی۔۔۔

اک مصرع ہے زندگی میری

آپ چاہیں تو شعر ہو جائے

میسج اسی نمبر سے موصول ہوا تھا۔۔۔ جس سے ابھی کچھ وقت پہلے کال ریسیو کی تھی۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟"

مجھے کیا مسئلہ ہونا۔۔۔ اچھا بھلا ہٹا کٹا ہوں۔۔۔ "فٹ سے جواب آیا۔۔۔

"لیکن تم ہو کون۔۔۔؟"

"ایک خوبرو ہینڈسم نوجوان۔۔۔"

"لوگ تمہیں کیا کہتے؟"

"لوگ کہتے کہ تم لاکھوں میں ایک پیس ہو۔۔۔"

"بے وقوف۔۔۔ نام کیا ہے تمہارا۔۔۔"

"کیوں پولس میں رپورٹ کروانی۔۔۔"

"تم سے بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔"

"تو پھر شادی کر لو۔۔۔"

"تمیز کہ دائرے میں رہو۔۔۔"

"آپ نے دائرہ بنا کہ ہی نہیں دیا۔۔۔"

"مرو۔۔۔"

آپ پہ تو پہلے سے مرتا "ماہی مسلسل جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔

اس نے آخری جواب پڑھ کر موبائل سائلنٹ پہ لگا دیا۔۔ اور خود سونے کہ لئے کمرے میں چل دی۔۔۔

اس کہ مطابق یہ یقینا کوئی ٹائم پاس کر رہا تھا۔۔ لیکن بہت جلد وہ غلط ثابت ہونے والی تھی۔۔۔

"سرمد۔۔ یار کہاں ہو؟"

"وہیں جہاں ہونا چاہئے۔۔۔"

یہ تم کن چکروں میں پڑے۔۔۔ مجھے احمد بتا رہا تھا کہ۔۔۔ تم کسی" لڑکی سے راستے میں ملے۔۔۔ اور تمہارے مطابق۔۔۔ تمہیں اس سے محبت ہو گئی۔۔۔ اور اب مسلسل تین دنوں سے اسکہ گھر کہ باہر پہرا دے رہے۔۔۔ "وہ لمحے بھر کو رکا سرمد کہ جواب کا منتظر رہا۔۔ جوابا اک آہ بھری گئی۔۔۔

"یار۔۔۔ احمد نے تجھے سچ بتایا ہے۔۔۔ آئی ایم ان لو۔۔۔"

تمہاری آواز سے تو یوں محسوس ہو رہا۔۔۔ جیسے تم کوئی۔۔۔ مجنو" ہو۔۔۔"

ہاں۔۔۔ کہہ سکتے۔۔۔ لیکن یہ مجنو اپنی لیلہ کو حاصل کر کہ ہی دم" لے گا۔۔۔"

"یوں۔۔۔ گھر کہ باہر پہرہ دے کر۔۔۔"

"میں تو اسکی حفاظت کی خاطر ایسا کر رہا۔۔۔"

اف۔۔۔ اچھا ملتا ہوں میں تم سے۔۔۔ "اس کو سرمد کی فکر لاگو ہو" چکی تھی۔۔۔ احمد نے اسے سرمد کہ بارے میں جو معلومات دیں تھیں۔۔۔ اگر وہ سچ میں حقیقت تھی۔۔۔ تو یہ ایک سنگین مسئلہ تھا۔۔۔ لیکن اس کہ پاس اس مسئلہ کا بھی حل موجود تھا۔۔۔

ولیمہ کا فنکشن نہایت ہی شاندار گزرا تھا۔۔۔

ایک لمحہ کیلئے بھی ہادی نے ماہی کو نظروں کہ حصار سے دور نہ کیا تھا۔۔۔ پھر چاہے وہ اسکہ ساتھ بیٹھا ہوتا۔۔۔ یاں اپنے دوستوں کہ درمیاں ہوتا۔۔۔

ماہی کہ گھر سے محض عریشہ اور کومل نے ہی شرکت کی تھی۔۔۔ دل میں ڈر بھی تھا کہ اگر صالحہ آ گئی۔۔۔ تو کیا اسکی محبت کی داستان شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے گی۔۔۔ کیا اسکی محبت کا مقام محض اتنا ہی تھا۔۔۔

لیکن شاید قسمت نے اسکا ساتھ دینے کا ذمہ اٹھایا تھا۔۔۔ تبھی وہ غیر حاضر تھیں۔۔۔ لوگوں نے کئی بار پوچھا تھا کہ آخر لڑکی کی ماں کہ

شرکت نہ کرنے کی کیا وجہ تھی۔۔۔

اور عریشہ سب سے کہتی کہ ان کی طبیعت خراب تھی۔۔۔

لیکن ایسا کیسے ممکن تھا کہ لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع ملا ہو اور انہوں نے وہ موقع گنوا دیا ہو۔۔۔

کون کیا کہہ رہا تھا۔۔۔ اسے اس سے غرض نہ تھا۔۔۔ اسے بس اس بات سے غرض تھا کہ اسے اپنی ماں سے ملنا تھا۔۔۔

لیکن یہ بھی ممکن کہاں تھا۔۔۔ اگر اسکے سسرال میں سے بھی کوئی ساتھ چلنے کا کہتا۔۔۔ تو وہ کیسے انکار کر پاتی۔۔۔ اور انکے ساتھ اپنے گھر جانا۔۔۔ مطلب اپنے ہی پیر پہ کلہاڑی مارنا۔۔۔

لیکن کوئی تھا۔۔۔ ایسا جس کہ پاس ہر چیز کا حل تھا۔۔۔ ایسے میں وہ ماہی کہ دل کی بات نہ جان پاتا۔۔۔ یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔

گاڑی گھر کی جانب رواں دواں تھی۔۔۔ماہی اپنے ہاتھوں کو آپس میں بھینچے۔۔۔ انہیں گود میں ٹکائے۔۔۔ گاڑی سے باہر جھانک رہی تھی۔۔۔

گاڑی میں لگا گیت دونوں کہ دل تک اترتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ہادی نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی ماہی پہ ڈالی اور مسکراتے ہوئے گاڑی روک دی۔۔۔

"یہاں۔۔۔؟"

آپکو یاد آ رہی تھی نہ۔۔۔"ہادی محض مختصر سا جواب دئے۔۔۔ سیٹ" بیلٹ کھولنے لگا۔۔۔

ماہی کو اللہ پاک نے لاکھوں میں ایک شوہر سے نوازہ تھا۔۔۔ جو اسکہ دل کی بات بنا کہے ہی پہچان جاتا تھا۔۔۔

ماہی اپنی ماں سے لپٹ کر خوب روئی۔۔۔

جب دل کا غبار ہلکا ہو گیا تو دونوں واپس ہو لئے۔۔۔

اور باقی کہ سارے راستے اسکے چہرے سے اک سکون جھلکتا دکھائی دیتا رہا۔۔۔ جسے دیکھ ہادی بھی پر سکون ہو گیا۔۔۔

"کیوں کر رہے آپ یہ سب۔۔۔؟"

کیا۔۔ کیا کیا میں نے۔۔۔ "وہ جونہی کمرے کا دروازہ لاک کرنے کہ" بعد پلٹا تو ماہی کو اپنے سامنے۔۔۔ خونخوار نگاہوں سے اپنی جانب دیکھتے پایا۔۔۔

بس۔۔۔ بس بہت ہوا۔۔۔"ماہی کی آنکھ سے آنسو لڑکھ کر گالوں کو" بگھونے لگے۔۔۔ہادی ماہی کہ قریب آیا۔۔۔ اور اسے کندھوں سے تھام لیا۔۔۔

آنسوؤں میں مزید روانی آ گئی اور وہ ہادی کہ سینے میں منہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

ماہی نے ایک ہاتھ سے ہادی کا کالر بہت مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔۔ ایسے جیسے ہادی کہ کھو جانے کا ڈر تھا۔۔۔

دل میں کئی خوف اور وثوثے جنم لے رہے تھے۔۔۔ہادی کی گرفت ماہی کہ کندھوں پہ مزید مضبوط ہو گئی۔۔۔

بڑی مشکل سے پایا ہے

تمہیں اب کھو نہیں سکتی

تمہاری تھی تمہاری ہوں

کسی اور کی ہو نہیں سکتی

ماہی۔۔۔ بس۔۔۔"ہادی نے ماہی کو خود سے الگ کیا اور اسے صوفے"

پہ بٹھا کر پانی تھمایا۔۔۔ ماہی نے ایک گھونٹ بھر کہ گلاس پاس پڑی

میز پہ رکھ دیا۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔؟"ہادی ماہی کا ہاتھ تھامے۔۔۔ انہیں اپنے ہاتھوں سے"

سہلاتے۔۔۔ اپنے ہاتھوں کی گرمائش بخش رہا تھا۔۔۔

یہ آپ پوچھ رہے؟ کیوں۔۔۔ آپ ہی کی وجہ سے۔۔۔ "بات"

ادھوری چھوڑ وہ پھر سے رونے لگی۔۔۔ہادی اسے یوں روتے دیکھ

پریشان ہو رہا تھا۔۔۔ اسکہ مطابق تو وہ اب پرسکون ہو چکی تھی۔۔۔

لیکن شاید اس بار وہ غلط تھا۔۔۔

ماہی کیا ہوا ہے۔۔۔ کیا کیا ہے میں نے؟"ہادی نے نہایت ہی محبت"

سے ماہی کہ قریب ہوتے سوال دہرایا۔۔۔

دور ہٹیں۔۔۔ دوبارہ میرے پاس مت آنا۔۔"ماہی صوفے سے اٹھ" کھڑی ہوئی۔۔۔ وہ ہادی کہ سامنے براہ راست کھڑی تھی۔۔۔

"آخر کیوں۔۔۔؟"

"کیوں کہ۔۔۔ میں نے تمہیں ایسا کوئی حق نہیں دیا۔۔۔"

شاید تم بھول رہی کہ تم نے کل ہی میرا ساتھ تین بار قبول کیا" ہے۔۔۔"

اگر مجھے پتا ہوتا کہ میری شادی آپ سے ہو گی۔۔۔ تو زہر کھا لیتی" مگر کبھی آپکا ساتھ قبول نہ کرتی۔۔۔ "ہادی کہ کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔ وہ یک ٹک ماہی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ جو آنکھوں میں حقارت لئے اسے نفرت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کل سے لے کر ابھی۔۔۔ اس لمحے تک۔۔۔ ایک لمحہ ایسا نہیں۔۔۔" جب۔۔۔ جب مجھے اس بات نے نہ ستایا ہو۔۔ کہ ایک دن ایسا بھی

آئے گا۔۔۔ جب آپ کسی اور کو مجھ پہ فوقیت دیں گے۔۔۔۔ اسے اپنی زندگی میں شامل کر لیں گے۔۔۔ ڈرتی ہوں۔۔۔ ڈرتی ہوں۔۔۔ کہ کب آپ مجھے خود سے الگ کر دیں گے۔۔۔ میرے پہلو میں بیٹھ کر میرے ہی بارے میں سوچیں گے یاں آپکی سوچوں میں کوئی اور ہوگا اور کمرے میں۔۔۔۔ "اس سے زیادہ ماہی کہنے کی ہمت نہ جٹا پائی۔۔۔ اور گھٹنوں کہ بل زمین پہ بیٹھے۔۔۔ پھوٹ پھوٹ کہ رو دی۔۔۔

زین کہ قدم من من بھر کہ ہو گئے۔۔۔ ذرا سا دماغ پہ زور ڈالنے کہ بعد سب کچھ صاف ہوتا گیا۔۔۔

وہ باتیں جو محض ماہی کو چڑانے کیلیئے بولی گئی تھیں۔۔۔ آج اسکی اتنی بڑی سزا مل رہی تھی۔۔۔

اس کی زندگی کا ایک انجانے میں کیا مذاق تھا۔۔۔ جو کہ اب اس کی زندگی کا سب سے بڑا جھوٹ بن چکا تھا۔۔۔ لیکن ماہی اس بات سے انجان تھی۔۔۔

ہادی نے ماہی کی جانب بڑھنا چاہا لیکن اس میں تو اب اتنی بھی ہمت

نہیں رہی تھی۔۔۔ لیکن وہ ہمت ہارنے والوں میں سے نہ تھا۔۔۔

ہادی ماہی کہ قریب پہنچا اور اسے کندھوں سے تھامے۔۔۔ براہ راست اسکی آنکھوں میں جھانکے۔۔۔ ان میں کچھ تلاشنے لگا۔۔۔

ہادی کی آنکھوں کی تپش ماہی کو اپنے گالوں پہ محسوس ہونے لگی۔۔۔

وہ محض ایک مذاق تھا۔۔۔ تم مانو یاں نہ مانو۔۔۔ لیکن یہی سچ ہے۔۔۔ اور تمہارے علاوہ میری زندگی میں نہ کوئی تھا۔۔۔ نہ ہے اور نہ ہی ہوگا۔۔۔" ہر لفظ دانت پیستے غصہ بھرے لہجے میں ادا ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنی صفائی میں محض چند لفظوں کا استعمال کئے۔۔۔ اسے کندھوں سے جھٹک کر خود سے دور کرتا۔۔۔ کمرے سے نکل گیا۔۔۔ جبکہ وہ اسے جاتے دیکھتی رہی۔۔۔

دور منزل ہے راہ گزر تنہا

راستہ ختم ہی نہیں ہوتا

ریزہ ریزہ ہے خواب آنکھوں میں

کیسے کہہ دوں کہ غم نہیں ہوتا

دیکھ اسکو۔۔۔ چوہے جیسے شکل ہو گئی۔۔۔ "اسنے کولڈ ڈرنک کہ "
گھونٹ بھرتے سرمد کی شکایت کرنی چاہی۔۔۔

تم نے اسے بتایا ہے۔۔۔؟ "دوسری جانب سے نہایت ہی اطمینان سے "
سوال کیا گیا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ "محض ایک لفظ بول کر اس نے پھر سے چپ کا روزہ رکھ "
لیا۔۔۔ وہ تینوں اس وقت ایک ہوٹل میں بیٹھے ڈنر کر رہے تھے۔۔۔
اور ہمیشہ کی طرح کسی نہ کسی مسئلہ پہ بحث جاری تھی۔۔۔ اور آج کا
مسئلہ تھا سرمد اور اسکی ایک ہفتے پرانی محبت۔۔۔ جسے اس نے پہلی بار
براہ راست اپنے سامنے تب دیکھا۔۔۔ جب وہ اسے سگریٹ نوسی کہ
نقصنات سے آگاہ کر رہی تھی۔۔۔ اور انہیں اس سے پہلی ہی نظر کی
پہلی محبت ہو گئی۔۔۔

"نام کیا ہے۔۔۔؟"

سرمد۔۔۔ "وہ واپس سے کولڈ ڈرنک کہ گھونٹ بھرنے لگا۔۔۔"

ارے گدھے تیرا نہیں اسکا۔۔۔ "احمد نے قہقہ لگایا۔۔۔ جبکہ اس نے" اسکہ سر پہ چت لگائی۔۔۔

"اسکے سکرو تو پہلے بھی ڈھیلے تھے۔۔۔ اب پورا پاگل ہو گیا۔۔۔"

پاگل اسکا پوچھ رہا۔۔۔ جس کہ پیچھے آپ دیوانے ہو چلے۔۔۔ "احمد" نے فرائس کا ٹکرا منہ میں ڈالا۔۔۔

عریشہ۔۔۔ "سرمد کہ چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔۔۔"

اللہ۔۔۔ دیکھ ذرا۔۔۔ لڑکیوں کی طرح بلش کر رہا۔۔۔ "احمد نے" آنکھیں سکیڑے سرمد کو گھورا۔۔۔ جس پہ دونوں نے بے ساختہ قہقہ لگایا۔۔۔ جبکہ سرمد کچھ خفیف سا شرماتا ہوا مسکرایا۔۔۔

سرمد اپنا ڈنر کرنے کہ بعد گھر کو ہو لیا۔۔۔ جبکہ وہ احمد کو اپنے پلین سے آگاہ کرنے لگا۔۔۔

وہ جانتا تھا سب کیسے ٹھیک کرنا۔۔۔ اور اسے اسکی محبت کسے دلوانی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

💕 وہ سڑک کہ کنارے چلتا ماضی کی ایک ایک بات۔۔۔ ایک ایک غلطی کو یاد کر رہا تھا۔۔۔

میں اگر اس کی جگہ ہوتا تو فورا طلاق دے دیتا۔۔۔"ہادی کہ کانوں" میں کسی نے پرانی یاد کی سرگوشی کی۔۔۔

میری تو بہت سی گرل فرینڈز ہیں۔۔۔ "پھر ایک کہ بعد ایک۔۔۔ یہ" سرگوشیاں بڑھتی گئیں۔۔۔۔

یہ کیا کر دیا ہادی تو نے۔۔۔ "وہ سڑک کہ کنارے بیٹھا۔۔۔ سر کو" ہاتھوں کی متھیوں میں بھینچے۔۔۔ اپنے بتے کل۔۔۔ اپنے ماضی کی غلطیوں کو یاد کررہا تھا۔۔۔

آج اسے احساس ہو رہا تھا۔۔۔ کہ کیوں اللہ نے جھوٹ کو مذاق کہ برابر قرار دیا۔۔۔ مذاق میں بولا گیا جھوٹ۔۔۔ آپکہ آنے والے کل پہ اثر انداز ہو سکتا۔۔۔ اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ۔۔۔ بولنے سے پہلے سوچو۔۔۔ تولو۔۔ جانچو۔۔۔ اور پھر اپنی زباں سے الفاظ ادا کرو۔۔۔

آخر کیا جھوٹ بولا تھا اس نے۔۔۔ جس کی وہ سزا بھگت رہا تھا۔۔۔

وہ میرا نام نہ لے صرف پکارے تو سہی

کچھ بہانہ تو ملے دوڑ کہ واپس آؤں

صبح صبح مؤذن فجر کی آذان دے رہا تھا۔۔۔ جب اسکا موبائل پھر سے بج اٹھا۔۔۔ اس نے آنکھیں ملتے فون کان کہ ساتھ لگایا۔۔۔ کانوں میں رس گھولتی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔

"گڈ مارنگ۔۔۔"

یا اللہ۔۔۔ کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟ "اسے بے انتہا غصہ آیا۔۔۔"

ہائے کتنا اچھا ہوں نہ میں۔۔۔ میری وجہ سے صبح صبح تمہارے منہ" سے پہلا لفظ ہی اللہ کا نام نکلا۔۔۔ "وہ چہکا۔۔۔

"بہت شکریہ ان نیکیوں کا۔۔۔ پلیز تنگ نہ کرو بار بار کال کر کہ۔۔۔

"تو تم بھی تنگ نہ کرو۔۔۔ میری بات مان لو نہ۔۔۔"

"کونسی بات؟"

"شادی کر لو نہ مجھ سے۔۔۔"

کیا پرابلم ہے۔۔۔"ماہی مسلسل جنجھلاہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔"

محبت ہو گئی تم سے۔۔۔ "وہ نہایت ہی محبت سے گویا ہوا۔۔۔ دوسری" جانب ماہی کہ چہرے کی رنگت میں خاصا فرق آیا تھا۔۔۔ وہ تھوک نگلتی گلے کو تر کرنے گی۔۔۔

"اچھا ریڈ کلر کی چوڑیاں پہنا کرو۔۔۔ بلیو کلر اچھا نہیں لگتا مجھے۔۔۔"

وہ فون بند ہی کرنے والی تھی کہ اگلی بات سنتے ہی حیرانی سے آنکھیں باہر کو آ نکلی۔۔۔

اس نے یک دم اپنے ہاتھ میں پہنی چوڑیوں کی جانب دیکھا۔۔۔ اور پھر ارد گرد نظر دھوڑائی۔۔۔

"میں وہاں نہیں ہوں جہاں تم دیکھ رہی۔۔۔"

پھر کہاں ہو۔۔۔ "وہ خود کو نارمل ظاہر کرتی گویا ہوئی۔۔۔"

نظر جھکا کر دل میں جھانکو۔۔۔ "مختصر سا جواب آیا اور کال کٹ"

گئی۔۔۔

ماہی نے اک نظر فون کی جانب دیکھا اور نمبر بلاک کرنے کے غرض سے ہاتھ بڑھائے ہی تھے کہ میسج موصول ہوا۔۔۔

کوشش بھی نہ کرنا۔۔۔ اور بھی سم کارڈز ہیں میرے پاس۔۔۔"ماہی" کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔

وہ موبائل سائڈ پہ رکھے وآپس سے لیٹی ہی تھی کہ دوبارہ میسج موصول ہوا۔۔۔

اب اٹھ ہی گئی ہو تو نماز پڑھ کہ ہی سونا۔۔۔"ماہی نے میسج پڑھتے ہی" ایک نظر چھت پہ لگے پنکھے کو گھورا جو نہایت ہی پر سکون انداز میں جھول کر۔۔۔ گرمی کہ موسم کی تصدیق کر رہا تھا۔۔۔

اس نے وآپس سے آنکھیں موند لیں۔۔۔ لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور جا چکی تھی۔۔۔

لہذا وہ اٹھی اور وضو کئے نماز ادا کرنے کہ لیئے مسلے پہ کھڑی ہو

گئی۔۔۔

یہ لوگ کون ہیں۔۔۔؟ "سرمد نے جونہی کچھ میاں بیوی کو اپنے ایک بیٹے کہ ساتھ گھر میں گھستے دیکھا۔۔ اسکی چھٹی حس نے کچھ غلط ہونے کی تصدیق کی۔۔۔

احمد۔۔۔ میں تجھے لوکیشن سینڈ کر رہا۔۔ جلدی پہنچ۔۔۔ "سرمد نے احمد کہ جواب کا انتظار کئے بغیر ہی کال کاٹ دی اور گھر کی پچھلی جانب کی لوکیشن سینڈ کئے۔۔ گھر کی پچھلی جانب قدم بڑھا دئے۔۔۔

دوسری جانب احمد کہ چہرے پہ ایک فاتحانہ مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

وہ گھر کی پچھلی جانب سے گھر میں جھانک رہا تھا۔۔۔ پہلی نظر ہی اس معصوم سی حور پہ پڑی تھی۔۔۔

عریشہ مسکراتے ہوئے سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔ سرمد کہ دل میں اک ٹیس سی اٹھی تھی۔۔۔

اگر واقعی میں ویسا ہی ہوا جیسا وہ سوچ رہا تھا تو۔۔۔۔؟

کیا ہوا۔۔؟ "احمد نے سرمد کہ کندھے پہ ہاتھ رکھا تو وہ اسکی جانب" متوجہ ہوا۔۔ اور منہ پہ شہادت کی انگلی رکھے اسے خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔۔۔

"مجھے لگتا کہ۔۔۔ عریشہ کی شادی۔۔۔ یہ لوگ اسکہ رشتے کیلئے۔۔۔"

ہر لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر ادا کیا گیا تھا۔۔ سرمد کی سمجھ سے باہر تھا کہ آخر وہ کن الفاظ کا استعمال کرے جس سے احمد اس پہ بیتنے والے قرب کو محسوس کر سکے۔۔۔ تو دوسری جانب احمد کہ چہرے پہ ایک شرارتی مسکراہٹ ابھری جسے وہ نہایت ہی مہارت سے چھپا گیا۔۔۔

"تو۔۔۔ تو یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔"

"مطلب۔۔۔"

مطلب اندر جا کر بول کہ وہ تیری ہے۔۔۔ دیکھ آج اگر تو نہیں بولا" نہ تو۔۔۔ کل کو بہت پچتائے گا۔۔۔ اگر یہ موقع گنوا دیا نہ تو۔۔۔ دوبارہ تیری زندگی تجھے کوئی موقع نہیں دے گی۔۔۔ اس موقع کا فائدہ اٹھا۔۔۔ بول اسے کہ تو اسے چاہتا ہے۔۔۔ "احمد اسے کندھوں سے

www.neweramagazine.com

تھامے بظاہر اسکی آنکھوں میں جھانکتا سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

ہاں۔۔۔ میں جاؤں گا۔۔۔ بتاوں گا۔۔۔ اسکی ماں سے بات کر کہ ہی" رہوں گا۔۔۔ "سرمد کو جوش میں دیکھ احمد کہ چہرے پہ مسکراہٹ ابھری۔۔۔

سرمد احمد سے بغل گیر ہوتا۔۔۔ گھر کہ دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔

تو میرے دل تکدی رویئں

نہ میری تیرے توں نظر ہٹ دی

احمد گانا گنگناتے ہوئے موبائل پہ میسج ٹائپ کرنے لگا۔۔۔

کام ہو گیا۔۔۔ "دوسرے جانب میسج پڑھتے ہی چہرے پہ مسکراہٹ" ابھری تھی۔۔۔

سرمد نے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔ ایک۔۔۔ دو۔۔۔ اور تیسری دستک پہ دروازہ کھل گیا۔۔۔

عریشہ۔۔۔ "اس نے ایک نظر بھی نہ دیکھا کہ آخر دروازہ کھولنے والا"

تھا کون اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا۔۔۔ ڈرائنگ روم تک پہنچا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ آپ میں سے عریشہ کی امی کون ہیں۔۔۔؟ "سرمد نے" اردگرد نظر دھوڑائی۔۔۔ جبکہ ڈرائنگ روم میں بیٹھے سبھی لوگ حیرانگی سے اسکی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

میں ہوں۔۔۔ "صالحہ نے نہایت ہی پر سکون انداز میں مسکراتے" ہوئے جواب دیا۔۔۔

آنٹی وہ۔۔۔ آپ۔۔۔ "احمد دھوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ سرمد" نظریں جھکائے پر سوچ انداز میں الفاظ جمع کر رہا تھا۔۔۔

اگر آج نہ بولا۔۔۔ تو کبھی نہیں بول پائیگا۔۔۔ "وہ خود کلامی میں گویا" ہوا۔۔۔

آنٹی۔۔۔ میں آپکی بیٹی عریشہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ میں جانتا" ہوں کہ یہ بات والدین یاں گھر کا کوئی بڑا فرد کرتا۔۔۔ لیکن میرے والدین دو سال پہلے ہی ایک کار حادثے میں جاں بحق ہو گئے تھے۔۔۔

تب سے ہی میں اکیلا رہتا آ رہا ہوں۔۔۔ میں ایک ویل سیٹلڈ لڑکا ہوں۔۔۔ اپنا گھر ہے اور ایک اچھی جاب بھی ہے۔۔۔ میں آپکی بیٹی سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔ میں عریشہ کو ہمیشہ خوش رکھوں گا۔۔۔"

سرمد نے ایک ہی سانس میں بات مکمل کی اور ٹیبل پہ پڑا پانی کا گلاس ایک ہی گھونٹ میں مکمل ختم کر گیا۔۔۔

پانی ختم کیئے وہ صالحہ کی جانب منتظر نگاہیں لئے دیکھنے لگا۔۔۔ جبکہ باقی سب یک ٹک اسکی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پلیز۔۔۔۔کچھ۔۔۔۔بولیں۔۔۔"الفاظ ٹکروں میں ادا ہوئے تھے۔۔۔"

وہ ڈرا سہما کھڑا صالحہ کہ جواب کا منتظر تھا۔۔۔ جب کہ ڈرائنگ روم میں بیٹھے سبھی لوگ اسکی حالت دیکھ قہقہ لگائے ہنسنے لگے۔۔۔

سرمد نے ایک نظر ان لوگوں کی جانب دیکھا جو عریشہ کیلیئے اپنے بیٹے کا ہاتھ مانگنے آئے تھے۔۔۔ دماغ پہ زور ڈالتے ہی اسے یاد آیا کہ یہ تو انکی یونیورسٹی کی گینگ تھی۔۔۔ جو اب حلیہ بدلے اسکے سامنے بیٹھے ہنس رہے تھے۔۔۔

بیٹھ جا۔۔ "احمد نے اسکہ کندھے پہ زور ڈالتے اسے صوفے پہ بٹھا" دیا۔۔۔

"ہزار بار کہا تھا کہ میری منگنی پہ آ جائیں۔۔ لیکن تو بھی نہ۔۔۔"

سرمد نے سوالیہ نظروں سے سرمد کی جانب دیکھا۔۔۔

یہ کومل کہ گھر والے ہیں۔۔۔ عریشہ کومل کی سہیلی ہے۔۔۔ اور" "تیرے بارے میں بہت پہلے ہی انہیں بتا چکا ہوں۔۔۔

"مطلب۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مطلب ہاں۔۔۔ لیکن پہلے تمہیں عریشہ کو ہم سب کہ سامنے پروپوز" کرنا پڑے گا۔۔"ماہی اپنے نشست پہ پاؤں اوپر کیئے۔۔۔ کشن گود میں دھرتے گویا ہوئی۔۔۔

لیکن وہ کہاں۔۔۔؟ "اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا۔۔۔ کسی نے" اسکہ کندھے کو تھپتھپا کر اپنے ہونے کا ثبوت دیا۔۔۔ جس پہ اس نے مڑ کر دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔

سرمد ہولے سے اٹھتا اسکہ قریب جا کھڑا ہوا۔۔۔

وہ میں آپکی امی سے آپکا ہاتھ مانگنے آیا تھا۔۔۔ "سرمد نے ہچکچاتے" جواب دیا۔۔۔

کونسے گال پہ۔۔۔ "عریشہ کی بات پہ ڈرائنگ روم میں بیٹھے سبھی فرد" نے قہقہ لگایا۔۔۔ جبکہ وہ محض عریشہ کو ہنستے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

کیا تم لوگ موبائل پہ لگے ہوئے۔۔۔ آؤ کوئی مویٔ دیکھتے۔۔۔ "عریشہ" اور کومل نے اسے مکمل طور پہ نظر انداز کیا۔۔۔ماہی نے سی ڈی سائڈ ٹیبل پہ رکھی اور دونوں کو گھوری سے نوازتی۔۔۔ الماری کی جانب بڑھی۔۔۔

میں باہر جا رہی۔۔۔"ماہی مختصر سا بولے۔۔۔ الماری سے پینٹ اور ٹی" شرٹ نکالے باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

اس نے ہلکا سا میک اپ کیا اور بالوں کو کھلا چھوڑ گلے میں دوپٹہ کو مفلر کی صورت لپیٹتی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

میں جا رہی۔۔۔ "اس نے مڑ کر اک نظر موبائل پہ مصروف عریشہ" اور کومل کی جانب دیکھا۔۔۔ جنہوں نے ہاتھ ہلا کر اسے جانے کی اجازت دی۔۔۔ اور وہ غصہ میں پیر پٹختی گھر سے نکل گئی۔۔۔

وہ دروازہ کھولے عثمان صاحب کہ کیبن میں داخل ہوا۔۔۔ جہاں وہ لیپ ٹاپ کہ کیپیڈ پہ انگلیاں چلاتے۔۔۔ کلائنٹس کی میلز کا جواب دے رہے تھے۔۔۔

ہادی ہولے سے مسکرایا اور انکہ سامنے پڑی کرسی پہ بیٹھ ان سے مخاطب ہوا۔۔۔۔

ڈیڈ میں نے تایا ابو سے بات کی ہے۔۔۔ وہ کراچی آ رہے ہیں۔۔۔" انہوں نے کہا ہے کہ اب نائلہ کو وہاں نہ بھیجا جائے۔۔۔ "عثمان صاحب مکمل طور پہ اس کی جانب متوجہ تھے۔۔۔ جواباّ انہوں نے محض اک سرد آہ بھری۔۔۔

آپکا کیا کہنا ہے ڈیڈ؟ ہادی سنجیدہ ہوا ان سے مخاطب ہوا۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی ٹھیک کہہ رہے۔۔۔ میں اب اپنی بیٹی کو مزید تکلیف نہیں دینا" چاہتا۔۔۔ "عثمان صاحب کہ لہجے میں تھکن طاری تھی۔۔۔

جس دن کا ڈر تھا آج وہی ہو رہا تھا۔۔۔ انہوں نے بھی تو برسوں پہلے ایک معصوم کا دل دکھایا تھا۔۔۔ اور آج وہی سب انکی اپنی اولاد کہ ساتھ ہو رہا تھا۔۔۔

ہادی اپنی نشست سے اٹھتا کمرے سے روانہ ہو گیا جبکہ وہ پرانی یادوں میں کھو گئے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہوں نے آنکھیں موندے۔۔۔ سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا۔۔۔ ایک آنسو پلکوں کی باڑ توڑتا۔۔۔ آنکھوں سے بہہ نکلا۔۔۔

ہر عبادت کی قضا ہے لیکن

انسان کا دل توڑنے کی قضا نہیں

ماؤنٹ یونیورسٹی میں طلبہ کا بے حد رش اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ یہ شہر کی سب سے مشہور یونیورسٹی تھی۔۔۔ بابا جانی نے اپنے

لاڈلے سپوت کا ایڈمیشن شہر کی سب سے مہنگی اور بڑی یونیورسٹی میں کروایا تھا۔۔۔ لیکن شاید وہ اس بات سے انجان تھا کہ بابا جانی نے اسکا ایڈمیشن اس لئے کروایا ہے کہ وہ اچھے گریڈز لے کر انکا کام سمنبھالے۔۔۔ لیکن انکے صاجزادے نے نہ صرف کلاسز بنک کیں تھیں۔۔۔ بلکہ ان سے اپنے سبھی گریڈز رکارڈ بھی چھپا رکھے تھے۔۔۔

اور وہ آج بھی ہمیشہ کی طرح کلاس بنک کئے تھا۔۔۔ لیکن اس بار وجہ قدرے مختلف تھی۔۔

بشیر۔۔۔ کیا کر رہا۔۔ کس کو دیکھ رہا۔۔۔؟"بشیر جو کھڑی سے کلاس" میں جھانک رہا تھا۔۔۔ تاشفین کہ پکارنے پہ متوجہ ہوا۔۔۔

اس نے شہادت کی انگلی منہ پہ رکھتے اسے خاموش رہنے کا حکم دیا۔۔۔

بیل کی آواز پہ وہ یک دم چونکا اور کلاس کہ سامنے دیوار پہ ایک پاؤں کی مدد سے ٹیک لگائے۔۔۔ ہاتھ پاکٹ کی جیب میں ٹونسے قدرے سٹائلش انداز میں کھڑا ہوا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novel|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سبھی طلبہ ایک ایک کر کہ کلاس سے باہر نکلتے گئے۔۔۔ اور سب سے آخر میں وہ بیگ کندھے سے لٹکائے۔۔۔ ہاتھ میں رجسٹر تھامے۔۔۔ ڈوپٹہ سر پہ ٹکائے۔۔۔ عثمان سے باتیں کرتی باہر کی جانب آتی دکھائی دی۔۔۔

اس پہ نظر پڑھتے ہی بشیر سیدھا ہوا اور یک ٹک اس کی جانب دیکھے گیا۔۔۔ جبکہ وہ نظریں جھکائے آگے بڑھ گئی۔۔۔

بھائی؟ "عثمان نے بشیر کہ کندھے پہ ہاتھ رکھے اسے اپنی جانب متوجہ" کیا۔۔۔

"یہ لڑکی۔۔۔ تمہاری دوست ہے۔۔۔"

نہیں بس کلاس فیلو ہے۔۔۔ "بشیر نے ایک نظر دور جاتی لڑکی کی" جانب دیکھا جو محض کچھ ہی دنوں میں اسکہ دل پہ قبضہ کر گئی تھی۔۔۔

"نمبر ہے۔۔۔"

"کس کا۔۔۔"

"اسی کا۔۔۔"

بھائی۔۔۔؟ "عثمان نے بشیر کو ایک گھوری سے نوازہ جبکہ وہ مکمل" طور پہ کسی اور ہی دنیا میں گم تھا۔۔۔۔

ایسا پہلی بار نہ تھا کہ اس نے عثمان سے کسی لڑکی کہ نمبر کی فرمائش کی ہو۔۔۔ بشیر کی کئی گرل فرینڈز رہ چکی تھیں۔۔۔ اور عثمان کو لگا شاید اس بار بھی ایسا ہی ہو گا۔۔۔ لیکن وہ اس بات سے انجان تھا کہ اس بار اس کہ دل میں محبت کی آگ جل اٹھی ہے۔۔۔ جسے محض وہی بجھا سکتی تھی۔۔۔

وہ ایک عالیشان مال میں کھڑی طرح طرح کہ کپڑے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسکا کچھ خریدنے کا ارادہ نہ تھا۔۔۔ لہذا وہ ہر سوٹ اپنے ساتھ لگائے شیشے میں اپنا عکس دیکھتی۔۔۔ اور واپس رکھ دیتی۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ میرا نام ولید ہے۔۔۔ لوگ مجھے پیار سے ولی" کہتے۔۔۔"ماہی اپنے عقب سے آنے والی آواز کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔ جہاں ایک چوبیں پچیں سال کا نوجوان۔۔ آنکھوں پہ چشمہ لگائے اسکہ

سامنے کھڑا تھا۔۔۔

تو میں کیا کروں۔۔۔"ماہی نے ہاتھ میں پکڑا سوٹ واپس ہینگ کر" دیا۔۔۔ اور دوسرے سوٹ دیکھنے لگی۔۔۔

"آپ ہی تو پوچھ رہیں تھیں۔۔۔۔"

"کب۔۔۔؟ کس صدی کی بات ہے۔۔۔؟"

کل رات۔۔۔ آہ۔۔۔ میں نے کہا تھا کہ لال چوڑیاں پہننا۔۔۔ آپ" نے تو چوڑیاں ہی پہننی چھوڑ دیں۔۔۔"ماہی کہ سوٹ تھامتے ہاتھ ٹھٹک کر رکئے۔۔۔ وہ یک دم ولی کی جانب مڑی۔۔۔۔

گھنی داڑھی مونچھیں۔۔۔ گورا رنگ۔۔۔ آنکھوں پہ دھوپ سے بچاؤ کیلئے لگایا گیا چشمہ۔۔۔ ایک ہاتھ میں بینڈز اور دوسرے میں گھڑی۔۔۔ ٹی شرٹ اور فیشن ایبل پھٹی پینٹ۔۔۔ ایک ہاتھ جیب میں ڈالے۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے ماہی کہ سامنے چٹکی بجائی۔۔۔

کیا۔؟ بس یہی حال ہوتا سب کا۔۔۔ مجھے دیکھ کر۔۔۔ "ماہی یک دم"

دو قدم دور ہٹی۔۔۔ اس کہ دل میں شدید خوف کی لہر اٹھ آئی۔۔۔

اس نے ایک ہاتھ سے ماتھے پہ آیا پسینہ پونچھا اور دوسری جانب دھوڑنے والے انداز میں قدم بڑھائے۔۔۔ مگر عین وقت وہ اس کہ سامنے آ کھڑا ہوا اور اس کا رستہ روک لیا۔۔۔

بھاگ کیوں رہی۔۔۔ ڈر لگ رہا۔۔۔ "ولی ماہی کی جانب یک ٹک دیکھ رہا تھا۔۔۔ اور ماہی کو خوف کہ مارے پسینہ آ رہا تھا۔۔۔

ویسے شاپنگ کرنے آئی تھی نہ تم۔۔۔ "ولی نے سوٹ تھامتے انکا" مکمل جائزہ لیتے پوچھا۔۔۔۔

کچھ پسند آیا۔۔۔؟ "ولی نے سوٹ ہاتھ میں تھامے۔۔۔۔ماہی سے" سوال کیا۔۔۔

ہاں؟"ماہی کافی حد تک ڈر چکی تھی۔۔۔ ایک شخص جس نے ماہی سے" فون پہ محبت کا دعوہ کیا۔۔۔ جو اسے محض رونگ نمبر یاں ٹائم پاس لگا تھا۔۔۔ آج اسکے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

یہ لو۔۔۔ ریڈ شلوار قمیض۔۔۔ بہت جچے گی تم پہ۔۔۔ "ولی نے ایک" ہاتھ سے ماہی کو چلنے کا اشارہ کیا تو اس نے ڈرتے ڈرتے قدم بڑھائے۔۔۔

دونوں کاؤنٹر تک پہنچے اور ولی نے شاپنگ بیگ ماہی کو تھما دیا۔۔۔ اور اسے لئے مال سے باہر آ گیا۔۔۔

تمہیں مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ لچا لفنگا نہیں ہوں۔۔۔" خاندانی لڑکا ہوں۔۔۔ محبت کرتا ہوں اور ہاں ایک دن شادی بھی کروں گا۔۔۔ "اس کہ چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔۔۔

ک۔۔ ک۔۔۔ کس سے۔۔؟"ماہی نے ڈرتے ڈرتے اردگرد نظر" دھوڑاتے پوچھا۔۔۔

تم سے۔۔۔ "ولی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے یک ٹک اسکی جانب" دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ ٹھٹک کر اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

اس سے پہلے کہ ماہی کچھ بولتی وہ ہاتھ ہلا کر دوسری جانب چل

دیا۔۔۔ اس نے راستے میں آئے پتھر کو ٹھوکر ماری اور مڑ کر ماہی کی جانب دیکھا جو ابھی بھی وہیں ٹرانس کی سی کیفیت میں گھری کھڑی تھی۔۔۔

کیا مجھے آپکا کچھ وقت مل سکتا؟ "بشیر اس کہ سامنے براہراست کھڑا" اجازت طلب لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

جی کیا کہنا۔۔۔؟ "دوسری جانب اس نے کتاب بند کی اور مکمل طور" پہ بشیر کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔ بشیر اسکہ سامنے پڑی کرسی پہ بیٹھا اور الفاظ جمع کرنے لگا۔۔۔

مجھے گھما پھرا کہ بات نہیں کرنی آتی۔۔۔ لہذا میں آپکو بتانا چاہتا" کہ۔۔۔ کہ میں آپ سے "محبت کرتا ہوں۔۔۔ "بشیر نے یک ٹک اسکی جانب دیکھے بات مکمل کی۔۔۔ اپنی دل میں اڈنے والے خیالات اسکہ گوش گزار دئے۔۔۔ جواباً وہ محض مسکرائی

کتنے دن تک رہے گی۔۔۔ ایک مہینہ تین مہینے۔۔۔ یاں زیادہ سے زیادہ ایک سال۔۔۔ سوری لیکن مجھے تم سے ایسا کسی قسم کا کوئی رشتہ نہیں

رکھنا۔۔۔ "وہ ٹیبل سے بکس سمیٹتی بیگ کندھے پہ ڈالے۔۔۔ کتابیں ہاتھ میں تھامے باہر کی جانب مڑی۔۔۔

میں سچی محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔ کچھ بھی کر سکتا ہوں تمہارے" لئے۔۔۔ "اس کہ قدم پل بھر کو رکے۔۔۔ اور وہ واپس اسکی جانب آئی۔۔۔

کچھ بھی کر سکتے ہو نہ۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اس یونیورسٹی کی سب سے" بڑی بلڈنگ سے کود جاؤ۔۔۔ تب سوچ سکتی ہوں میں۔۔۔ کہ کیا کرنا۔۔۔ "وہ بات مکمل کئے لائبریری سے باہر نکل گئی۔۔۔ اور بشیر کہ چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔۔۔

جیسے تمہاری مرضی۔۔۔ "بشیر نے بیگ تھاما اور لائبریری سے نکل" آنرز بلاک کی جانب قدم بڑھا دئے۔۔۔

بادل گرجے تھے اور برسنے کو تیار کھڑے تھے۔۔۔ماہی نے گلے کہ گرد لپیٹا دوپٹہ نکالا اور اسے اپنے سر پہ لینے کہ غرض سے ہاتھ کو خم دیا۔۔۔

مگر عین وقت۔۔۔ دو بائیک پہ سوار نوجوان اس کہ عقب سے گزرے اور اس کہ ہاتھ سے دوپٹہ کھینچ کر اسے اپن ساتھ ہوا میں لہراتے لے گئے۔۔۔

ماہی کا دل دہل گیا۔۔۔ آج سے پہلے ایسا واقعہ کبھی نہ ہوا تھا۔۔۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا سمندر بہہ نکلا۔۔۔ کہ تبھی اللہ نے ایک فرشتہ بھیجا۔۔۔

ماہی نے نظر اٹھا کر دیکھا تو دونوں بائیکس پہ سوار نوجوان زمین بوس ہو چکے تھے۔۔۔ اور وہ آہستہ سے چلتا ماہی کہ قریب آ رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ دونوں کہ درمیان فاصلہ ختم ہوتا کسی نے اسکہ سر پہ پتھر مارا۔۔۔ہادی نے ایک ہاتھ سے اپنا سر تھاما اور واپس انکی جانب مڑا۔۔۔

پیچھے سے وار کس نے کیا۔۔۔"ہادی نے شولا برساتی نظریں چاروں پہ" گاڑہیں۔۔۔

کسی نے جواب نہ دیا۔۔۔

پیچھے سے وار کس نے کیا۔۔ "اب کی بار وہ چلایا۔۔ہادی کہ عقب" میں ایک شخص قمیض جھاڑے کھڑا ہوا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ چوکنا ہوتا ہادی نے ایک پنچ اسکہ منہ پہ دے مارا۔۔ جس پہ وہ لڑکا لڑکھڑاتا دور جا گرا۔۔ باقی کہ لڑکے اپنے دوست کی جانب بڑھے اور بائیک لئے بھاگ گئے۔۔۔

ہادی غصہ میں پیر پٹختا ماہی کی جانب بڑھا۔۔ اور ہاتھ میں پکڑا دوپٹہ اسکہ منہ پہ دے مارا۔۔۔

جن لڑکیوں کو اپنے حسن کی نمائش کرنے کی عادت ہوتی انکا ایسا ہی" حال ہوتا۔۔"ہادی نے شولا برساتی نظریں ماہی پہ گاڑھیں۔۔۔

غلطی انکی نہیں تمہاری تھی۔۔۔ صرف تمہاری۔۔۔ "ہادی اپنی شہادت" کی انگلی اسکہ سامنے لہرائے گویا ہوا۔۔ہادی نے اسکہ ہاتھ میں تھاما ہوا دوپٹہ اسکہ ہاتھ سے چھینا۔۔۔ اور اسکہ گرد اچھے سے لپیٹ دیا۔۔۔

ایک ہاتھ سے ماہی کا ہاتھ تھامتا وہ اسے لئے اپنی گاڑی کی جانب روانہ ہوا۔۔۔ جبکہ وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکہ ہمراہ گاڑی میں جا بیٹھی۔۔۔ آنکھوں سے آنسو نکل کر گالوں کو بھگو رہے تھے۔۔۔ اور وہ یک ٹک سامنے کی جانب نظریں گاڑھے بیٹھی تھی۔۔۔

"میں نے دوپٹہ سر پہ لینے کی نیت سے گلے سے نکالا تھا۔۔۔ میں بے شرم نہیں۔۔۔"ماہی کی بات سنتے ہی ہادی کہ تنے ہوئے ابرو ڈھیلے پڑے اور وہ گاڑی روکے مکمل طور پہ اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

لیکن اگر تم گھر سے ہی دوپٹہ سر پہ اوڑھ کر نکلتی تو شاید یہ حادثہ نہ" ہوتا۔۔۔ ماہی پلیز میں نے جو کہا اس کہ لئے۔۔۔ لیکن اگر وہاں کوئی بھی ہوتا میں یہی کرتا۔۔۔"ماہی نے نظریں جھکا لیں اور پھوٹ پھوٹ کہ رو دی۔۔۔

ہادی نے ڈیش بورڈ سے ایک ٹشو نکال کر ماہی کی جانب بڑھایا اور واپس سے ڈرائیو کرنے لگا۔۔۔

آج سر کا لیکچر تو سر کہ اوپر سے گزر گیا۔۔۔ "وہ یونیورسٹی کہ"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گراؤنڈ میں چلتی اپنی دوست سے مہو گفتگو تھی۔۔۔

لیکن مجھے تو سمجھ آ گیا تھا۔۔۔ "اس نے نہایت ہی اطمینان سے" مسکراتے جواب دیا۔۔۔

یار تم تو ہو ہی جینئیس۔۔۔ "اس نے سحر کی بات پہ قہقہ لگایا۔۔۔"

تبھی دونوں کی نظر اونرز بلاک کہ سامنے لگے رش کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

یہاں کیا ہوا ہے۔۔؟ "سحر نے پریشانی کہ عالم میں رش کی جانب" دیکھا۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔ "سبھی سٹوڈنٹس چھت کی جانب متوجہ تھے اور کچھ لوگ" ہاتھوں میں موبائل تھامے اس سین کو موبائل میں قید کر رہے تھے۔۔۔

جو ہم لوگوں کا بہترین مشغلہ ہے۔۔۔ کسی کی مدد کرنے کہ برعکس ہم اس لمحے کو یاد کہ طور پر موبائل میں قید کرتے۔۔۔ اور سوشل میڈیا

پہ پوسٹ کر لوگوں سے انکی رائے موصول کرتے۔۔۔ اور حکومت پہ تہمت لگاتے۔۔۔

حکومت کو انکی ذمیداریوں سے رونشاس کروانے سے بہتر ہے کہ ہم خود کو درست کریں۔۔ جہاں لوگوں کو مدد کی ضرورت ہو۔۔ وہاں اپنا اول کردار پیش کریں۔۔

اس نے ایک نظر چھت کی جانب دیکھا تو دل دہل کر رہ گیا۔۔ وہ پاگل تھا۔۔ عاشق تھا۔۔ مجنو یاں کون؟

بشیر نے عین وقت اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ چہرے پہ ایک مسکراہٹ لئے اس نے باہیں کھولیں۔۔۔

آئی لو یو صالحہ ۔۔۔ "وہ ہلق کہ بل چلایا۔۔پھر چھت سے چھلانگ لگا" دی۔۔۔

صالحہ کہ کانوں میں گونجتے الفاظ اسکا دل اندر تک چھلنی کر گئے۔۔۔

اس کہ ہاتھ میں تھامی کتابیں زمین بوس ہو گئیں۔۔۔ ایک جاندار چیخ

حلق سے نکلی۔۔۔ وہ اپنی پوری قوت سے اونرز بلاک کی جانب دھوڑی تھی۔۔۔

بشیر کہ کودتے ہی آسمان سے گلاب کی پتیوں کی بارش ہونے لگی۔۔۔ اور وہ ہوا میں لہراتا زمین کہ قریب سے قریب تر ہوتا جارہا تھا۔۔۔ لیکن ابھی تک ایسا کوئی انتظام نہ کیا گیا تھا جس سے کہ اسکی جان کی حفاظت کی جا سکتی۔۔۔ سبھی سٹوڈنٹس دو قدم دور ہٹے تھے۔۔۔ بشیر کہ گرنے سے قبل وہ عین اسی جگہ کھڑی تھی۔۔۔ آسمان سے گلابوں کی پتیاں گرتی اپنی خوشبو اس کہ اردگرد بکھیر رہی تھیں۔۔۔ وہ جھٹکے سے دو قدم دور ہٹی تھی۔۔۔

وہ زمین پہ ادموہ ہوا پڑا تھا۔۔۔ ناک سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔ سر سے نکلا خون زمین کو اپنے رنگ میں رنگ رہا تھا۔۔۔ ہاتھ میں گلاب کا پھول تھامے وہ مسکراتے ہوئے صالحہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ بشیر نے گلاب تھاما ہاتھ اسکی جانب بڑھایا۔۔۔ ایک آنسو پلکوں کی باڑ توڑتا اسکہ گلابی گالوں کو بھگو گیا۔۔۔

صالحہ گھٹنوں کہ بل اسکہ قریب آ بیٹھی اور اسکہ ہاتھوں میں تھامے ،گلاب کو چھونے لگی۔۔۔ ہاتھوں کی کپکپاہٹ، آنکھوں سے بہتے آنسو ،،،کس لیئے، اس انجان شخص کی خاطر

نہیں وہ انجان نہ تھا۔۔۔ وہ صالحہ کی محبت تھی۔۔ جسے وہ یونی کہ پہلے دن سے محبت کرتی آ رہی تھی۔۔۔ لیکن اسے پانے کی خواہش کا اپنے ہی ہاتھوں گلا گھونٹ چکی تھی۔۔۔ اور اب۔۔ اب اسی کی وجہ سے وہ خون میں لت پت زمین پہ پڑا تھا۔۔۔

یک دم ایمبولنس کی آواز اس کہ کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔ اور لمحے بھر میں وہ اسکی نظروں کہ سامنے خون میں لت پت سٹریچر پہ لیٹا ایمبولنس کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

اگر میرے بھائی کو کچھ ہوا۔۔۔ تو میں تمہیں بھی زندہ نہیں چھوڑوں" گا۔۔۔"عثمان اسے وارن کیئے ایمبولنس کی جانب بڑھتا۔ اس میں سوار ہو موبائل پہ نمبر ڈائل کرنے لگا۔۔۔۔

کچھ بھی کر سکتے ہو نہ۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اس یونیورسٹی کی سب سے"

"بڑی بلڈنگ سے کود جاؤ۔۔۔ تب سوچ سکتی ہوں۔۔۔ کہ کیا کرنا۔۔۔

اس کی سماعتوں سے اپنی ہی آواز ٹکرائی۔۔۔ آخر اب وہ کیا کرتی۔۔۔

اس نے ایسا تو ہر گز نہ چاہا تھا۔۔۔ زندگی نے اسے سب سے مشکل دوراہے پہ لا کھڑا کیا تھا۔۔۔

جہاں وہ خود کو مکمل طور پہ بے بس محسوس کر رہی تھی۔۔۔

میں تیرا نام بتاوں کس کو

یہ حال سناوں کس کو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤❤

ماہی کیا ہوا ہے بیٹا؟ کچھ بتاو تو سہی۔۔۔ "ماہی جب سے شاپنگ سے" آئی تھی اس نے خود کو ایک کمرے میں قید کر رکھا تھا۔۔۔ ابھی کچھ ہی لمحے پہلے اس نے دروازہ کھولا تھا اور اب چادر میں خود کو لپیٹے بستر پہ لیٹی مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

امی۔۔۔ اس کو کہیں بخار تو نہیں۔۔۔ "عریشہ نے ماہی کہ ماتھے کو"

چھوا تو واقعی اسے بخار نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔۔۔

اسے اپنے ساتھ لڑکوں کی سرزد کی گئی بدتمیزی سے زیادہ ہادی کہ رویہ اور اسکہ الفاظ نے تکلیف پہنچائی تھی۔۔۔

"جن لڑکیوں کو اپنے حسن کی نمائش کرنے کی عادت ہوتی انکا ایسا ہی حال ہوتا۔۔۔ غلطی انکی نہیں تمہاری تھی۔۔۔ صرف تمہاری۔۔۔"ہادی کہ الفاظ اسکے دل کو چیر رہے تھے۔۔۔ کنیز نے اسکا بخار چیک کیا۔۔۔ پارہ 102 تک جا پہنچا۔۔۔

انہوں نے پریشانی سے ماہی کی جانب دیکھا اور اسے لئے ڈاکٹر کی دکان تک پہنچ گئیں۔۔۔ مگر اس بار وہ دوپٹہ کو سر پہ لپیٹے اپنی ماں کہ ہمراہ ڈاکٹر کہ پاس آئی تھی۔۔۔

❤❤❤

"کیسی ہو؟ "رات کہ دو بج رہے تھے جب اسے پھر سے اسی نمبر سے کال موصول ہوئی۔۔۔ لیکن اس بار وہ انجان نمبر نہ تھا۔۔۔ بلکہ ولید

عرف ولی کا تھا۔۔۔

جوابا ماہی کی سسکی سنائی دی۔۔۔

ماہی۔۔۔ماہی تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ "ولی نے پریشانی کہ عالم میں" پوچھا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔ کس زبان میں بولوں کہ خدارا مجھے" تنگ مت کرو۔۔۔ تم جیسے لڑکے خود کو تو بہت پارسا سمجھتے۔۔۔ اور ہم لڑکیوں کو بے شرم۔۔۔لڑکیوں سے بدتمیزی کر کہ کہتے کہ غلطی ہماری تھی۔۔۔ کیونکہ ہم نے اپنے حسن کی نمائش کی۔۔۔ جبکہ تم لوگوں کی "گندی نظر تو عبایہ پہنے لڑکی کہ جسم کا بھی ایکسرے کر رہی ہوتی۔۔۔

ولی ٹرانس کی سی کیفیت میں گھرا ماہی کی ساری بات سن رہا تھا۔۔۔

ماہی۔۔۔ میرا ایسا کوئی مقصد نہ تھا۔۔۔ میں نے کبھی تمہیں بے شرم" نہیں سمجھا۔۔۔ میں۔۔۔ "وہ ولی کی بات کاٹ سسکتے گویا ہوئی۔۔۔

ولی میں بے شرم نہیں ہوں۔۔۔ میں اپنی نمائش نہیں کرتی۔۔۔ "وہ"

بات مکمل کئے پھر سے رونے لگی۔۔۔

تم سے کس نے کہا کہ تم ایسی ہو۔۔۔؟ "اسکہ لہجے میں تھکن در آئی تھی۔۔

ہ۔۔۔ہا۔ ۔۔۔ہادی س۔۔ سر نے۔۔۔ "با مشکل سسکتے اسنے ہادی کا" نام لیا۔۔۔

میری غلطی نہیں تھی۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ "وہ ایک بار پھر رونے لگی۔۔۔

"اچھا تو ہادی سر کی غلطی کی سزا مجھ بچارے کو دی جا رہی تھی۔۔۔"

وہ بامشکل ہنسا۔۔۔

سوری۔۔۔ "وہ کچھ شرمندہ ہوئی۔۔۔ ولی اسکی شرمندگی محسوس کئے" محفوظ ہوا۔۔۔

ماہی میرا عمل غلط ہو سکتا لیکن ارادہ غلط نہیں تھا۔۔۔ میں چاہتا تو براہ" راست تمہاری امی سے بھی بات کرسکتا تھا۔۔۔ لیکن میں تمہاری پسند

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھی جاننا چاہتا تھا۔۔ میں تمہارے ساتھ اپنی پوری زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔

اور یہی نہیں میں چاہتا ہوں کہ میں جنت میں تمہاری گواہی کہ بعد تمہارے ساتھ داخل ہوں۔۔۔ تم مجھے اپنے ساتھ جنت میں لے کر جاؤ۔۔ کیونکہ یہ حق محض اللہ نے بیوی کو دیا ہے۔۔۔ "ولی جو موقع کی تلاش میں تھا کہ ماہی سے اپنے دل کا حال، اپنے خیالات بیان کرے اسے یہ موقع فراہم کر دیا گیا تھا۔۔۔ جس کا اس نے بھر پور طریقے سے فائدہ اٹھایا تھا۔۔۔ماہی خاموشی سے اسکی ساری بات دھیان سے سنتی رہی۔۔۔ اسے حقیقتاً سکون محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

کیا ایک بات پوچھ سکتا ہوں۔۔۔؟ "اس نے اجازت طلب کی۔۔۔"

ہوں۔۔"ماہی نے محض ہنکار بھرا۔۔۔"

تمہیں کس بات نے سب سے زیادہ تکلیف دی تھی۔۔۔ پلیز بی"

"اونسٹ۔۔۔

انہوں نے جب میرا دوپٹہ غصہ سے میرے منہ پہ پٹکا۔۔۔ انکی" نظروں میں نفرت تھی۔۔۔ ایسا لگا جیسے وہ مجھے کہہ رہے ہوں کہ کس قدر بے شرم ہوں میں۔۔۔ "وہ ایک بار پھر سے رونے لگی۔۔۔

تمہاری ساتھ آج کس قدر بڑا حادثہ پیش آیا ہے۔۔۔ اور تمہیں اس سے رتی برابر فرق نہیں پڑا۔۔۔ تمہیں فرق پڑا بھی تو کس چیز کا۔۔۔ کہ تمہارے ہادی سر نے کیا بولا۔۔۔ "ماہی کی سسکی رکی۔۔۔ ولی کی محض ایک بات نے ماہی کہ رونگٹے کھڑے کر دئے تھے۔۔۔ اس کا روم روم کانپنے لگا تھا۔۔۔ وہ یک ٹک سپاٹ چہرا لئے سامنے لگے شیشے میں اپنا عکس دیکھنے لگی۔۔۔

ایک شیشے اس کہ سامنے تھا جس میں وہ اللہ کی عطا کی گئ آنکھوں سے اپنا ظاہری عکس دیکھ رہی تھی۔۔۔ کس قدر خوبصورت۔۔۔ اور ایک عکس وہ تھا جس سے آج ولی اسے روبرو کروا رہا تھا۔۔۔ کس قدر بد صورت۔۔۔

ماہی آنسو اگر اللہ کی یاد میں بہائے جائیں تو قیمتی موتیوں کی ماند ہوتے"

ہیں۔۔۔ اور اگر اس کہ بنائے گئے بندوں کی خاطر ہوں کو کھارے پانی کہ سوا کچھ نہیں۔۔۔"ماہی کی آنکھ سے آنسو لڑکھ کر گالوں پہ بہہ نکلا۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر آنسوؤں کو چھوا۔۔۔ یہ آنسو قیمتی موتی تھے یاں محض کھارا پانی۔۔۔ اسکا فیصلہ ابھی ہونا باقی تھا۔۔۔

اس دنیا میں دو طرح کہ لوگ پائے جاتے ہیں۔۔۔ ایک جو اپنے رب" کو صرف ضرورت کہ وقت یاد کرتے ہیں اور پھر بھول جاتے۔۔۔ دوسرے وہ جو خوشی اور غم میں اپنے رب کہ پاس رجوع کرتے۔۔۔ اپنی مشکلیں بیاں کرتے۔۔۔ لیکن افسوس کہ تم دونوں میں نہیں۔۔۔ کیونکہ تم نے تو ان کو کبھی یاد ہی نہیں کیا۔۔۔ اور آج بھی اللہ کا شکر ادا کرنے کی بجائے تم اس شخص کیلیۓ آنسو بہا رہی ہو جس نے تمہیں "بے شرم کہا۔۔۔

"انہوں نے میری عزت بچائی تھی۔۔۔"

تو اسے وہاں بھیجا کس نے تھا۔۔۔ "وہ یک دم خاموش ہو گئی۔۔۔"

اس ذات نے ہادی کو ایک مسیحا بنا کر بھیجا تھا۔۔۔ تاکہ تمہیں بری"

نگاہوں سے محفوظ رکھ سکیں۔۔۔ ذرا سوچو تو۔۔۔ وہاں ارد گرد اور کوئی نہیں تھا۔۔ ورنہ لوگ تمہیں یوں دیکھ تمہاری عزت کی دھجیاں اڑا دیتے۔۔۔ اگر پردا ڈالا تو کس نے؟ اللہ تعالی نے۔۔۔"

ماہی کی گردن ندامت سے جھک گئی۔۔۔ وہ آج پہلی بار محسوس کر رہی تھی کہ بظاہر اللہ اگر اس سے اسکہ اعمال کا حساب مانگتے تو وہ کیا جواب دیتی۔۔۔

آج اسے کٹھرے میں کھڑا گیا تھا اور وہ نظریں جھکائے اپنے کئے گئے گناہ کی فہرست سے روشناس ہو رہی تھی۔۔۔ اس کہ پاس اپنے دفاع میں کہنے کیلیئے کچھ بھی نہ تھا۔۔۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنے رب کہ حضور ان سے گڑ گڑا کر معافی مانگتی۔۔۔ تب تک جب تک توبا قبول نہ ہو جاتی۔۔۔

"ابھی بھی وقت ہے ماہی ۔۔۔ اللہ کی پکار سن لو۔۔۔ اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔۔۔ "ولی کی بات مکمل ہوتے ہی جوابا ایک سسکی سنائی دی اور کال کٹ گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤❤

اب کیسی طبیعت ہے۔۔۔ "ہاتھوں کو کمر پہ باندھے وہ رعب دار آواز" میں مخاطب ہوئے۔۔۔ حلیے سے وہ شخص نہایت ہی باوقار اور وجیہہ نظر آ رہا تھا۔۔۔

،چوڑی پیشانی، نظر کا چشمہ، کالے اور سفید ملے جلے رنگ کہ بال گندمی رنگت، سفید شلوار سوٹ میں ملبوس، کندھے پہ ڈالی چادر نفاست سے سیٹ کئے، گردن میں سریا ڈالے وہ براہ راست بشیر سے مخاطب تھے۔۔۔

ٹھیک بابا جانی۔۔۔ "بشیر نظریں جھکائے سٹریچر پہ ٹیک لگائے بیٹھا" تھا۔۔۔ ہاتھوں اور سر پہ پٹی بندھی تھی۔۔۔ جبکہ پاوں پہ پلاسٹر لگا تھا۔۔۔

ہم نے اپنی ساری عمر لگا دی۔۔۔ ان لوگوں کو عیش و آرام کی زندگی" مہیا کرنے کیلیئے۔۔۔ کہ کل کو ہماری اولاد بڑھاپے میں ہمارا سہارہ بنے گی۔۔۔ اور ہمارے صاحب زادے ایک لڑکی کہ پیچھے پانچویں منزل

سے کود گئے۔۔۔ ہماری تربیت کیا یہی تھی۔۔۔ کہ بوڑھے ماں باپ کو اکیلا چھوڑ محض ایک لڑکی کیلئے آپ نے یہ قدم اٹھایا۔۔۔ اور آپ "عثمان۔۔۔ آپ سے ہمیں یہ امید نہ تھی۔۔۔

عثمان کا چہرا ندامت سے جھک گیا۔۔۔ عبداللہ صاحب اپنے کندھے پہ ڈالی چادر ٹھیک کرتے۔۔۔ کمرے سے نکل گئے۔۔۔ جبکہ وہ سٹریچر کہ ساتھ سر ٹکائے سوچنے لگا۔۔۔

بابا جانی کی ہر بات حرف با حرف درست تھی۔۔۔ آخر کیوں اسنے یہ قدم اٹھایا۔۔۔ محض اس لڑکی کی خاطر۔۔ جو ایک بار اسکی عیادت کیلئے بھی نہ آئی تھی۔۔۔

آؤ گے جب تم او ساجنا

انگنا پھول کھلیں گے

❤❤❤

ماہی تم نے جو چیزیں منگوائی تھیں وہ آ گئی ہیں۔۔۔ "عریشہ نے بیگ"

بیڈ پہ رکھتے ماہی کو مخاطب کیا۔۔۔

دوپہر کا ڈیڑھ بج رہا تھا۔۔۔ وہ دوپٹہ کو اچھے سے اپنے ارد گرد لپیٹے بیڈ کراون سے ٹیک لگائے، آنکھیں مونڈے بیٹھی تھی۔۔۔ اس کی کانوں میں ابھی تک ولی کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔

ابھی بھی وقت ہے ماہی۔۔۔ اللہ کی پکار سن لو۔۔۔ اس سے پہلے کہ" دیر ہو جائے۔۔۔ "اس نے یک دم آنکھیں کھولیں۔۔۔

"امی کہاں ہیں۔۔۔؟"

وضو کر رہی ہیں نماز پڑھنے لگیں۔۔۔ "ماہی نے اوڑھی چادر دور ہٹائی" اور صالحہ کہ کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

امی۔۔۔ کیا میں آپ کہ ساتھ نماز پڑھ لوں۔۔۔ "آنکھوں میں آنسو" تھے۔۔۔ ندامت کہ آنسو۔۔۔

ہاں ضرور۔۔۔ جاؤ وضو کر آؤ پھر پڑھتے۔۔۔ "صالحہ نے ماہی کہ" ماتھے پہ بوسہ لیا۔۔۔ وہ باتھ کی جانب بڑھ گئی۔۔۔ اور ہاتھ میں پانی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھرے اللہ کا نام لیتی وضو کرنے لگی۔۔۔

اللہ جی۔۔۔ اللہ۔۔۔ "وہ سسکی۔۔۔"

مجھے معاف کر دیں۔۔۔ معاف کردیں۔۔۔ "وہ سجدے میں چلی گئ"

اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

میں نے کبھی تیری بات نہیں مانی۔۔۔ کبھی بھی۔۔۔ صرف اپنے دل"
کی کی۔۔۔ اپنی نمائش کی۔۔۔ تو نے جو سزا دی۔۔۔ اس میں بہت
بہتری تھی۔۔۔ "ماہی کی سسکی نکلی۔۔۔

وہ سزا نہیں تھی۔۔۔ ماہی۔۔۔ "سجدے میں لیٹے اسے سرگوشی سنائی"
دی۔۔۔

وہ بھی میرے ہی بندے تھے۔۔۔ تیرے طرح میرے احقام ماننے"
سے انکاری تھے۔۔۔ ایک انسان نے ہی دوسرے کو سزا دی۔۔۔ میں تو
"تجھ سے ستر ماؤں جتنی محبت رکھتا۔۔۔ کیسے تجھے سزا دے سکتا۔۔۔
ماہی یک دم سجدے سے اٹھی۔۔۔ آنکھوں سے نکلے آنسوؤں میں مزید

روانی آ گئی تھی۔۔۔ اللہ انسان کی شہہ رگ سے بھی قریب ہوتا۔۔۔
آج وہ بھی اس بات پہ ایمان لے آئی تھی۔۔۔

ہم سب انسانوں کو اپنی زندگی میں ایک نہ ایک وقت رہنمائی کیلئے ایک ایسے انسان کی ضروت ضرور پیش آتی ہے جو ہمیں اچھے برے کہ بیچ فرق سے روشناس کروا سکے۔۔۔ اور ہمیں سیدھے راستے پہ چلنے کی ،تلقین کر سکے۔۔۔ پھر وہ شخص کوئی بھی ہو سکتا۔۔۔ ماں، باپ، بہن بھائی، شوہر، دوست، یاں کوئی مسیحا اور وہ اسکی زندگی میں مسیحا بن کر آیا تھا یاں اللہ کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔۔۔

یا اللہ۔۔۔ مجھے معاف کر دے۔۔۔ میں نے کبھی تیری پکار پہ لبیک" نہیں کہا۔۔۔ کبھی بھی ہاتھ اٹھا کہ تجھ سے دعا نہیں کی۔۔۔ کبھی تیری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ "وہ ایک بار پھر سجدے میں لیٹی بلک رہی تھی۔۔۔ اچانک اسے اپنے سر پہ شفقت بھرا ہاتھ محسوس ہوا۔۔۔ لیکن اس بار اس نے سجدے سے سر نہ اٹھایا۔۔۔ بلکہ سجدے میں بلکتی رہی۔۔۔ وہ شفقت بھرا ہاتھ اسکہ سر پہ ویسے ہی

رہا۔۔ اور آہستہ آہستہ اسکی پریشانی دور کر اسے سکون پہنچانے لگا۔۔

گر مانگا نہیں میں نے

تو کچھ بھی نہیں مانگا

اب مانگ رہی ہوں

تو خدا مانگ رہی ہوں

❤❤❤

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

کیوں آئی ہو تم یہاں۔۔؟ ابھی بھی کچھ باقی رہتا۔۔ "اس سے پہلے" کہ وہ کچھ کہتی عثمان پھر سے تنض کہ تیر چلانے لگا۔۔

اوہ۔۔ تو تم یہاں پہ یہ دیکھنے آئی ہو کہ میرا بھائی مرا یاں نہیں۔۔" ویسے تمہیں جان کر نہایت ہی افسوس ہو گا کہ تمہارا کھیلا ہوا داؤ چوک گیا ہے۔۔ میرا بھائی بلکل ٹھیک ہے۔۔ اب اس سے پہلے کہ میں "تمہارے ساتھ کچھ کر بیٹھوں۔۔ میری نظروں سے دور چلی جاؤ۔۔ عثمان بات مکمل کرتا جونہی بشیر کہ وارڈ کی جانب بڑھا۔۔کنیز بھی اس

کہ پیچھے ہو لی۔۔۔

تمھیں سمجھ میں نہیں آتا۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔۔ "وہ جونہی کمرے کا" دروازہ بند کرنے کیلئے مڑا۔۔ اسے وہ ٹھیک اپنے پیچھے کھڑی۔۔ کمرے میں جھانکتی دکھائی دی۔۔۔

بشیر کی نظر باہر کھڑی صالحہ کی جانب اٹھی تو جھکنا بھول گئ۔۔۔ اور یونہی نظروں کہ تبادلہ میں دونوں نے زندگی ایک ساتھ گزارنے کا فیصلہ کیا۔۔ لیکن شاید قسمت کو یہ فیصلہ منظور نہ تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤❤❤

امی۔۔۔ ہم اللہ کہ بندے ہیں نہ۔۔۔ اللہ ہم سے کیا چاہتا ہے۔۔۔" یہ ہمیں کیسے پتا چلے گا۔۔۔ "وہ صالحہ کہ کمرے میں۔۔ ان کہ بیڈ پہ بیٹھی تھی۔۔۔ اس کا ارادہ تھا کہ آج وہ اپنی ماں کہ ساتھ سوئے گی۔۔۔

وہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھے لیٹی تھی جب اسنے کنیز سے وضاحت

مانگی۔۔۔ اور ماں سے اچھا رہنما اس دنیا میں اور کوئی نہیں۔۔۔

جیسے ایک ماں اپنے بچوں سے محض محبت مانگتی ہے۔۔۔ ویسے ہی اللہ" بھی یہی چاہتا ہے کہ اسکے بنائے ہوئے بندے اس سے محبت کریں۔۔۔ جب ایک انسان اللہ کو بھول دنیا کہ کاموں میں الجھ جاتا ہے نہ تو اللہ "اور انسان کہ بیچ میں ایک دیوار حائل ہو جاتی ہے۔۔۔

پھر کیا کرنا چاہیئے۔۔۔؟ "فٹ سے سوال آیا۔۔۔"

اگر انسان سچے دل سے توبا کرے اور اللہ سے خالص محبت کا دعوا" کرے اور واقع میں اس دعوے پہ کھرا اترے۔۔۔ تو اللہ آہستہ آہستہ اس دیوار کو بیچ سے ہٹاتے جاتے ہیں۔۔۔ اور بندہ بظاہر اللہ کہ روبرو ہوتا ہے۔۔۔ اور یہ وہ وقت ہوتا ہے جب انسان اللہ کی محبت میں مکمل سرشار ہو چکا ہوتا ہے۔۔۔ پھر وہ بس سوچتا ہے اور اللہ اسے نواز دیتا ہے۔۔۔ "صالحہ نے ماہی کہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسے سمجھایا۔۔۔ماہی کی آنکھوں سے آنسو ابل کر آنکھوں سے بہنے لگے۔۔۔

"ہم اللہ کو کیسے بتائیں کہ ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔۔۔؟"

اللہ کہتا ہے کہ میں انسان کہ نفس سے زیادہ اسکہ قریب ہوں۔۔۔"
تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ اللہ خودی جان جائے گا۔۔۔ "ماہی کا
دل چاہا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔۔۔ مگر ضبط کئے ماں کی گود میں
سر رکھے لیٹی رہی۔۔۔

"اللہ کہ پاس عبادت کرنے کیلئے بہت سے فرشتے ہیں لیکن جانتی ہو کہ
ان کو فرشتوں سے زیادہ کس کی عبادت پسند ہے؟ "ماہی نے نفی میں
گردن کو خم دیا۔۔۔

"اپنے پیارے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی
عبادت۔۔۔ "ماہی کا روم روم کانپ گیا۔۔۔ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے
اور صالحہ کی قمیض میں جذب ہوتے گئے۔۔۔

"ہمیں کیسے پتا چلتا ہے امی کہ اللہ نے ہماری توبا قبول کر لی
ہے۔۔۔؟ "اب کی بار وہ بولی تو آواز رندھی ہوئی تھی۔۔۔

"جب تم دعا مانگو اور تمہیں سکون محسوس ہو۔۔۔ تو سمجھ جانا توبا قبول
ہو گئی ہے۔۔۔ "اسے رہنمائی مل گئی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ اللہ کہ ان

خاص بندوں میں شمار ہوتی تھی جنکا دامن تھام اللہ انہیں صراط مستقیم
پہ چلاتے ہیں۔۔۔

آپ مت کریں یہ سب۔۔۔ اس سب سے کچھ حاصل نہیں ہونے"
والا۔۔۔ سوائے دکھ اور تکلیفوں کہ کچھ حاصل نہ ہوگا۔۔۔ "وہ بھرائے
ہوئے لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

میں فیصلہ کر چکا ہوں اور کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ میں ہوں نہ۔۔۔ سب"
ٹھیک کر دوں گا۔۔۔ ہم ہمیشہ خوش رہیں گے۔۔۔ کبھی کوئی دکھ، کوئی
غم تمہیں چھو کر بھی نہ گزر سکے گا۔۔۔ "بشیر اسے کندھوں سے
تھامے براہراست اسکی آنکھوں میں جھانکتے گویا ہوا۔۔۔

"اور آپ کے بابا جانی۔۔۔؟ انکا کیا؟"

میں نے کہا نہ۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ "بشیر نے صالحہ کی"
پریشانی تو دور کر دی تھی مگر خود کشمکش کا شکار ہو چکا تھا۔۔۔

عبداللہ صاحب نے بشیر کی پسند کو رد کر جلد از جلد اس کیلئے ایک امیر کبیر لڑکی کا رشتہ دھونڈنے کا حکم سنایا تھا۔۔۔ لیکن وہ بھی انہی کی اولاد تھا۔۔۔

بشیر فیصلہ کر چکا تھا کہ اسکی زندگی میں شامل ہونے والی لڑکی صرف اور صرف صالحہ ہوگئی۔۔۔ پھر چاہے اسے اپنے باپ کہ سامنے ڈٹ جانا پڑے یاں ان سے بغاوت ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔۔۔ وہ اپنی محبت کو پایا تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لے گا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

"ماہی۔۔۔ کل رات کیلیئے سوری۔۔۔ میں کچھ زیادہ ہی بول گیا۔۔۔"

اس نے جونہی کال ریسوؤ کی۔۔۔ وہ سلام کہ بعد مدع پر آیا۔۔۔

نہیں ولی۔۔۔ بلکہ شکریہ۔۔۔ پہلی بار کسی نے یوں صحیح غلط میں فرق" سمجھایا۔۔۔ تم واقعی اچھے انسان ہو۔۔۔ "ماہی کی آنکھیں اک بار پھر بہنے کو تیار تھیں۔۔۔ وہ اس وقت عصر کی نماز ادا کرنے کہ بعد خود کو چادر میں لپیٹے گھر کہ قریبی پارک میں آئی تھی۔۔۔۔ جب اسے ولی کی

کال موصول ہوئی۔۔۔

تبھی تو تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا۔۔ تاکہ تمہیں ایک" اچھا جیون ساتھی ملے۔۔۔ بلکل جیسے۔۔۔ "اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا ماہی کی نظر اس سے کچھ فاصلہ پہ کھڑے شخص سے ٹکرائی۔۔۔

ہادی سر۔۔۔ "وہ ولی کی بات کاٹ گویا ہوئی۔۔۔"

ماہی کہ منہ سے بے ساختہ ہادی کا نام نکلا تھا۔۔ جو اسکہ سامنے کھڑا کسی سے فون پہ محو گفتگو تھا۔۔۔

کیا؟ "وہ نا سمجھی سے گویا ہوا۔ جبکہ دوسری جانب سے کال کاٹ دی" گئی۔۔۔

"بلکل جیسے ۔۔"

ہادی سر۔۔۔ "ولی کہ دل میں اک ٹیس سی اٹھی۔۔۔ اپنی محبت کہ" منہ سے کسی غیر کا نام سن کر ولی کا دل کرچی کرچی ہو گیا تھا۔۔۔

لیکن اسے اللہ سے کی گئی دعاؤں پہ بھروسہ تھا۔۔۔

آپ یہاں۔۔۔"ہادی کی نظر جونہی ماہی کی جانب اٹھی وہ اسکی جانب" آ گیا۔۔۔۔

جی۔۔۔ "وہ محض ایک لفظ بول۔۔۔ چہرے پہ جھوٹی مسکراہٹ" سجائے۔۔۔ وآپس سے خاموش ہو۔۔۔ اپنا دوپٹہ سر پہ درست کرنے لگی۔۔۔ ہادی نے بغور ماہی کا جائزہ لیا۔۔۔ جانے کیوں آج اس سے نظر ہٹا پانا ہادی کیلیئے مشکل ترین عمل ثابت ہو رہا تھا۔۔۔

ماہی۔۔۔ وہ اس دن کیلیئے۔۔۔ "وہ بات ادھوری چھوڑ ماہی سے سمجھنے" کی توقع رکھنے لگا۔۔۔

کیا؟ کس دن کیلیئے۔۔؟ "ماہی نا سمجھی سے گویا ہوئی۔۔۔"

میں اس دن کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا۔۔۔ آفس میں بھی اور۔۔۔ "وہ" مکمل توجہ سے ہادی کی بات سن، اسکا مفہوم سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ ہادی کی بات مکمل ہوتے ہی وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔

سو۔۔۔ اس دن کیلیئے۔۔۔ "وہ واآپس سے بات ادھوری چھوڑ گیا۔۔۔"

ماہی جانتی تھی کہ وہ شخص کبھی اپنی انا کو ٹھیس نہیں پہنچنے دے گا۔۔۔

تبھی معافی مانگ تو رہا تھا۔۔۔ لیکن ماہی پہ احسان کرتے ہوئے۔۔۔۔

اٹس او کے۔۔۔"ماہی نظریں جھکائے گویا ہوئی۔۔۔"

ہیلو بے بی۔۔۔ "ہادی کہ فون کی بیل بجی۔۔۔ جسے رسیو کرتے ہی وہ" چہکا۔۔۔ جبکہ ماہی کہ کان کھڑے ہو گئے۔۔۔ وہ مکمل طور پہ ہادی کی جانب متوجہ تھی۔۔۔ جبکہ وہ ایک نظر ماہی پہ ڈالتے، شرارتی مسکراہٹ لئے واآپس سے گفتگو میں محو ہو گیا۔۔۔

شرم کر ماں سے کیسے بات کر رہا۔۔۔ "دوسری جانب کنیز بیگم حیران" ہوئیں۔۔

آئی مس یو ٹو۔۔۔ "ان کہ بر عکس ہادی نے بلکل ہی مختلف جواب" دیا۔۔۔

"ہادی کیا بول رہے ہو۔۔۔"

میں بھی یہی سوچ رہا۔۔ جلد ملنے کا پروگرام بناتے۔۔۔"ہادی کی ماں" کنیز بیگم نہایت ہی حیران پریشان سی فون کان کہ ساتھ لگائے کھڑی تھیں۔۔۔ انہیں ہادی کی دماغی حالت پہ شبہ ہوا۔۔۔

ہادی کچھ الٹا سیدھا کھا لیا ہے کیا؟ طبیعت خراب ہو گئی۔۔ یہ کس" قسم کی گفتگو کر رہے۔۔۔ "وہ نہایت ہی سنگین لہجے میں مخاطب تھیں۔۔۔ انکی بات پہ ہادی نے قہقہ لگایا۔۔۔

ماہی نظریں جھکائے اپنے اندر اٹھتے ابال کو کم کرنے کی کوشش میں تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا پھر ملتے ہیں۔۔۔ لو یو۔۔۔ "ہادی نظریں جھکائے اپنی ہنسی ضبط" کرنے کی کوشش میں تھا۔۔۔ جبکہ ماہی اسکہ چہرے پہ نظریں گاڑھے کچھ جانچنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ ہادی جانتا تھا کہ وہ مسلسل ماہی کی نظروں کہ تعاقب میں ہے۔۔ ہونٹوں کو آپس میں بھینچے ہادی نظریں اٹھائے، کسی غیر مرئی نقطے کو گھورنے لگا۔۔۔۔ ہلکی سی لالی گالوں پہ بکھری تھی۔۔۔ جو ماہی سے چھپی نہ رہی۔۔۔ مسکراتے ہوئے

وہ ماہی کو کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتے نظر آ رہا تھا۔۔ جبکہ ہادی ماہی کی نگاہوں کو محسوس کئے اسے مزید چڑانے کی کوشش میں سب کاروائی سر انجام دے رہا تھا۔۔

آہ۔۔۔ "اچانک ایک فٹ بال اڑتا ہوا آیا اور ماہی کہ کندھے کو چھوتا" زمین بوس ہو گیا۔۔۔ ہادی نے ماہی کہ کراہنے پہ نظر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔ چہرے پہ آئی مسکراہٹ سنجیدگی میں تبدیل ہو گئی۔۔۔

لگی تو نہیں۔۔۔ "وہ اسکہ ذرا سا قریب آیا۔۔۔"

سوری۔۔۔ "ایک چھ سالہ بچہ کانوں کو مٹھیوں میں بھینچے، چہرے پہ" مسکراہٹ سجائے، ماہی سے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔ "ماہی نے زمین پر گرا بال ہاتھ میں تھاما اور" دوپٹہ درست کرتی بچے کی جانب ہو لی۔۔۔

آپکا بال۔۔۔"

"ویسے آپکا نام کیا ہے۔۔۔؟

عون۔۔۔ "عون نے اپنی بتیسی دکھاتے اپنا تعارف کروایا۔۔۔"

واہ۔۔، بہت اچھا نام ہے۔۔۔ "ماہی نے عون کہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس کہ بال بگاڑے۔۔۔ جس پہ وہ کھلکھلا کر ہنسا۔۔۔

آپ میرے ساتھ کھیلیں گی۔۔۔ کوئی بھی میرے ساتھ نہیں کھیلتا۔۔۔ "عون نے منہ بسورتے نظریں جھکا دیں۔۔۔۔

ہاں نہ کیوں نہیں۔۔۔ "دونوں بینچ سے کچھ قدم دور چلے گئے۔۔۔"

بال زمین پہ رکھتے۔۔۔ماہی نے عون کا نشانہ رکھتے کک کی۔۔۔ بال عون کہ قدموں کی جانب آ رکا۔۔۔ اس نے بال کو زور دار کک لگائی۔۔۔ بال ماہی کی پہنچ سے دو قدم دور جانے کی کشمکش میں تھا۔۔۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔ اور بال کو پاؤں کی مدد سے روکتی پھر سے ایک کک لگاتی اسکی کوشش رد کر دی۔۔۔

دونوں کو کھیلتا دیکھ ہادی نے اپنا کوٹ اتار پاس پڑے بینچ پہ رکھ دیا اور بازو کہنیوؤں تک چڑھا لئے۔۔۔ عون نے جونہی بال کو کک لگائی۔۔ ماہی بال کی سمت پیچھے کو ہٹی۔۔ یک دم وہ ہادی کہ سینے سے جا لگی۔۔

جو بلکل اسکہ پیچھے کھڑا تھا۔۔ ہادی نے ماہی کہ کندھوں کو تھاما تھا کہ کہیں وہ گر نہ جائے۔۔ عون کہ چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔ ماہی نے بظاہر ہادی کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔ پھر ایک نظر اپنی کندھوں پہ ڈالی جنہیں ہادی نے اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔ وہ یک دم ہادی سے کچھ قدم کہ فاصلے پہ جا کھڑی ہوئی۔۔۔

ہادی بال کی جانب بڑھا۔۔ ایک ماہر فٹ بالر کی طرح وہ بال کو اپنے پاؤں کہ ارد گرد گھمانے لگا۔۔۔

دائیں بائیں، آگے پیچھے، اوپر نیچے۔۔۔

میرا بال۔۔۔ "عون کی سمجھ سے باہر تھا کہ آخر زین کیا کرنے کی" کوشش کر رہا ہے۔۔۔ جبکہ ماہی آنکھیں پھاڑے زین کہ پاؤں کی ہر حرکت دیکھ رہی تھی۔۔۔

تمہارا بال تو اب مرنے لگا۔۔۔ "اس نے عون کو چڑایا۔۔۔"

ان سے میرا بال لیں نہ۔۔۔ "عون نے ماہی کی چادر کا کونا کھینچتے اسے"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی جانب متوجہ کیا۔۔ جو آنکھیں پھاڑے ہادی کہ پاؤں کی حرکت دیکھ حیران ہو رہی تھی۔۔

ماہی نے عون کی جانب ایک نظر دیکھا اور ہادی کی جانب قدم بڑھا دئے۔۔۔

بال دے دیں۔۔۔ "وہ نہایت ہی اطمینان سے نظریں جھکائے گویا ہوئی۔۔۔

ایک شرط پہ۔۔۔ "اس نے بال کو پاؤں کی مدد سے روکا اور ہاتھ میں" تھامتے، ماہی کو گہری نگاہوں سے تکتے، اس سے مخاطب ہوا۔۔۔ وہ جس کام کیلئے آیا تھا۔۔۔ اس پہ عمل درامد کیلئے موقع کی تلاش میں تھا۔۔۔ جو اسے مل گیا تھا۔۔۔

"کیا؟"

آفس واپس جوائن کر لو۔۔۔ "ہادی نے بال کو اپنی ہاتھوں کی گرفت" میں لیا اور اسے ہوا میں اچھال، ایک انگلی پہ گھمانے لگا۔۔

کیوں۔۔۔؟ "ماہی کہ دل نے بیٹ مس کی۔۔۔ تو کیا اب وہ کہنے والا" تھا کہ میرا دل نہیں لگتا۔۔۔ کیوں؟ کیونکہ میں تمہیں چاہتا۔۔۔ بہت محبت کرتا۔۔۔

کیونکہ ڈیڈ چاہتے کہ تم واپس آؤ۔۔۔ اسی لئے میں تمہارے پاس آیا" تھا۔۔۔ "وہ ابرو اچکائے عون کی جانب دیکھ گویا ہوا۔۔۔ جو اس سے اپنی بال جھپٹنے کہ چکر میں تھا۔۔۔ماہی کہ دل میں اک ٹیس سی اٹھی تھی۔۔۔ وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔ تو کیا اسے میری یاد بھی نہیں آئی۔۔۔ کیا اتنی ہی بے معنی ہے میری ذات کہ ہادی نے ایک پل بھی میرے بارے میں نہ سوچا۔۔۔

سوری۔۔۔ لیکن مجھے اب کسی جاب کی ضرورت نہیں۔۔۔ "ماہی ہادی" کہ قریب آئی، اس سے بال جھپٹتے عون کو تھمایا اور دوپٹہ ٹھیک کرتی واپس ہولی۔۔۔ جبکہ وہ اسے جاتا دیکھ آنکھوں میں چمک لئے مسکرانے لگا۔۔۔۔

آؤ گی تو تم ضرور۔۔۔ ایسے نہیں تو ویسے۔۔۔ "عون ہادی کی جانب"

www.neweramagazine.com

غصیلی نظریں گاڑھے اسے کھڑا دیکھ رہا۔۔ اس نے ایک نظر عون کی جانب دیکھا اور مسکراتے ہوئے اسکے بال بگاڑنے لگا۔۔۔

لیکن ہادی کی اگلی حرکت دیکھ عون کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اور آنکھیں باہر کو آ نکلی۔۔۔

❤❤❤❤❤

آج آپکی وجہ سے ہمارا سر شرم سے جھک گیا ہے۔۔۔ "انھوں نے" ہاتھ میں تھامے کاغذ بشیر کہ منہ پر دے مارے جو انکے سامنے نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

بشیر کی حرکت سے یونیورسٹی کا نام خراب ہونا کا خطرہ تھا۔ لہذا اسکا نام یونیورسٹی سے خارج کر دیا گیا تھا۔۔ اور یہی نہیں بلکہ اسکے پچھلے ڈھائی سال کہ رزلٹ رکارڈ بھی عبداللہ صاحب کو دکھائے گئے تھے۔۔۔

وہ ندامت سے سر جھکائے اپنے باپ کہ سامنے کھڑا تھا۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں بابا جانی۔۔۔"

ہماری نظروں سے دور ہو جائیں۔۔۔ اس سے پہلے کہ ہم کچھ کر بیٹھیں۔۔۔ "انہوں نے رخ موڑے حکم پیش کیا۔۔۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے بابا جانی۔۔۔ "وہ منت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

بولیں۔۔۔ "وہ رخ موڑے گویا ہوئے۔"

بابا جانی۔۔۔ میں چاہتا ہوں آپ صالحہ کہ گھر میرا رشتہ لے کر جائیں۔۔۔ "وہ اٹل لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

ہم آپ کا حکم ماننے کہ پابند نہیں ہیں۔۔۔ "اپنی بات مکمل کئے انہوں نے قدم باہر کی جانب بڑھا دئے۔۔۔

میں بھی پھر آپکی کوئی بات نہیں مانوں گا۔۔۔ "وہ باپ کی جانب متوجہ ہوئے اٹل لہجے میں بولا۔۔۔ عبداللہ صاحب ٹھٹک کر رکے۔۔۔ انہوں نے اپنے بائیں پیر سے بشیر کی زخمی ٹانگ پہ چوٹ دی۔۔۔ وہ لڑکھڑایا لیکن باپ نے تھام لیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسے ہیں آپ ہمارے بغیر۔۔۔ آپ کے پاس دو ہی صورتیں ہیں۔۔"
پہلی۔۔ اس لڑکی کو چھوڑ دو۔۔۔ بھول جاؤ۔۔۔ ہم آپ کیلئے اس سے بھی قابل اور خوبصورت لڑکی تلاش کریں گے۔۔۔ "وہ عبداللہ صاحب کا ہاتھ چھوڑ اپنے سہارے کھڑا ہوا۔۔۔

اور دوسری؟ "وہ بظاہر انکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔۔۔"

دوسری۔۔۔ اپنے باپ اور بھائی کو چھوڑ، اس دھن دولت کو" چھوڑ۔۔۔اس لڑکی کہ پاس چلے جاؤ۔۔۔ "وہ ہاتھوں کو ہوا میں لہراتے ایک ایک اشیاء کی جانب اشارہ کرتے اس سے مخاطب تھے۔۔۔ بات مکمل کئے وہ دروازے کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

جیسی آپکی مرضی۔۔۔ "انکہ چہرے پہ خفیف سی مسکراہٹ ابھری۔۔۔ وہ کمرے سے نکل گئے۔۔۔ جبکہ وہ انہیں جاتا دیکھ مسکرانے لگا۔۔۔

❤❤❤❤❤

وہ ابھی ذرا سا ہی چلی تھی کہ ولی اسکہ سامنے اسکا راستہ روکے گانا

گنگناتے رکس کرنے لگا۔۔ ماہی نے دوپٹہ کہ پلو سے ہادی کی جانب سے دیئے گئے آنسو صاف کئے۔۔۔ ہوا میں ہاتھ لہراتے کبھی وہ بھنگڑا ڈالتا تو کبھی بریک ڈانس کی ٹانگیں توڑتا۔۔۔

کچھ لمحے وہ اک ٹک ولی کو دیکھے یہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ آ خر وہ کرنا کیا چاہ رہا۔۔۔

کچھ لمحے گزرے ماہی کا موڈ مکمل طور پہ بدل چکا تھا۔۔ وہ ولی کو ناچتا دیکھ ہنس ہنس کر دہری ہو رہی تھی۔۔ جبکہ وہ مکمل طور پہ ناچنے میں مگن تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس کرو ولی۔۔۔ "ہنسنے کی وجہ سے ماہی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جنہیں پلو سے صاف کرتے ماہی نے ولی سے گزارش کی۔۔۔

کیا ہوا۔۔ پسند نہیں آیا۔۔؟ "ولی پہلے تو منہ بسورتے بولا۔۔۔ پھر" ابرو اچکائے ماہی کو ہنستا دیکھ گھورنے لگا۔۔۔

جوکر ہوں میں۔۔۔ سرکس میں آئی تم۔۔؟ "ولی کمر پہ ہاتھ رکھتے"

مکمل طور پہ زنانیوں کی طرح گویا ہوا۔۔ماہی پھر سے ہنسنے لگی۔۔۔

ولی نے محبت سے پاش نظریں ماہی پہ گاڑھیں اور جیب سے موبائل نکالتے ماہی کا ہنستا چہرا ہمیشہ کیلئے اپنے موبائل میں قید کر لیا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے؟"

اپنی فیوچر زوجہ محترمہ کی تصویر اپنے فون میں قید کر رہا۔۔ میں" اسے بڑا کر کہ اپنے روم میں لگواؤں گا۔۔ جب تیمور اور عنایہ بڑے ہوں گے تو انکو ہماری محبت بھری داستان سناؤں گا۔۔۔"

تیمور اور عنایہ کون؟ "ماہی اپنے جوتوں سے مٹی کھرچتے ہوئے گویا" ہوئی۔۔۔

ہمارے بچے۔۔۔ "ولی بتیسی دکھاتے ہوئے ذرا سا شرما کہ گویا ہوا۔۔۔"

جبکہ ماہی یک دم ولی کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔ وہ اپنی محبت میں کس حد تک آگے جا چکا تھا۔۔۔ اس نے ولی کی جانب دکھ سے دیکھا۔۔۔

"ولی۔۔۔ یہ ممکن نہیں۔۔۔"

تمہاری قسمت تم نے نہیں لکھی۔۔ "وہ منہ بسورتے گویا ہوا۔۔۔"

تو تم نے بھی نہیں لکھی۔۔۔ "وہ چڑ کر بولی۔۔۔"

"جانتا ہوں اللہ تعالی نے لکھی ہے۔۔۔"

تو تمہیں کیا کال کر کہ بتایا انہوں نے کہ میں تمہاری بیوی بنوں گی۔۔۔ "ماہی نے سر جھٹکا۔۔۔

ایک چیز کا حق اللہ نے اپنے بندوں کو بھی دیا ہوتا۔۔۔ دعا کا۔۔۔"

"میں تمہیں مانگ لوں گا۔۔۔

"تو میں بھی مانگ لوں گی نہ۔۔۔"

"مجھے۔۔۔"

نہیں ہادی سر کو،،،، "ماہی کا دل یک دم باہر آیا۔۔۔ ولی کہ دل میں" اک ٹیس سی اٹھی۔۔۔ وہ زخمی نگاہوں سے ماہی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ ابھی تک سپاٹ چہرے لئے اپنے کہے الفاظ پہ غور کر رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو کیا وہ اقرار کر چکی تھی۔۔۔ اپنی محبت کا۔۔۔

میری زندگی پہ اگر کسی کا حق ہے تو صرف تمہارا۔۔۔ اور تمہیں تو" میں حاصل کر کہ رہوں گا۔۔۔ "وہ ذرا سا اسکی جانب جھکا۔۔۔

تمہاری شادی ہو گی۔۔۔ تو صرف مجھ سے۔۔۔ یاد رکھنا۔۔۔ "ولی" بات مکمل کئے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے روانہ ہوگیا۔۔

ولی کا اعتماد دیکھ اسکا اپنا اعتماد اڑن چھو ہو گیا۔۔۔ وہ سپاٹ چہرا لیا اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤❤❤❤❤

بشیر نے ساری دھن دولت کو ٹھکرا کر صالحہ سے وفا نبھانے کا فیصلہ لیا۔۔۔ عبداللہ صاحب کو بہت غصہ آیا۔۔۔ انہوں نے تہش میں آ کر اسے گھر کہ ایک کمرے میں بند کر، اسکا کھانا پانی بند کر دیا تھا۔۔۔

دو دن بھوکا رہے گا تو خودی عقل ٹھکانے آ جائے گی۔۔۔ "لیکن وہ" شاید انجان تھے کہ بشیر کی رگوں میں دوڑنے والا خون انھی کا ہے۔۔۔

اگر انہیں اپنی انا عزیز تھی، تو بشیر کو بھی اسکی محبت اور وعدہ کئی گناہ عزیز تھا۔۔۔

لہذا وہ گھر کو الوعدہ کہتا گھر سے ہمیشہ کیلئے روانہ ہوگیا۔۔۔ کبھی نہ واپس آنے کیلئے۔۔۔

کمرے کا رواذہ توڑ، کندھے پہ بیگ ڈالے، جس میں کچھ کپڑے موجود تھے۔۔۔ اس نے دروازے سے باہر قدم بڑھا دئے۔۔۔۔ شاید قسمت نے بھی اسکا ساتھ دینے کا ذمہ اٹھایا تھا۔۔۔ تبھی عثمان اور عبداللہ صاحب اپنے کمرے میں گہری نیند کی آغوش میں تھے۔۔۔

پل بھر کو باہر کی جانب اٹھے قدم رکے۔۔۔ اس نے مڑ کر ایک نظر اپنے عالیشان محل نما گھر پہ دوڑائی۔۔ کندھے پہ ڈالا بیگ ایک ہاتھ سے گھر میں پھینکتے وہ گھر سے ہمیشہ کیلئے روانہ ہو گیا۔۔۔ اس بات سے انجان کہ اگلی بار جب وہ یہاں قدم رکھے گا تو سب کچھ ہمیشہ کیلئے ختم ہو چکا ہو گا۔۔۔۔

کسی ملازم میں بھی اتنی جرات نہ تھی کہ وہ اسے جانے سے روک

سکتا۔۔۔ لہذا عبداللہ کہ کمرے میں جا کر بشیر کہ روانہ ہو جانے کی خبر ان کہ گوش گزار دی۔۔۔ انہوں نے شولہ براساتی نظریں اپنے ملازم پہ گاڑھیں اور پیر پٹختے کمرے سے روانہ ہو گئے۔۔۔

اب انہیں اس شرط پہ عمل درامد ہونا تھا جس کو مان کر انکا بیٹا انہیں چھوڑ گیا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤

عبداللہ صاحب نے کڑی محنت کہ بعد عزت اور دولت کمائی تھی۔۔۔ انکی شادی زقیہ بیگم سے بیس سال کی عمر میں ہوئی تھی۔۔۔ جب ان کہ پاس سوائے سر پہ چھت اور دو وقت کی روٹی کہ اور کوئی شے نہ تھی۔۔۔

شادی کہ ٹھیک تین مہینے بعد کنیز بیگم کو خوشخبری سنائی گئی۔۔۔ اس خبر کہ سنتے ہی عبداللہ صاحب نے سجدہ شکر ادا کیا،،،

عبداللہ کیلئے یہ بچہ نہایت ہی خوش قسمت ثابت ہوا تھا۔۔۔ بچے کہ دنیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں آنے سے قبل انہوں نے ایک محل نما کوٹھی خریدی تھی۔۔۔ اور بیوی سمیت وہاں منتقل ہو گئے۔۔۔ اور یوں انکی اولاد نے ایک کوٹھی میں آنکھ کھولی تھی۔۔۔

جس کا نام بشیر رکھا گیا تھا۔۔۔ اور پھر انکی زندگی میں عثمان آیا۔۔۔

انہوں نے کبھی اپنی اولاد کو کوئی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی۔۔ اور آج انکی اسی اولاد نے انہیں سر بازار رسوا کیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤❤❤❤❤❤❤

الفاظ میں پڑ جائے گی جب جان مکمل ،

لے آئیں گے ہم عشق پہ ایمان مکمل

آ جائے میرا نام تیرے نام کے ہمراہ ،

ہو جائے کسی روز تو پہچان مکمل

بشیر نے اپنے کہے کا پاس رکھا۔۔۔ اور صالحہ کہ ساتھ نکاح کر، اپنی بے نام محبت کو ایک پاک رشتے میں باندھ لیا۔۔۔

وہ اس وقت ہوٹل کہ ایک کمرے میں سجھی دھجی بیٹھی تھی۔۔۔
دروازے پہ دستک سنتے ہی وہ یک دم دروازے کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔ جہاں سے اب وہ داخل ہو رہا تھا۔۔ جسے پانے کی خواہش کو وہ اپنے دل میں دفن کر کہ رکھتی آئی تھی۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی۔۔۔ "بشیر محبت سے پاش لہجے میں گویا" ہوا۔۔۔ اپنے دائیں ہاتھ سے صالحہ کا بائیاں ہاتھ تھام ایک خوبصورت اور نفیس انگوٹھی کو اسکی انگلی کی زینت بنایا۔

صالحہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ بشیر نے شہادت کی انگلی سے صالحہ کی پوروں سے اشکوں کی بوندیں چن لیں۔

نہیں۔ اب کبھی نہیں۔ "صالحہ کہ آنسوؤں میں مزید روانی آ گئی۔۔۔"
بشیر نے اسے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔ وہ اس سے لپٹ کر رونے لگی۔۔۔
اسکا ہر ایک آنسو بشیر کہ دل کہ ٹکرے کر رہا تھا۔۔

اب کیا ساری رات تم روتی رہوگی۔ "وہ نہایت ہی معصومانہ انداز سے" گویا ہوا۔۔

صالحہ اس سے دو قدم دور ہٹی۔۔

یقین نہیں آ رہا۔ "بشیر نے صالحہ کی انگلیوں کو اپنے ہاتھ کی انگلیوں" میں پیوست کیا۔۔ وہ یک ٹک اک دوجے کی آنکھوں میں جھانک رہے تھے۔۔

بشیر ہولے سے اسکہ مزید قریب ہو، اسکی قربت محسوس کرنے لگا۔۔
جبکہ صالحہ کی دل کی دھڑکنیں اتھل پتھل ہو چکی تھیں۔۔

اب دونوں نے ساری زندگی ایک دوجے کی قربت میں زندگی گزارنی تھی۔۔لیکن شاید۔ قسمت کچھ اور ہی فیصلہ کئے بیٹھی تھی۔۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️

صالحہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی۔ وہ جب تین سال کی تب ماں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔۔

ایسے میں بیوہ مامی جان شگفتہ نے اسے سہارا دیا۔۔۔

شگفتہ صالحہ سے اپنے دکھ بیاں کرتی اور صالحہ مامی جان سے۔۔۔ زندگی

اپنے ڈگر سے گزرتی جارہی تھی۔۔۔ جب شگفتہ کو ایک جان لیوا مرض نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔۔ وہ اس مرض کا مقابلہ نہ کرسکیں۔ ۔۔اور جلد ہی خالق خدا سے جا ملیں۔۔

صالحہ مکمل طور پہ اکیلی ہو چکی تھی۔ لیکن حونسلہ نہ ہارتے ہوئے اس نے یونیورسٹی میں سکالرشپ پہ ایڈمیشن لیا۔۔ وہ ہاسٹل میں رہتی تھی۔ گزر بسر کیلئے ایک پارٹ ٹائم جاب شروع کی تھی۔۔

ایسے میں وہ بشیر سے ملی۔۔ ہر کسی کہ منہ پہ بشیر کی گرل فینڈ سرکل کی خبریں ہوتیں تھیں۔۔

لیکن آخر کار بہت سے مصیبتوں کہ بعد دونوں نے ایک دوسرے کہ رشتہ کو ایک پاک رشتے میں باندھ لیا تھا۔۔

زندگی بشیر کی قربت میں نہایت ہی حسین گزر رہی تھی۔۔ دونوں کراچی سے لاہور شفٹ ہو گئے۔۔۔ جہاں وہ دو جابز بیک وقت کر رہا تھا۔۔ صالحہ کو وہ زندگی کی ہر آسائش دینا چاہتا تھا۔۔ جس میں وہ کامیاب بھی ہو رہا تھا۔۔

❤❤❤❤❤

صبح صبح وہ واک کی غرض سے نکلی تھی۔ صبح کی تفریح سے انسان میں سکون کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ وہ تازہ ہوا کہ جھونکوں سے لطف اندوز ہوتی جسمانی توانائی بھی حاصل کر رہی تھی۔ ہر اک شے اللہ کی حمد و ثناہ کئے اپنے جلوہ دکھائے خدا کی رحمتوں سے اشناہ کروا رہی تھیں۔

عین وقت ہادی جاگنگ کرتا اسے اپنی جانب بڑھتا دکھائی دیا۔۔ وہ ٹھٹک کر رکی۔

سپورٹس شوز، ڈھیلی شرٹ، ٹراوزر پہنے وہ جاگنگ کرتا اسکے قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا۔

ماہی کو کل کا اقرار یاد آیا۔۔۔ وہ یک دم پلٹی تھی۔۔

یا اللہ یہ کیوں ہر جگہ آ جاتے ہیں۔۔۔ "بازو سینے پہ باندھے وہ اپنی" سدھ میں چلنے لگی۔۔۔ جب ہادی اسکہ قریب سے گزرا۔۔۔

ہادی نے پل بھر کیلیئے مڑ کر دیکھا۔۔ ماہی کہ ہوش اڑ گئے۔۔ وہ جتنا

اس شخص سے دور جانے کی کوشش کر رہی اتنا ہی قسمت دونوں کو ملا رہی تھی۔۔۔ ہادی ٹھٹک کر رکا۔۔۔ پھر قدم اٹھاتا اسکی جانب آ گیا۔۔۔

"گڈ مارننگ۔۔۔ کیسی ہیں آپ؟

لمحے بھر کو اس کہ قریب رکتے وہ خوش گوار موڈ میں گویا ہوا۔ جیب سے رومال نکالتے وہ ماتھے پہ آیا پسینہ پونچھنے لگا۔۔

اسلام علیکم۔ ٹھیک ہوں۔۔ "ہادی پل بھر کو شرمندہ ہوا۔ مگر ماہی کو" یوں سلام میں پہل کرتا دیکھ، اسے خاصی خوشی اور اطمینان محسوس ہوا۔

"وعلیکم اسلام۔ واک پہ آئیں تھیں۔؟"

جی۔ آپ شاید کافی تھک چکے۔؟ "جاگنگ کی وجہ سے ہادی کا سانس" پھول چکا تھا۔ لہذا وہ لمبے لمبے سانس لیتا خود کو نارمل کر رہا تھا جب ماہی کی بات سن ہولے سے ہنس دیا۔

یہ تو روز کا معمول ہے۔ بس آج جلدی میں پانی والی بوتل گاڑی میں" چھوٹ گئی تھی۔ اب پیاس سے برا حال ہو رہا ہے۔ "ایک بار پھر ہادی

نے ماتھے پہ ہاتھ پھیرتے امڈ آنے والے پسینہ کو صاف کیا۔

جانے کس احساس کہ تہت ماہی نے ہولے سے رومال ہادی کے ہاتھ سے جھپٹا۔ اسکہ ماتھے پہ پھیرتے پسینہ صاف کرتی وہ بظاہر اسکی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔۔ جھیل سی آنکھیں۔ محبت سے بھرپور جذبہ لئے اسکہ چہرے پہ ٹکی تھیں۔

جبکہ وہ ٹکٹکی باندھے اسکی جانب مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔

دن با دن ماہی اسکے دل میں گھر کرتی جا رہی تھی۔۔ جسے جھٹلانے کی کوشش میں وہ خوار ہو رہا تھا۔۔

دونوں اردگرد سے بے گانہ یک ٹک اک دوجے کی آنکھوں میں جھانک رہے تھے۔

مسکرانے کی وجہ تم ہو

دل لگانے کی وجہ تم ہو

اچانک اک بال اڑتا ماہی کے قریب آتا اسکی کمر سے ٹکرایا۔ جس سے

وہ ہادی کہ سینے سے جا لگی۔۔

آر یو اوکے۔ "اسے کندھوں سے تھامتے ہادی نے بظاہر اسکی آنکھوں" میں جھانکا۔ پھر اپنی حرکت پہ شرمندہ ہوتا اس سے دو قدم دور ہٹا۔

ماہی آپی۔ "عون بال کی تلاش میں دونوں کی جانب آیا۔ ماہی کو دیکھ" گویا اسکی باچھیں کھل گئیں۔۔

ماہی نے اسے سینہ میں بھینچ ڈھیر سا پیار کیا۔

کیسے ہو۔ "اسکہ بال بگاڑتے وہ اس سے دریافت کر رہی تھی۔"

میں ٹھیک ہوں۔ یہ انکل آج بھی آپ کہ ساتھ ہیں۔؟ "اس سے" پہلے کہ ماہی کچھ کہتی ہادی گویا ہوا۔۔

کیوں چھوٹے میاں۔؟ کیوں پوچھ رہے؟ "عون ہادی کی بات نظر انداز" کرتا ماہی کا ہاتھ کھینچتا اسے اپنی جانب متوجہ کرنے لگا۔۔ جو کہ ہادی کی جانب دیکھ اسکی بات دھیان سے سن کر مسکرا رہی تھی۔۔

ماہی آپی یہ انکل نہ۔۔۔ "اس سے پہلے کہ عون کچھ بولتا ہادی نے"

اسے ایک ہاتھ کی مدد سے کندھوں میں اٹھائے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھے۔ گھوری سے نوازہ۔۔۔

منع کیا تھا نہ۔۔۔ باز آ جاؤ۔ ورنہ کھا جاؤں گا۔۔۔ "ہادی نے اسے" مضبوط بازوؤں میں بھرے ہولے سے سرگوشی کی۔۔۔ عون خاصا ڈرتا اس سے دور جانے کی کوشش میں تھا۔ جبکہ ہادی اسے کسی قیمت پہ چھوڑنے کہ حق میں نہ تھا۔۔

ماہی آپی۔۔ "عون نے اپنے بچاؤ کیلئے ماہی کو پکارہ جب کہ ہادی اسے" ڈرتا دیکھ قہقہ لگانے پہ مجبور ہو گیا۔۔

چھوڑ دیں گر جائے گا۔۔ "اس سے پہلے کہ وہ مزید بول کر ہادی کو" قائل کرتی۔۔

پاس سے گزرتے جوڑے نے مسکراتے دونوں کی جانب دیکھا۔۔۔

"کتنی خوبصورت فیملی ہے۔۔"

بلکل۔۔ "دونوں میاں بیوی اک دوجے کی جانب دیکھتے ان پہ کمنٹ"

پاس کئے واپس ہو لئے۔۔۔ دونوں کی نظروں کا تبادلہ ہوا۔۔

ماہی کی نظروں میں حیرانگی جبکہ ہادی کی آنکھوں میں چمک تھی۔۔ وہ محبت سے ماہی کی جانب دیکھ کر رہ گیا۔۔۔ جبکہ وہ پلٹتی واپسی کیلئے نکل گئی۔۔

اگر تم ماہی کو کچھ نہیں بتاو گے تو تمہیں میں ہر روز ان سے ملواؤں" گا۔۔۔ "عون کو زمین پہ اتارتے ہادی نے اسے کندھوں سے تھامتے لالچ دینا چاہا۔۔۔

پکا۔۔۔ "عون نے دائیاں ہاتھ ہادی کی جانب بڑھایا۔۔۔ جسے اس نے" تھام لیا۔۔

پرامس۔۔۔ "ہادی کہ چہرے پہ مسکراہٹ بکھر گئی۔۔ وہ ماہی کو جاتا" دیکھ اسکی پشت کو ٹکٹکی باندھے دیکھنے لگا۔۔۔

آخر اک سرد آہ بھر کہ رہ گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤

وہ جونہی گھر کہ قریب رکی۔ اسے عریشہ ڈری سہمی گھر سے نکلتی دکھائی دی۔۔۔

ماہی کہاں تھی تم۔۔ ہم کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ "وہ" سسکتی گویا ہوئی۔۔

"کیوں کیا ہوا ہے۔۔ تم رو کیوں رہی۔۔؟ امی تو ٹھیک ہیں نہ۔۔۔؟" ماہی نے دل میں اٹھتے وہمات کی تصدیق کرنی چاہی۔۔۔ عریشہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔

ماہی کی چھٹی حس نے جس جانب اشارہ کیا وہ درست ثابت ہوا۔۔

دونوں فورا سے بیشتر ہسپتال کی جانب روانہ ہو گئیں۔۔۔

❤❤❤❤❤

بھائی آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔۔۔ "عثمان نے باسکٹ بال بشیر سے" جھپٹتے اسے ہپ میں ڈال ایک گول سکور کیا۔۔۔ جبکہ بشیر گھٹنوں پہ ہاتھ ٹکائے سانس لے رہے تھے۔۔

مت بھولو۔۔ میں کالج کہ ٹائم میں چیمپئن تھا۔۔ "عثمان نے پانی کی" بوتل انکی جانب بڑھائی۔ جسے جھپٹتے انہیں نے گھونٹ گھونٹ اندر انڈیلتے گلہ تر کیا۔۔۔

کالج کا وقت گیا۔۔۔ "عثمان نے ایک دو بار بال زمین پہ پٹخا پھر واپس" سے ہپ میں ڈال گول سکور کیا۔۔۔

لگتا ہے۔۔ کوئی بری طرح آپکو ہرا رہا ہے۔۔۔ "اس نے بشیر کہ" کندھے پہ بازو حمائل کیئے دریافت کیا۔۔۔ ہادی ابھی ابھی جاگنگ سے واپس آیا تھا۔۔ عثمان صاحب کو تلاشتے وہ باسکٹ بال کورٹ آ گیا۔۔۔

بھائی بڈھے ہو گئے ہیں۔۔۔ "عثمان نے پھر سے گول سکور" کیا۔۔۔ہادی ہولے سے مسکرایا پھر گردن کہ گرد رکھا ٹاول قریب پڑی کرسی پہ دھرتا میدان میں آیا۔۔۔

"بڈھے تو آپ بھی ہو گئے۔۔۔"

"اچھا پھرہو جائیں دو دو ہاتھ۔"

ضرور۔۔ باخوشی۔۔۔ "ہادی نے عثمان سے مصافحہ کیئے کھیل کا آغاز"
کیا۔۔۔

عثمان نے بال ہاتھ پہ دھرتے ہوا میں اچھالا۔۔۔ ہادی نے ہوا میں ہاتھ لہرائے، اچھل کر بال کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام لیا۔۔

ہادی بال سے کھیلتا ارد گرد گھومتا اپنے بال کی حفاظت بھی کر رہا تھا کہ کہیں عثمان نہ جھپٹ لے۔۔ جبکہ عثمان صاحب اس کہ ارد گرد گھومتے اس سے بال چھیننے کی اپنی سی کوشش میں ہلکان ہو رہے تھے۔۔۔

ہادی جونہی بال ہاتھ میں تھامے ہوپ ک جانب مڑا۔۔۔ عثمان اسکہ سامنے کھڑے تھے۔۔۔

ہادی نے بال انکی ٹانگوں سے گزارتے دوڑ کر گول سکور کیا۔۔۔

ہو۔۔۔ ہو۔۔۔ شاباش۔۔۔ "بشیر نے تالیاں بجاتے ہادی کی حوصلہ" افضائی کی۔۔۔ جبکہ عثمان نے بیٹے کو گھوری سے نوازہ۔۔۔

ہادی نے مزید چار گول سکور کیئے جبکہ اس کہ برعکس عثمان نے ایک

بھی گول سکور نہ کیا۔۔۔

مان لو عثمان۔۔۔ تم بھی بڈھے ہو گئے۔۔۔ "عثمان سانس لینے کو لمحے" بھر کو رکا۔۔۔ پانی پیتے خود کو نارمل کرنے لگا۔۔۔ہادی نے قہقہ لگاتے ایک اور گول سکور کیا۔۔۔

ہادی بال ہاتھ میں تھامے دونوں کی جانب آیا جب اسکا فون بج اٹھا۔۔۔

ہاں احمد۔۔۔ "ہادی خاموشی سے اسکی ساری بات سن رہا تھا۔۔۔ اس" کہ چہرے کہ بدلتے تاثرات اس بات سے آگاہ کر رہے تھے کہ یقینا کوئی پریشانی والی بات تھی۔۔۔

آ رہا ہوں۔۔۔ "فون بند کرتے ہی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔" کپڑے تبدیل کرتے اس نے ہسپتال کی جانب قدم بڑھا دیئے۔۔۔

❤❤❤❤❤

کچھ نہیں ہو گا۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ "ماہی کی ٹانگیں خوف" کہ مارے کانپنے لگیں۔۔ دل میں اٹھتے وہموں کو جھٹلاتی وہ خود سے گویا

ہوئی۔۔

تم فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو گا عریشہ۔۔۔ "سرمد نے عریشہ کہ" کندھے پہ ہاتھ رکھے اسے دلاسہ دینا چاہا جو رو رو کر بے حال ہو رہی تھی۔۔۔

ڈاکٹر اب امی کیسی ہیں۔۔؟ "جونہی ڈاکٹر صاحب آپریشن تھیٹر سے باہر" آئے ماہی یک دم انکی جانب لپکی۔۔

صالحہ جی کی طبیعت خاصی کریٹکل ہے۔۔ ہمیں جلد از جلد انکا آپریشن" کرنا پڑے گا۔۔۔ آپ فارمیلیٹیز پوری کر دیں تاکہ ہم جلد از جلد آپریشن شروع کریں۔۔۔ "ماہی کہ پیروں تلے زمین کھسک گئی۔۔ وہ سپاٹ چہرا لئے آپریشن تھیٹر کو گھور کر رہ گئی۔۔

میں دیکھتا ہوں۔۔۔ "احمد ڈاکٹر کہ پیچھے لپکا۔۔۔"

چند منٹ بعد ڈاکٹر آپریشن تھیٹر میں چل دیے۔۔۔

احمد بھی انکہ پیچھے آتا دکھائی دیا۔۔

پیسوں کا انتظام ہو گیا ہے۔۔۔ میرے دوست نے مدد کردی"
ہے۔۔۔ "احمد کہ معلومات فراہم کرتے ہی وہ اپنی نشست سے اٹھی۔۔

"مجھے ان سے ملنا ہے۔۔۔"

کیوں کیا ہوا؟ "احمد کی بات نظر انداز کیئے۔۔ وہ بنا کوئی وضاحت پیش"
کیئے ریسپشن کی جانب بڑھ گئی۔۔

❤❤❤❤❤

وہ جونہی ریشپشن پہ پہنچی۔۔۔ وہ رخ موڑے ریشپشن پہ فارم فل
کرنے میں مگن تھا۔۔۔ ماہی نے اسکہ قریب جاتے اسکی پشت کو
گھورا۔۔۔

ایکسکیوز می۔۔ "وہ یک دم ماہی کی جانب پلٹا۔۔۔ اسے مسکرا کر دیکھتے"
اس نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال دیئے۔۔۔

آپ؟ "ہادی کو اپنے سامنے دیکھ ماہی خاصی حیران ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ"
وہ ابرو اچکائے مسکراتے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جی میں۔۔ آپکو مدد کی ضرورت تھی۔ پھر کیسے نہ آتا۔۔۔ "پینٹ سے" ہاتھ نکالتے ہادی نے سر کھجایا۔۔ پھر نظریں اسکہ چہرے پہ گاڑھے اسکہ چہرے کہ بدلتے تاثرات دیکھنے لگا۔۔۔

"سوری لیکن مجھے آپکا احسان نہیں چاہیے۔۔۔"

احسان نہیں کر رہا۔۔۔ ایک لون دے رہا۔۔۔ جسے جلد از جلد آپکو" لوٹانا ہوگا۔۔۔ بلکہ ایک بیٹر آپشن ہے۔۔ آپکو ایک سال تک میرے آفس میں جاب کرنی پڑے گی۔۔۔ یوں آپکا قرض بھی اتر جائے گا۔۔۔ "اپنی بات مکمل کیئے وہ شرارتی نظریں اسکہ چہرے پہ گاڑھے اسکہ جواب کا منتظر رہا۔۔ اس نے ماہی کیلیئے اور کوئی راستہ نہ چھوڑا، تھا۔۔ وہ جانتی تھی محض اپنی انا کی خاطر وہ یہ عمل سر انجام دے رہا تھا۔۔

"اور اگر میں انکار کر دوں تو؟"

انکار کی آپشن نہیں۔۔۔ آپ یقینا اپنی والدہ سے بہت محبت کرتی ہوں" گی۔۔ اور یہ احمقانہ حرکت ہرگز نہ کریں گی۔۔۔ کہ جس سے آپکی ماں

کی حالت مزید خراب ہو۔۔ "ہادی کی بات میں وزن تھا۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی ماہی کو اس پیشکش کو قبول کرنا پڑا۔۔۔

ماہی جانتی تھی کہ محض اپنے باپ کی خاطر وہ اسے واپس جاب پہ رکھنا چاہتا تھا۔۔ وہ کتنی ہی کوشش کرتی مگر ہادی کا خیال ایک لمحے کو بھی دل سے نہ جاتا تھا۔۔ نا چاہتے ہوئے بھی ہر راہ میں وہ اس سے ٹکرا جاتی تھی۔۔۔

اب تو اسے ہر روز اسکہ سامنے رہنا تھا۔۔ ماہی کو سوچ سوچ کر ہی اپنا آپ کمزور ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ماہی یہ ہادی ہے۔۔۔ ہمارا بیسٹ فرینڈ۔۔۔ "احمد کہ پکارنے پہ "وہ خیالات کو جھٹکتی۔۔ اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

نائس ٹو میٹ یو مس ماہی۔۔۔"ہادی نے مکمل طور پہ انجان بننے کی" ایکٹنگ کی۔۔۔

یک دم ہادی کا موبائل بج اٹھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔ کیسی ہو جان؟ "ہادی نے آخری لفظ ماہی کی جانب دیکھتے" بولا۔۔ ماہی نے یک دم اسکی جانب دیکھا۔۔۔ وہ اپنی نظروں کا رخ موڑ گیا۔۔

بھائی۔۔۔ خیریت ہے؟ "سلمہ نے حیرانگی ظاہر کی۔۔"

آئی مس یو ٹو سوئیٹ ہارٹ۔۔۔ "چہرے پہ امڈ آنے والی مسکراہٹ کو" نہایت ہی مہارت سے چھپاتے وہ محو گفتگو تھا۔۔۔ احمد ہادی کو اچھے سے جانتا تھا لہذا محض مسکرا کر رہ گیا۔۔ ورنہ ماہی کو شک ہو جانے کا خطرہ تھا۔۔۔

بہت جلد ملوں گا۔۔۔ لو یو۔۔۔ "ہادی کال کاٹتے پھر سے کسی مرئی" نقطے کو گھورتے، سر جھٹکتا ہولے سے ہنسا۔۔

یہ کونسی والی تھی۔۔۔"؟ احمد کی بات پہ ماہی نے رخ موڑے احمد کی" جانب دیکھا۔۔۔ جبکہ ہادی کی نظروں سے ماہی کا پریشان سا چہرا چھپا نہ رہا۔۔۔

نمبر نہیں یاد۔۔۔ تجھے پتا تو ہے۔۔۔ میری تو بہت سی گرل فرینڈز" ہیں۔۔۔ "ہادی کندھے اچکائے غرور سے بولا۔۔۔

ماہی کو اپنے اندر کچھ کرچی کرچی ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

ہاں لڑکیوں کو پٹانا تو آپکو بہت اچھے سے آتا۔۔۔ "احمد ہنسا۔۔۔ پھر" ماہی کی جانب رخ موڑا۔۔۔

جانتی ہو۔۔۔ سرمد اور عریشہ کو ملانے کا پلان بھی ہادی نے بنایا" "تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی فرضی کالر جھٹکتا داد وصول کرنے کہ انتظار میں تھا۔۔۔

ایسی کوئی پرابلم نہیں جو میں نہ سلجھا سکوں۔۔۔ "ہادی ماہی کی جانب" دیکھتا گویا ہوا۔۔۔ ماہی کیلئے مزید وہاں کھڑے رہنا دشوار لگا۔۔۔ لہذا وہ منظر سے غائب ہو گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤

صالحہ کہ آپریشن کو چھ گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔ وہ ہوش میں آ گئیں

تھیں۔۔۔ ماہی مسلسل انکہ پاس تھی۔۔۔ عریشہ اور کومل گھر سے ہو آئیں تھیں۔۔۔ اب ماہی گھر آرام کی نیت سے جا رہی تھی۔۔۔

وہ جونہی پارکنگ لاٹ تک پہنچی اسے گاڑی میں بیٹھے دیکھ خاصی حیران ہوئی۔۔۔ اس کہ مطابق سرمد یا احمد میں سے کوئی اسے لیے آنے والا تھا۔۔۔

ماہی کو آتا دیکھ اس نے گاڑی سے اتر کر ماہی کی جانب کا دروازہ کھولا۔۔۔ وہ بنا کوئی بحث کیئے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

ہادی نے گاڑی میں بیٹھتے ہی میوزک آن کر دیا۔۔۔ گاڑی میں گانے کی آواز گونجنے لگی۔۔۔

کبھی جو بادل برسے

میں دیکھوں تجھے آنکھیں بھر کے

تو لگے مجھے پہلی بارش کی دعا

تیرے پہلو میں رہ لوں

میں خود کو پاگل کہہ لوں

تو غم دے یا خوشیاں سہہ لوں

ساتھیا

ماہی رخ موڑے گاڑی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔ اک آنسو پلکوں کی باڑ توڑتا چہرے کو بھگو گیا۔۔۔ پھر ایک کہ بعد ایک آنسو بہتے نکلے۔۔۔ آنکھوں سے آنسو بہتے گالوں کو بھگو رہے تھے۔۔۔ اسکہ گال دہکنے لگے۔۔۔ ہادی ہر سیکنڈ بعد ماہی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

ماہی کی آنکھوں کی نمی بھی اس کی آنکھوں سے چھپی نہ رہی تھی۔۔۔ لیکن ہادی نے ماہی سے وجہ دریافت کرنے کی کوشش نہ کی۔۔۔

وہ جان چکا تھا کہ یہ آنسو کس کیلئے تھے،،، شک کو یقین میں بدلنے کی خاطر ہی آج وہ سرمد کو منع کرتا خود ماہی کو لینے آیا تھا۔۔۔ شک کی تصدیق ہو چکی تھی۔۔۔

آج میرے قربت محسوس کئے تمہاری آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔ لیکن"

ایک وقت آئے گا جب تمہاری خوشی کی وجہ میں بنوں گا۔۔۔ پھر کبھی تمہاری آنکھ میں ایک اشک کی بوند بھی نہ آنے دوں گا۔۔۔ وعدہ کرتا ہوں ماہی۔۔۔ "وہ ماہی کی جانب دیکھتے محض سوچ سکا۔۔۔ پھر رخ موڑے نظریں سڑک پہ گاڑھے گھر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤

مس آمنہ۔۔۔ ڈیڈ شاید دو مہینوں تک آفس نہ آئیں۔۔۔ تو لہذا انکہ" سارے کام میرے ذمے ہیں۔۔ "ہادی کی آواز کانوں میں پڑتے ہی وہ اپنی نشست سے احتراما کھڑی ہوگئی۔۔

اور ہاں۔۔۔ ماہی آتی ہی ہو گئی۔۔ اسے بھی بتا دیجئے گا کہ ڈیڈ کی" آف ہے۔۔ لہذا وہ آج سے مجھے اسسٹ کر رہی ہے۔۔۔ اور اسے میرے آفس میں بھیجئے گا۔۔۔ ڈیڈ کہ نہیں۔۔۔ "ایک ہاتھ جیب کی پاکٹ میں ٹھونسے دوسرے سے سر کھجاتے وہ آمنہ کو معلومات فراہم کر رہا تھا۔۔

آمنہ سر کو خم دیتے واپس سے کرسی پہ بیٹھ۔۔۔ کام کرنے میں مگن

ہو گئی۔۔۔

ہادی نے کیبن کی جانب قدم بڑھا دیے۔۔۔

❤❤❤❤❤

ہادی کیبن میں کرسی کی پشست سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔۔

اسے کیبن میں بیٹھے دو گھنٹے بیت چکے تھے لیکن ابھی تک وہ نہ آئی تھی جسکا بے صبری سے ہادی کو انتظار تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی کبھی مرر ونڈو سے باہر جھانکتا۔۔ کبھی کیبن میں ٹہلتا۔۔۔ اس دشمن جان کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔۔۔

آخر کار صبر نے جواب دے دیا۔۔۔

ہادی کوٹ کہ بٹن بند کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔

آمنہ وہ مغل صاحب کی کانٹریکٹ فائلز چیک کیں تھیں؟ سب ٹھیک تھا اس میں؟ "آمنہ جو احتراما اپنی نشست سے کھڑی ہو رہی تھی۔۔

ہادی کی بات پہ ٹھٹکی۔۔۔ اس نے نا سمجھی سے ہادی کی جانب دیکھا۔۔۔

ہادی کی نظر مسلسل دروازے کی جانب تھی۔۔۔ جو ویران پڑا تھا۔۔

کیا مطلب سر؟ "آمنہ کہ سوال پہ وہ چونکا۔۔"

فائل دکھائیں۔۔۔ "آمنہ نے مغل ٹیکسٹائلز کی فائل ہادی کہ ہاتھوں" میں دی۔۔ جسے کھولے وہ پڑھنے لگا۔۔۔

ہادی اک نظر دروازے کی جانب دیکھتا پھر سر جھکا کر کچھ پڑھنے لگتا۔۔۔

سر کسی کا انتظار کر رہے؟ "ہادی کی نظریں مسلسل دروازے کی جانب" اٹھتی دیکھ آمنہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔۔۔

ہاں۔۔۔ نہیں۔۔۔"آمنہ کی بات پہ وہ بوکھلایا۔۔۔ پھر خود کو نارمل" کرتے گویا ہوا۔۔

فائل واپس سے ٹیبل پہ رکھتے، ایک اچٹتی نگاہ دروازے پہ ڈالے، ہادی نے قدم اپنے کیبن کی جانب بڑھا دیئے۔۔ اس امید سے کہ شاید وہ نہیں آئے گی۔۔۔

💕کبھی نیند میں کبھی ہوش میں تو جہاں ملا تجھے دیکھ کر

💕نا نظر ملی نا زباں ملی یوں ہی سر جُھکا کے گزر گئے

💕کبھی زلف پر کبھی چشم پر کبھی تیرے حسین وجود پر

💕جو پسند تھے میری کتاب میں وہ شعر سارے بکھر گئے

💕کبھی عرش پر کبھی فرش پر کبھی ان کے در کبھی دربدر

💕غم عاشقی تیرا شکریہ ہم کہاں کہاں سے گزر گئے

اسے کیبن میں آئے محض پانچ منٹ گزرے تھے کہ دروازے پہ دستک ہوئی۔۔ ہادی کہ دل نے بیٹ مس کی۔۔

وہ فورا سے بیشتر کرسی کی جانب بڑھا۔ کوٹ اتار کرسی کر پشت پہ ڈالے۔۔ کہنیاں بازو تک موڑے۔۔۔ لیپ ٹاپ کھولے وہ خود کو خاصا بزی ظاہر کرنے لگا۔۔

کم ان۔۔ "گلا تر کئے با مشکل الفاظ ہلق سے نکلے۔۔۔ دل کی" دھڑکنیں اتھل پتھل ہو گئیں۔۔۔

سر یہ فائل چیک کرنی ہے؟ "آمنہ کو اندر آتا دیکھ۔۔ ہادی کہ گالوں" پہ آئی لالی پھیکی پڑھ گئی۔۔۔

نہیں۔۔۔ اور پلیز دسٹرب نہ کرنا اب۔۔۔ "وہ چہرے پہ دنیا جہاں کی" بے ظاری لئے گویا ہوا۔۔ لیپ ٹاپ بند کئے ہادی نے سر ہاتھوں کی متھیوں میں گرا دیا۔۔۔

"میں کیوں اس چڑیل کا انتظار کر رہا۔۔۔ نہیں آتی نہ آئے۔۔۔" ہمکلامی کئے ہادی نے وآپس سے لیپ ٹاپ کھول کی پیڈ پہ انگلیاں چلاتے کام میں غرق ہونے کی کوشش کی۔۔ مگر بے سود۔۔۔

آخر ہار مانتے اس نے خود کو پر سکون کرنے کی خاطر کرسی کی پشست سے ٹیک لگائے آنکھیں موند لیں۔۔۔

دونوں اک دوجے کہ ہمراہ، ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے۔۔۔ ہال نما کمرے کہ بیچ و بیچ کھڑے تھے۔۔۔ ماہی کا دائیاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ میں تھامے اردگرد سے بے گانہ وہ بظاہر اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔۔۔

ماہی کبھی شرماتی تو کبھی ہادی کی جانب محبت سے دیکھتی۔۔

کمرے کی تمام بتیاں گل تھیں، محض ایک سپاٹ لائٹ انہیں فوکس کئے ہوئے تھی۔۔۔

گانے کہ شروع ہوتے ہی ہادی نے ماہی کو اپنی جانب کھینچتے، اپنا بائیاں ہاتھ عالیہ کی کمر پہ ٹکا دیا۔۔ ہادی کی قربت محسوس کئے ماہی نظریں جھکا گئی۔۔۔

💕آنکھ میں تھی حیا ہر ملاقات پر، سُرخ عارض ہوئے وصل کی بات پر۔۔۔۔۔۔۔۔

💕اس نے شرما کے میرے سوالات پہ ایسے گردن جھکائی مزا آ گیا۔۔۔۔۔۔۔

ایک بات پوچھوں۔۔۔"ماہی کمر پہ ہاتھ رکھے، ایک ہاتھ سے اسکا ہاتھ" تھامے وہ ہولے ہولے جھومتے رقص کر رہے تھے۔۔۔

جی۔۔۔"ماہی آنکھوں میں دنیا جہاں کی محبت سموئے اسکی جانب دیکھ"

رہی تھی۔۔۔

ڈو یو لو می۔۔؟"ماہی کہ دل نے بیٹ مس کی۔۔ چہرے پہ بھکرتی" لالی اور گہری ہوتی مسکراہٹ نے اسکہ سوال کا جواب دے دیا۔۔ وہ نظریں جھکا گئی۔۔

💕دل دیاں گلاں کریں گے۔۔۔۔۔۔

نال نال بھ کے۔۔۔۔۔

انکھاں نال انکھاں نو ملا کے۔۔۔۔۔۔۔۔

ہادی نے زیر لب گانا گنگنایا ماہی کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔ اور وہ محض اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

دروازے پہ پھر سے دستک ہوئی۔۔۔ اس نے بے ظاری سے دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔ اپنی نشست سے اٹھتا وہ دروازے کی جانب بڑھا اور ایک جھٹکے سے دروازہ کھولتا گویا ہوا۔۔۔

آمنہ بولا تھا ڈسٹرب نہیں۔۔۔۔۔۔ "دروازے پہ دستک دینے کی"

خاطر بڑھا ہاتھ دروازہ کھلتا ہی رک گیا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا۔۔ ماہی کو براہراست اپنے سامنے دیکھ۔۔ الفاظ وہیں رک گئے۔۔۔

اسے دیکھ کہ اتنا سکون کیوں ملتا۔۔" ہادی ماہی کو دیکھ محض سوچ" ہی سکا۔۔ پھر اسے اندر بڑھنے کیلئے راستہ دئے ذرا سا کھسک کر دور ہٹا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ "ماہی کہ بولتے ہی ہادی حال میں واپس لوٹا۔۔۔"

وعلیکم اسلام۔۔۔ "دروازے بند کئے ہادی اپنی نشست پہ آ بیٹھا۔۔۔"

آئی ایم سرپرازڈ۔۔۔ یقین نہیں آرہا آپ آ گئیں۔۔۔ "ماہی نے چونک" کر ہادی کی جانب دیکھا۔۔ ہادی نے جونہی اپنے کہے الفاظ پہ خود غور کیا۔۔۔۔ وہ اپنی زبان دانتوں تلے دبائے خاموش ہو گیا۔۔۔

"مطلب۔۔۔"

مذاق تھا۔۔۔ او کے۔۔۔ کام شروع کریں؟ "بات بدلتے ہادی نے"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قریب پڑیں فائلز تھام ماہی کو پکڑائی پھر اسے کام سمجھانے لگا۔۔

کہاں جا رہی؟ "ماہی کو اپنی نشست سے اٹھتا دیکھ ہادی حیران ہوا۔۔"

باہر اپنی ٹیبل پہ۔۔۔ وہاں ہی کام کرتی تھی میں۔۔۔ "ہادی کا بے" صبرا انداز ماہی کو حیران اور کافی حد تک کنفیوز کر رہا تھا۔۔

نہیں آپ آج سے میرے ہی کیبن میں کام کریں گی۔۔۔"ماہی نے" حیرانگی سے ہادی کی جانب دیکھا۔۔ نازک صورت حال کا احساس ہوتے ہی ہادی نے وضاحت پیش کرنا بہتر جانا۔۔

اصل میں۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ میرے کام میں آپ کوئی غلطی" کریں۔۔۔ تھوڑا مشکل بھی ہے۔۔۔ ہیلپ چاہئے ہو گی تو میں مدد بھی کر دوں گا۔۔۔ "ہادی نے بات سمنبھالنی چاہی۔۔ ماہی کو اپنے سامنے دیکھ وہ شاک کی کیفیت سے دو چار تھا۔۔۔

ماہی چہرے پہ مسکراہٹ لئے واپس سے ہادی کہ سامنے پڑی کرسی پہ بیٹھ، کام میں مگن ہو گئی۔۔۔

ہادی بھی لیپ ٹاپ کھولے خود کو مصروف ظاہر کرنے لگا۔۔ جبکہ اسکی وقتاً فوقتاً ماہی پہ اٹھتی نظریں، اس سے چھپی نہ رہیں۔۔۔

مسکراہٹ دانتوں تلے دباتے وہ خود بھی کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤

اکیلے اکیلے مسکرا رہی؟ خیریت۔۔۔؟ "کومل ماہی کہ ساتھ بیڈ پہ بیٹھتی" گویا ہوئی۔۔۔

"کہیں تمہارے باس نے تم سے اظہار محبت تو نہیں کر دیا۔۔۔؟"

عریشہ جو ہاتھوں پہ نیل پینٹ لگا رہی تھی۔ فورا سے ماہی کی جانب رخ کیئے گویا ہوئی۔۔

پاگل ہو۔۔۔ "کومل نے اسے ٹوکا۔۔۔"

آج مجھے اپنے سامنے دیکھ وہ بلکل بوکھلا سے گئے تھے۔۔۔ "سمجھ نہیں آتا کہ آخر انکہ دل میں ہے کیا۔؟ کبھی وہ کہتے کہ میری کئی گرل فرینڈز ہیں۔۔۔ تو کبھی انکو دیکھ یوں ظاہر ہوتا جیسے میرے سوا انکہ دل

میں اور کوئی نہیں۔۔۔ "بالوں کو انگلیوں کہ گرد لپیٹے وہ ہر ہر لمحے کو یاد کر رہی تھی۔۔۔

ہو سکتا ہے کہ وہ محض تمہارا ری ایکش دیکھنا چاہتا ہو۔۔۔ "کومل نے" کہا۔۔۔

ماہی اسے بلکل بھی ری ایکشن نہ دینا۔۔۔ "عریشہ ہاتھ سے اشارہ کرتی" ماہی کو ہدایات پیش کر رہی تھی۔۔۔ جبکہ وہ صرف سوچ کر رہ گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

میں سوچ رہی ہوں عریشہ اور سرمد کی جلد از جلد شادی کروا کہ " اپنے فرض سے سبقدوش ہو جاؤں۔۔۔ "دوپہر کا کھانے کھاتے، صالحہ نے دونوں کو اپنے دل کی بات کہی۔۔۔

امی۔۔ اتنی جلدی۔۔ "عریشہ نے منہ بسورہ۔۔۔"

جانے اور کتنی زندگی باقی ہے۔۔۔ میں چاہتی ہوں کہ اپنی زندگی میں" "سارے فرائض سر انجام دے کر جاؤں۔۔۔

امی۔۔ ایسے تو نہ کہیں۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا آپکو۔۔۔ "عریشہ نے صالحہ" کہ گرد اپنی باہیں پھیلائیں۔۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہی صالحہ آنٹی۔۔۔ "کومل نے روٹی کا نوالہ منہ میں" رکھتے انکی ہاں میں ہاں ملائے، انکی بات سے اتفاق کیا۔۔۔

"لیکن۔۔۔"

لیکن ویکن کچھ نہیں۔۔۔ اوپر اوپر سے منہ بسور رہی۔۔۔ اور دل میں" لڈو پھوٹ رہے۔۔۔ "کومل عریشہ کی بات کاٹ گویا ہوئی۔۔۔

عریشہ نے شرماتے نظر جھکا دی۔۔۔ جبکہ صالحہ نے اسکی نظر اتاری۔۔۔

❤❤❤❤❤

آج تو ہادی کہ سامنے بیٹھ کر کافی خوشی سے کام کر رہی ہو گی نہ۔۔۔ "ولی نے جلتے بھنتے ماہی کو میسج سینڈ کیا۔۔۔

وہ اس وقت ہادی کہ سامنے بیٹھی کام کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

ہادی بھی لیپ ٹاپ کھولے نہایت ہی ضروری میلز سینڈ کر رہا تھا۔۔۔

ظاہر ہے۔۔۔ محبت جو کرتی۔۔۔ "ماہی نے مسکراتے جواب دیا۔۔"

اور میری محبت۔۔۔؟ "فٹ سے رپلائے آیا۔۔"

اگر موبائل سائڈ پہ رکھ کر کام میں دھیان دیں گی تو شاید کام جلدی ہو جائے۔۔۔ "ہادی کہ تنزیا الفاظ کانوں میں پڑتے ہی چہرے پہ آئی مسکراہٹ فق سے اڑ گئی۔۔۔

جی۔۔۔ جی۔۔۔ "ماہی موبائل ٹیبل پہ رکھے۔۔۔ واپس سے کام میں غرق ہو گئی۔۔

کام چھوڑیں، پہلے کھانا کھا لیں۔۔۔ "لیپ ٹاپ بند کرتے ہادی ماہی سے مخاطب ہوا۔۔ ساتھ ہی ٹی وی کا ریموٹ تھام، اسے آن کرتے فلم لگانے لگا۔۔۔

ٹی وی پر چلتے ڈرامہ میں۔۔ ایک محترمہ سر جھکائے آنسو بہاتی اپنی شوہر کی ہر ہر بات برداشت کر رہی تھی۔۔۔ یک دم وہ اپنی نشست سے اٹھی اور ایک تھپڑ اپنے شوہر کے گال پہ دے مارا۔۔۔

ماہی کی نظر بھی پلیٹس لگاتے وقتاً فوقتاً ٹی وی کی جانب اٹھ رہی تھی۔۔۔

اوہ۔۔۔ "ہادی مکمل طور پہ ٹی وی میں محو تھا۔۔۔ ٹی وی پہ چلتا منظر" دیکھ اسکی آنکھیں

باہر کو آ نکلی۔۔۔

"کیا ہوا؟"

یہ لڑکی۔۔۔ توبا ہے۔۔۔ "سالن باول سے ڈالتے ہادی نے سر" جھٹکا۔۔۔ پھر مکمل طور پہ ماہی کی جانب متوجہ ہوئے سالن کا چمچہ ہوا میں لہراتے گویا ہوا۔۔۔

میں اس لڑکے کی جگہ ہوتا تو فورا طلاق دے دیتا۔۔۔ "ماہی کہ ٹفن" سے روٹی نکالتے ہاتھ پل بھر کو تھمے۔۔ وہ سپاٹ چہرا لئے ہادی کو دیکھنے لگی۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ کھاؤ نہ۔۔۔ "روٹی کا نوالہ توڑتے وہ ماہی کی جانب متوجہ"

ہوا۔۔۔ جو ٹرانس کی کیفیت میں گھری کھڑی تھی۔۔۔

بھوک نہیں۔۔۔ "مختصر سا جواب دیتی وہ کیبن سے روانہ ہو گئی۔۔۔"

ہادی کو جونہی اپنے کہے الفاظ کی حساسیت کا احساس ہوا، وہ اپنی عقل پہ ماتم کرنے لگا۔۔۔ ایک چھوٹا سا مذاق تھا۔۔۔ مگر وہ بنا کوئی وضاحت سنے وہاں سے روانہ ہو گئی۔۔۔

اس کہ بعد وہ سارا دن آفس میں نہ دکھی۔۔۔ ہادی نے کئی جگہ دیکھا مگر وہ نہ ملی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم آؤ تو سہی

❤️تم کو ہم دل میں بسا لیں گے تم آؤ تو سہی

❤️ ساری دنیا سے چھپا لیں گے تم آؤ تو سہی

❤️ ایک وعدہ کرو اب ہم سے نہ بچھڑو گے کبھی

❤️ ناز ہم سارے اٹھا لیں گے تم آؤ تو سہی

❤️ بے وفا بھی ہو ستم گر بھی جفا پیشہ بھی

❤️ ہم خدا تم کو بنا لیں گے تم آؤ تو سہی

❤️ راہ تاریک ہے اور دور ہے منزل لیکن

❤️ درد کی شمعیں جلا لیں گے تم آؤ تو سہی

ہادی کی مذاق میں کی گئی بات اسے کس قدر تکلیف سے دو چار کرنے والی تھی۔۔۔ وہ اس بات سے انجان تھا۔۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️

عریشہ کی شادی کی تاریخ ایک مہینے بعد کی رکھی گئی تھی۔۔۔

سب ہی بہت خوش تھے۔۔۔ لیکن سب سے زیادہ سرمد، اسکی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔۔۔

اس نے ہر ایک چیز عریشہ کو اپنی پسند سے لیکر دی تھی۔۔۔

ماہی آفس کہ ساتھ ساتھ شادی کی بھی تیاریوں میں مگن تھی۔۔۔ اس نے ہادی کو مکمل طور پہ نظر انداز کر رکھا تھا۔۔۔

وہ ہر بار کوشش کرتا جسے وہ ناکام بنا دیتی۔۔ ہادی کہ کیبن کی بجائے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی ٹیبل پہ بیٹھ کر کام کرتی۔۔۔ ہادی کو بھی ماہی سے نظریں ملاتے کچھ جھجک محسوس ہوتی۔۔ لہذا اس نے بھی ماہی سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔۔۔

یونہی ایک مہینہ بیتا اور شادی کا دن آن پہنچا۔۔۔

❤❤❤❤❤

آج کہ دن عریشہ کی مہندی کی رسم منعقد کی گئی تھی۔۔۔

ہائے کتنا ہینڈ سم لگ رہا میرا بھائی۔۔۔"مومنہ نے ہادی کو فنکشن کے" لئے تیار ہوتے دیکھ داد دی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

،سفید شلوار قمیض، بالوں کو جیل لگائے سیٹ کرتے، ہلکا سا پرفیوم چھڑکا ،کالی ویس کوٹ پہنے، بازو کہنیوؤں تک موڑے، ایک ہاتھ میں گھڑی ہلکی سی داڑھی اور تیکھے نقوش، بے شک وہ بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

بہت شکریہ۔۔۔"بہن کی جانب ایک مسکراہٹ اچھالے وہ گھر سے"

روانہ ہو گیا۔۔۔

فنکشن صالحہ کے گھر کہ قریبی ہال میں منعقد کیا گیا تھا۔۔۔

یہ مہندی کی تھال اچھے سے سجا دینا۔۔۔ میں عریشہ کو دیکھ لوں وہ" تیار ہوئی یاں نہیں۔۔۔ "کومل کو تھال پکڑاتے ماہی نے قدم گھر کی جانب بڑھا دیئے۔۔۔

وہ ہوا کہ دوش پہ اپنا غرارہ سمبھالتی گھر کی جانب بڑھ رہی تھی کہ اچانک کسی سے ٹکرائی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی ہادی نے اسکا ہاتھ تھام اسے اپنی جانب کھینچا۔۔۔

اوہ سوری۔۔۔ "ہادی کہ منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔ جب نظر سامنے" کھڑی حور کی جانب اٹھی۔۔۔

پیور ریڈ کی خوبصورت اوپن شرٹ، سی گرین غرارہ، نفاست سے کیا میک اپ، بالوں کو پراندے میں قید کیئے، ہاتھوں میں کانچ کی چھوڑیاں پہنے، کانوں میں جھولتیں کان کی بالیاں، ہادی کی دھڑکنیں مسلسل اتھل

پتھل کر رہی تھیں۔۔۔

💕بے حیجابانہ جو وہ سامنے آ گئے

💕اور جوانی جوانی سے ٹکرا گئی

💕آنکھ انکی لڑی یوں میری آنکھ سے

💕دیکھ کر یہ لڑائی مزا آ گیا۔۔

ماہی یک دم اس سے دو قدم دور ہٹی۔ ایک اچٹتی نگاہ ہادی پہ ڈالے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی، دوڑنے کہ انداز میں گھر کی جانب بڑھی،۔۔

جبکہ ہادی ٹرانس کی سی کیفیت میں گھرا، ماہی کا لمس اپنے گرد محسوس کرنے لگا۔۔۔

💕💕

ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔؟ "اپنے عقب سے آتی آواز پہ وہ یک دم" چونکی۔۔۔ ہادی اس کہ قریب کھڑا۔ سرگوشی نما انداز میں گویا ہوا۔

نہیں۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ "ہادی کی محبت سے لبریز آنکھیں ماہی کو بے"

چین کئے دے رہی تھیں۔۔ اس سے پہلے کہ ہادی مزید اپنی قربت سے اسکی دھڑکنیں بے ترتیب کرتا وہ صالحہ کی جانب دیکھتے ہاتھ سے اشارہ کرتی انکی جانب بڑھ گئی۔

جبکہ ہادی سٹیج پہ بیٹھی چلر پارٹی کی جانب آیا۔۔

مٹھائی چمچ میں بھرتے ہادی نے سرمد کو کھلائی۔ ساتھ ہی مہندی بھی لگائی۔

ایک بات پوچھوں۔"عریشہ نہایت ہی نرمی سے ہادی سے مخاطب" تھی۔ جو سرمد کہ ساتھ والی نشست سمبنھال چکا تھا۔ کومل عریشہ کہ جبکہ احمد ہادی کہ قریب کھڑا تھا۔

جی ضرور۔"ہادی رخ موڑ عریشہ کہ مد مقابل ہوتے گویا ہوا۔۔"

"یہ چل کیا رہا۔؟"

میں سمجھا نہیں۔۔۔"وہ نا سمجھی کہ تاثرات چہرے پہ رقم کئے گویا" ہوا۔ عریشہ نے رخ موڑ لیا۔ جبکہ احمد اور سرمد نے شرارتی نظریں

ہادی کہ چہرے پہ گاڑھیں۔

کیا۔۔؟ ایسے کیا دیکھ رہے۔۔؟ "ہادی حیران ہوا۔ تیوری چڑھائے" پوچھنے لگا۔

بیٹا۔ جن محترمہ کا آپ پیچھا کر رہے۔ وہ ہماری آنکھوں سے چھپا ہر" گز نہیں رہا۔ لہذا اب سچائی بتا ہی دے۔۔ "احمد نے ہادی کہ کندھے پہ ہاتھ دھرتے اسکے بھاگ اٹھنے کی نیت پہ پانی پھیرا۔

ایسا تو نہیں ہے۔کس کی بات کر رہے۔۔"ہادی مکمل انجان بننے کی" اکٹنگ کرنے لگا۔

ماہی کی۔ "اب کی بار کومل نے کہا۔ ہادی نے نظریں چرانی چاہیں۔"

بتا اب۔ "اب اور کوئی حل نہ بچا تھا۔ لہذا وہ اپنی محبت کا اعتراف کر" گیا۔ مگر ماہی کو اس بات کی بھنک بھی نہ پڑنی پائی۔ اسی لئے انہیں چوکنا رہنے کی تائید بھی کی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے روز شادی کی تقریب نہایت ہی خوبصورتی سے سر انجام دی گئی۔ عریشہ سب کی آنکھیں نم کیئے سرمد کہ ہمراہ رخصت ہوئی۔ جو عریشہ کو روتا دیکھ خود بھی رو دینے کو تھا۔ ہادی میٹنگ کی وجہ سے شادی میں شرکت نہ کر سکا تھا۔ لہذا اس نے سرمد سے معزرت کر لی۔

یہ انکی شادی کا تیسرے دن تھا۔ جب ہادی نے آفس میں بیٹھے سرمد کو کال ملائی۔ دوسری بیل پہ کال اٹھا لی گئی۔ حال احوال کہ بعد سرمد نے کال کرنے کی وجہ دریافت کرنی چاہی۔ کیونکہ ہادی کبھی بلاوجہ فون کرنے کا عادی نہ تھا۔

تمہاری شادی کی دعوت کا سوچ رہا تھا۔ آج کا ڈنر میری طرف سے" ہے۔ تم سب آ جانا۔ "پیپر ویٹ گھماتے ہادی نے مدعا بیان کیا۔ دوسری جانب سرمد کہ چہرے پہ شرارتی مسکراہٹ ابھری۔

سب کون۔؟ میں اور عریشہ آ جائیں گے۔۔ "سرمد مسکراتے گویا ہوا۔"

باقیوں کو بھی لے آنا۔ "وہ اپنی نشست سے اٹھتا۔ کیبن میں چکر" کاٹنے لگا۔

باقی سے مراد۔۔؟ "سرمد اسے کسی صورت بخشنے والا نہ تھا۔۔"

احمد، کومل اور ماہی۔۔ سب کو۔۔ "وہ کچھ خفیف سا ہو کر مسکرایا۔"

اچھا ماہی کو۔۔ ہاں اسے میں لے آؤں گا۔۔ "سرمد کی شرارت سمجھتے" ہادی نے قہقہ لگایا۔۔

تو رات کو مل پھر بتاتا ہوں میں تجھے۔۔ "سرمد بھی قہقہ نہ روک پایا۔" ہادی کہ کال کاٹتے ہی ایک عکس اسکی نگاہوں کہ سامنے لہرایا۔ کالے نیٹ کہ فراک میں، ہلکے پھلکے میک اپ، کھلے بالوں سمیت۔ وہ مسکراتی شخصیت۔ ہادی نے اک سرد آہ ہوا کہ سپرد کی۔ پھر کیبن سے نکلتا گاڑی کی جانب بڑھا۔ آج کا دن اسکہ لئے سب سے یادگار ہونا تھا۔۔

❤❤❤❤❤

عریشہ کی شادی کی تھکان اتارنے کہ غرض سے ماہی نے آفس سے ایک ہفتے کی چھٹی لے رکھی تھی۔ گھر میں ارد گرد ٹہلتے، کام کاج کرتے، ہر وقت اسکہ ہادی میں ایک ہی خیال گڈ مڈ کرتا۔ آخر ہادی

اس وقت کیا کر رہا ہو گا۔۔

فلحال بھی ماہی کام کاج سے فارغ ہوتی، کمرے میں آرام کرنے کی غرض سے آئی ہی تھی کہ اسے کومل ماہی کہ کپڑے تیار کرتی نظر ائی۔ جنہیں وہ اب سلیقے سے صوفے پہ ڈالتی، اپنے کپڑے تھامے واش روم کی جانب بڑھ رہی تھی۔

یہ سب کیا ہے۔۔؟ "ماہی کو دیکھ پل بھر کو کومل رکی تھی۔ جو" نا سمجھی سے کومل کی جانب دیکھ رہی تھی۔

جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔ احمد آتا ہی ہو گا لینے۔۔ "اس سے پہلے کہ" ماہی مزید کوئی سوال کرتی۔ کومل نے واش روم کی جانب قدم بڑھا دئے۔۔ ماہی بھی کپڑے تھامتی دوسری واش روم میں گھس گئی۔۔

ٹھیک ایک گھنٹے بعد دونوں تیار تھیں۔۔ احمد بھی عین وقت آیا تھا۔۔ دونوں نے باہر کی جانب قدم بڑھا دئے۔۔۔ جہاں وہ بلیک فل سلیو ٹی شرٹ کہنیوں تک موڑے، شرٹ کہ پہلے دو بٹن کھولے، جینز کی پینٹ پہنے، گلاسز لگائے، جیل سے بالوں کو نفاست سے سیٹ کئے۔۔

گھڑی پہنے، ہاتھ سٹیرنگ وہیل پہ رکھے ماہی کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔

عالیہ کہ دل نے بیٹ مس کی۔ ماہی کی کچھوئے کی چال سے پریشان ہوتے کومل نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھامے، اسے تقریبا گھسیٹتے گاڑی تک لائی۔ ہادی ماہی کی حالت سے محفوظ ہوتا ہنسا، جس پہ ماہی نے کومل کو گھوری سے نوازہ جو اب گاڑی کی پچھلی نشست سمنبھال چکی تھی۔

ماہی بھی اسکہ ہمراہ گاڑی میں سوار ہو گئی۔ ہادی نے بیک ویو مرر ماہی پہ سیٹ کیا۔ دونوں کی نظروں کا ٹکراؤ ہوا جس پہ ماہی نے سر کو خم دیتے سلام میں پہل کی۔ ہادی جوابا مسکرایا تھا۔ پھر گاڑی اسٹارٹ کرتا روڈ کی جانب بڑھ گیا۔

گاڑی کی خاموشی کو توڑنے کیلئے ہادی نے میوزک آن کر دیا۔ گاڑی میں گانے کی آواز گونجنے لگی۔

چاہے دکھ چاہے سکھ ہو

دل نے تجھ کو ہے پکارا

تو نے ہم کو ہے سنوارا

تو نے ہم کو ہے بنایا

جہاں کو تو ہے رب کا

وہاں تیرا ہے بیسرا

بس تیرا ساتھ ہو چاہے جو بات ہو

تیرے کہنے سے کر جائیں گے

ہم مر جائیں گے

ہادی نے بیک ویٔو مرر سے اپنے سے پچھلی نشست پہ بیٹھی ماہی کی جانب دیکھا۔ جو مکمل طور پہ گانے کہ سحر میں کھوئی تھی۔ ایک ایک لفظ ہادی کہ جذبات بیاں کر رہا تھا۔

کالے رنگ کہ نیٹ کہ فراک میں ملبوس، ہلکے میک اپ اور کھلے بال میں ہادی کہ دل میں ہلچل پیدا کر رہی تھی۔ ماہی باہر آتی جاتی گاڑیوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Article|Books|Poetry|Interviews

کو دیکھتی۔ مکمل طور پہ اس لمحے کو محسوس کرنا چاہ رہی تھی۔

❤❤❤❤❤

شام کہ سائے آسمان پہ پھیلتے سورج کی کرنوں کو ڈھانپ رہے تھے۔۔ وہ سب سمندر کی لہروں کہ قریب واک کرتے سورج ڈوبنے کہ منظر کو دیکھ لطف اندوز ہو رہے تھے۔

کس قدر خوبصورت منظر ہے۔۔ "ماہی نے سورج ڈوبتے دیکھ اللہ کی" رحمتوں کی تعریف کی تھی۔ ہادی جو اسکہ ہمراہ کھڑا پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس منظر پہ نظریں گاڑھے تھا۔ ماہی کی حسرت امیز آواز سن اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔

واقعی کس قدر خوبصورت منظر ہے۔۔ "ہادی کی سرگوشی نما آواز سنتے" ماہی نے یک دم اسکی جانب دیکھا۔۔ جو محبت سے پاش نگاہیں اسکہ چہرے پہ گاڑھے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔ ہوا سے ماہی کہ بال لہراتے اسکہ چہرے پہ آوارگی کر رہے تھے۔۔ دل میں امڈتی خواہش کہ باوجود ہادی نے جسارت نہ کی۔ کہ اسے اس جسارت کا حق نہ تھا۔۔

سورج ڈوبتا چلا گیا۔۔ رات کہ سائے آسمان پہ لہرانے لگے۔۔ ماہی نے نظروں کا رخ موڑا تھا۔۔ جبکہ ہادی ابھی بھی ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ آخر دل پہ پتھر رکھتے اس نے نظروں کا رخ پھیر لیا۔۔

ہوٹل کی جانب بڑھتے راستے میں ماہی کی نظر اک مزار کی جانب اٹھی۔۔ اس نے فورا ہادی سے گاڑی روکنے کی فرمائش کی۔ گاڑی رکتی ہی ماہی گاڑی سے باہر نکل گئی۔۔ ہادی نے جونہی اسے مزار کی جانب بڑھتے دیکھا۔۔ وہ اسے روکتا۔ اسکہ ہمراہ مزار کی جانب بڑھ گیا۔۔ ماہی نے سر پہ دوپٹہ درست کرتے مزار کہ اندر قدم بڑھائے۔۔ ہادی بھی اس کہ ہمراہ اندر داخل ہوا تھا۔۔

یا اللہ۔۔۔ میں آج پہلی بار آپ سے آپکہ ایک بندے کا ساتھ مانگ" رہی ہوں۔۔۔ جانے کیوں آج دل میں شدت سے خواہش جاگی کہ ایک بار محض ایک آپکہ حضور سجدے ریز ہو کر آپ سے وہ مانگوں جسے ملنے کی امید بھی نہیں۔۔ میں نہیں جانتی کیسے، مگر دیکھتے ہی دیکھتے میں اس شخص کی محبت میں گہرائیوں تک دھنستی چلی جا رہی ہوں۔۔

میں آج آپ سے اپنی محبت مانگتی ہوں، مجھے ہادی کا ساتھ نصیب کروا دیں۔۔ میری دعا پہ کن فرما دیں۔۔۔ مجھ پہ کرم فرما دے۔۔ "ہاتھ منہ پہ پھیرتے ماہی نے امڈ آنے والے آنسو صاف کئے۔۔

آپ نے کیا مانگا۔۔۔"ہادی کو اپنی جانب متوجہ دیکھ ماہی نے پوچھا۔۔"

آپ اتنی محو تھیں دعا مانگنے میں تو میں نے اللہ تعالی سے آپکی دعا کی" قبولیت مانگی۔۔ "ہادی کہ الفاظ سن ماہی ٹرانس کی کیفیت میں گھر گئی۔۔ جبکہ وہ اسے حیران پریشان چھوڑ گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔

آمین۔۔۔ "ایک آنسو پلکوں کی باڑ توڑتا گالوں پہ بہہ نکلا۔۔ جسے صاف" کرتی ماہی بھی باہر آتی۔ گاڑی میں سوار ہو گئی۔۔

نہایت ہی خوشگوار ماحول میں ڈنر کرنے کہ بعد سرمد اور عریشہ گھر کی جانب روانہ ہوگئے۔۔ عریشہ کہ لاکھ کہنے کہ باوجود ماہی اسکہ ساتھ اسکہ گھر نہ گئی کہ وہ کل کسی بھی قیمت پہ آفس سے چھٹی نہ کرنا چاہتی تھی۔ کومل کہ پاس اس قسم کا کوئی جواز نہ تھا۔۔ لہذا عریشہ کہ کہنے پہ وہ اس کہ ہمراہ ہو لی۔۔ احمد کو عین وقت ایک ضروری کام آ

گیا لہذا وہ ڈنر سے فارغ ہوتا فورا نکل گیا۔۔۔

ہادی نے ماہی کو گھر ڈراپ کرنے کی ڈیوٹی سرانجام دینے کا ذمہ اٹھایا۔۔۔ جسے پورا کرتے ماہی کو لئے وہ گاڑی میں سوار ہوتا زن سے بھگا لے گیا۔۔

آپ نے کبھی بیٹ مین کی زوجہ کو دیکھا ہے۔۔ "ماہی نے ہادی کی" بات پہ قہقہ لگایا۔۔

آپکو کیسے بتا کہ بیٹ مین شادی شدہ ہے۔۔ آپ نے اسکی شادی کب" اٹینڈ کی۔۔ "ہادی بھی ہولے سے ہنس دیا۔۔

ہوئی ہے۔۔ بلکل کالے رنگ کہ کپڑوں میں ملبوس ہوتی۔ سر بھی" ڈھکا ہوتا۔۔ کالے کپڑے سے۔۔ جس سے منہ نکلا نظر آتا۔۔۔ "ماہی جو اسکہ وضاحت پیش کرنے پہ ہنس رہی تھی۔ یک دم اسکی ہنسی کو بریک لگا۔۔ اس نے ایک نظر مرر میں اپنا عکس دیکھا۔۔ ماہی نے دوپٹہ سر پہ نماز پڑھنے کہ انداز سے باندھا تھا۔۔ اس نے ایک نظر ہادی کی جانب دیکھا جو اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش میں بے حال ہو رہا تھا۔۔

ماہی نے منہ بسورتے رخ موڑ لیا۔۔

اچھا سوری۔۔ وہ بس مجھے لگا کہ اگر بیٹ مین کی بیوی ہوتی تو بلکل" ایسی ہی لگتی جیسی فل وقت آپ لگ رہیں۔۔ "بائیاں ہاتھ سٹیرنگ وہیئل پہ رکھے، دائیں ہاتھ کو ہوا میں لہراتے اسنے ماہی کو وضاحت پیش کی۔ پھر گود میں دھر دیا۔۔

تو پھر آپ بھی بیٹ مین سے کم نہیں لگ رہے۔۔۔ "ہادی نے یک" دم سنجیدگی سے ماہی کی جانب دیکھا۔۔ جو اپنے الفاظوں پہ غور کرتی شرمندہ سی ہوئی۔۔ پھر واپس سے رخ موڑ گئی۔۔

اچانک بیچ راستے ہادی کی گاڑی رک گئی۔۔ وہ ماہی کو گاڑی میں بیٹھا چھوڑ باہر آ نکلا۔۔ گاڑی کا بونٹ کھولتے ہادی کہ چہرے پہ مسکراہٹ ابھر آئی۔۔

گاڑی تو اب مکینک کو دکھانی پڑے گی۔۔اور اس ٹائم مکینک نہیں ملے" گا "ماہی نے دہشت سے روڈ پہ دیکھا جو ویران تھی۔

"پھر اب۔۔"

پیدل چلتے ہیں۔۔ اور کوئی راستہ نہیں۔۔ "ہادی ماہی کی جانب کا دروازہ کھولتے اسے تفصیل سے بتا رہا تھا۔۔ ماہی بھی دروازہ کھلتے ہی نیچے اتر آئی۔

"کیا اور کوئی راستہ نہیں۔۔"

ہے نہ۔۔ آپ گاڑی میں سو جائیں۔۔ میں باہر سے لاک کر دیتا۔۔" پھر صبح جب مکینک ٹھیک کرے گا۔۔ تب آپکو واپس گھر چھوڑ دوں گا۔۔ "ہادی کی بات سنتے ماہی نے اسے گھوری سے نوازہ۔۔ دونوں کہ درمیاں ہر وقت رہتا فارمل انداز اب غائب ہو چکا تھا۔۔ ماہی اس کہ ہمراہ خالی روڈ پہ چلنے لگی۔۔

دونوں باتوں میں محو مکمل اردگرد سے بیگانہ گھر کی جانب چل رہے تھے۔۔ ہادی کبھی ماہی کی بات سن قہقہ لگاتا تو کبھی ماہی قہقہ لگاتی۔۔ جب بھی ہادی کوئی بات اس کہ برعکس کہتا وہ اسے گھوری سے نوازتی جس پہ ہادی کہ چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہو جاتی۔

اپنے سر اک بلا تو لینی تھی

میں نے وہ زلف اپنے سر لی ہے

دونوں اپنے دھیان میں چلتے جا رہے تھے جب ہادی کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی انکا پیچھا کر رہا ہو۔۔ اس سے پہلے کہ وہ پیچھا کرتا شخص ماہی کہ ساتھ کسی قسم کی بد تمیزی کرتا۔۔ ہادی نے اسکا ماہی کی کلائی کی جانب بڑھا ہاتھ تھام لیا۔ ماہی بھی یک دم متوجہ ہوئی۔

بھائی۔ کیا زندگی پیاری نہیں ہے۔۔ کیوں مفت میں پاگل ہونا" چاہتے۔۔ "اس شخص نے ہادی کی جانب حیرانگی سے دیکھا۔۔

کیا بکواس ہے۔۔ "وہ غرایا۔۔"

ارے بھائی بکواس تو نہیں آتی۔۔ بات ہی کرنی آتی۔۔ اور وہی کر" رہا۔۔ یہ لڑکی پاگل خانے سے آئی ہے۔۔ ابھی لایا۔۔ "ہادی کی بات پہ وہ قہقہ لگائے ہنسا۔۔

میں تجھے پاگل لگتا۔۔۔ "اس نے پھر سے اپنا ہاتھ ماہی کی کلائی کی"

جانب بڑھایا۔۔ جو ہادی پہ غصیلی نظریں گاڑھے کھڑی تھی۔۔ اس سے پہلے کہ وہ ماہی کی کلائی تھام اسے میلا کرتا۔ ہادی نے اسکا بڑھا ہاتھ جھٹکا، اور ایک پنچ اسکہ منہ پہ دے مارا۔۔۔ وہ لڑکھڑا کہ زمین پہ جا گرا۔۔ ایک اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالے وہ قدم آگے بڑھا گیا۔۔

جب مارنا ہی تھا تو مجھے پاگل کیوں ظاہر کیا۔۔ "ماہی چھوٹتے ہی پوچھ بیٹھی۔

جب ایک کام باتوں سے ہو سکتا تو ہاتھ کیوں اٹھاتا۔۔۔ "ماہی کمر پہ" ہاتھ رکھتے اس کی جانب مڑی۔

پھر باتوں سے ہی کام چلاتے۔ ہاتھ کیوں اٹھایا۔۔ "اس سے پہلے کہ" وہ اسے وضاحت پیش کرتا۔ قریب سے آتی عجیب سی آواز پہ دونوں نے مڑ کر دیکھا۔۔ ماہی کا اگلا منظر دیکھ دل دہل گیا۔۔ کچھ غنڈے ہاتھوں میں ڈنڈے لئے انکی جانب دھوڑتے آ رہے تھے۔۔ ہادی نے ماہی کا ہاتھ تھاما۔۔۔ ایک غصیلی نگاہ، سنجیدگی سے بھرپور ماہی پہ ڈالی جو دہشت سے ہادی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ ہادی کہ تاثرات دیکھ ماہی

کو محسوس ہو چکا تھا، اب یقینا یہاں ہاتھا پائی ہونے والی۔۔

بھاگو۔۔۔"ہادی چلایا۔۔ اس سے پہلے کہ ماہی سمجھ پاتی وہ لوگ انکہ" مزید قریب آ گئے۔۔

رکو۔۔۔ "ماہی دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھاتے چلائی۔۔ سب کہ سب رک" گئے۔۔ ماہی نے پاوں میں پہنی جوتی اتار کر ہاتھ میں تھامی۔۔ پرسکون نگاہوں سے ہادی کی جانب دیکھا۔۔ جو خوف اور پریشان صورت لئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

بھاگیں۔۔۔ "ماہی ہادی کا ہاتھ تھامتی چلائی۔۔۔ دونوں نے دھوڑ لگا" دی۔۔ پلک جھپکتے وہ ان غنڈوں کی نظروں سے غائب ہو گئے۔۔ روڈ پہ پہنچ کر جب اسے وہ دور دور تک بھی نظر نہ آئے تب دونوں نے سکھ کا سانس لیا۔۔ ماہی نے واپس سے جوتی پہننی چاہی مگر درد کی شدت نے گوارا نہ کیا۔۔

ہادی نے بنا سوچے اپنے شوز اتار کر ماہی کی جانب بڑھائے۔۔

"پہن لو۔۔۔ سکون ملے گا۔۔"

"اور آپ۔۔؟"

سوکس ہیں نہ۔۔ ویسے بھی تمہارا گھر تھوڑا ہی دور ہے۔۔ گھر پہنچ کہ " دے دینا۔۔۔"ماہی نے سر اثبات میں خم دیا۔۔ پھر مسکراتے قدم گھر کی جانب بڑھا دیئے۔۔

آج کا دن دونوں کی زندگی کا سب سے بہترین دن ثابت ہوا تھا۔۔ ایک خوبصورت یاد کہ طور پہ ماہی نے ہادی کا چہرہ اپنی آنکھوں میں قید کر لیا۔۔ لیکن جہاں یہ دن دونوں کیلئے خوبصورت یاد تھا۔۔ وہیں وہ دونوں ہی انجان تھے کہ اگلے سورج کی کرن انکی زندگی بدل دے گی۔۔۔

❤❤❤❤❤

ماہی۔۔ یہ سب کیا ہو رہا۔۔؟ "رات کہ پہر اس نے جونہی گھر پہنچ" کر کپڑے تبدیل کیئے۔۔ اسکا فون بج اٹھا۔۔ اس نے جونہی کال اٹھائی

ولی کی مردانہ اور غصہ سے بھرپور آواز سنائی دی۔

کیا ہوا۔۔؟"ماہی نے ناسمجھی کا مظاہرہ کیا۔"

تم آج سارا دن اس ہادی کہ ساتھ تھی۔۔ "ولی نے غصہ کی وجہ" بیاں کی۔

ہاں لیکن صرف ہادی سر ہی نہیں وہاں کومل، عریشہ، سرمد اور احمد" بھائی بھی تھے۔۔ "ماہی تلخی سے گویا ہوا۔ ولی نے ہنکار بھرا۔

رات کہ اس پہر تمہیں گھر کون چھوڑنے آیا۔۔؟ "ولی کا لہجہ تنزیا" تھا۔۔

وہ۔ جس سے میں محبت کرتی۔۔ "ماہی کی بات سن ولی کی سٹی گم ہو" گئی۔۔ کہیں کچھ ٹوٹا تھا۔۔ اس کہ وہم و گماں میں بھی نہ تھا کہ جس لڑکی سے اس نے بے شمار محبت کی۔۔ وہ آج کسی اور کی محبت اپنے دل میں سموئے بیٹھی ہے۔۔

اور میری محبت۔۔۔ "اب کی بار وہ بولا تو لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔ ماہی کو"

بھی اپنی بے رخی کا احساس ہوا۔ لہذا اب کی بار لہجہ نرم رکھا۔۔

ولی۔۔ میں تم سے محبت نہیں کرتی ہوں۔ اور نہ کبھی کر سکتی ہوں۔۔" میرے دل میں اگر کسی کیلئے محبت ہے تو محض ہادی سر۔۔ مجھے معلوم ہے تمہیں برا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔ "اس سے پہلے کہ وہ مزید ہادی سے محبت کا اعتراف بار بار کرتی۔۔ ولی اسکی بات کاٹ زخمی لہجہ میں گویا ہوا۔۔

مجھے برا نہیں لگا۔۔ اور میری فکر مت کرو۔۔ اپنے ہادی سر کی فکر " کرو۔۔ جن سے تمہیں محبت ہے۔۔ دعا کروں گا کہ تمہاری محبت کا انجام اچھا ہو۔۔ "ماہی کہ دل میں درد اٹھا۔۔ ولی بات مکمل کرتا کال کاٹ گیا۔۔ جبکہ وہ کتنی ہی دیر اسکی تکلیف کہ بارے میں سوچتی رہی۔ جو محض ماہی سے محبت کرنے کہ نتیجے میں اسے ملی تھی۔۔

❤❤❤❤❤

ارے واہ بھائی۔۔ بڑے ڈیشنگ لگ رہے۔۔ "ہادی جونہی آفس کیلئے" تیار ہو کر ناشتہ کی ٹیبل پہ آ بیٹھا۔۔مومنہ نے اسکہ وجیہہ چہرے کو

دیکھ تعریف کی۔۔ گوری شفاف رنگت، بلیک شرٹ پہ گرے کوٹ پہنے۔۔ ہاتھ میں رولیکس، گرے ہی پینٹ، بال سیٹ کئے وہ نہایت ہی وجیہہ لگ رہا تھا۔۔

بہت شکریہ۔۔ "جوس کا گلاس تھامے کو گھونٹ گھونٹ پینے لگا۔۔"

اور بیٹا۔۔ آفس میں سب کیسا جا رہا۔۔؟ "عثمان صاحب نے بات کا آغاز کیا۔۔

"سب ٹھیک پاپا۔۔"

میں سوچ رہا کسی دن چکر لگانے کا۔۔ "بشیر نے ٹوسٹ پہ بٹر لگاتے" اپنا خیال ظاہر کیا۔۔

جی ضرور تایا ابو۔۔ "ہادی محبت سے پاش لہجے میں کہتا۔ ناشتہ ختم کئے" آفس کی جانب بڑھ گیا۔۔

❤❤❤❤❤

وہ جونہی آفس کا مین ڈور دھکیلتا اندر داخل ہوا، اسے ماہی لفٹ کا انتظار

کرتی نظر آئی۔۔ ماہی نے جونہی لفٹ کا دروازہ کھولنے کی نیت سے تھامہ عین وقت ہادی نے بھی اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔ ہادی نے یک دم چونک کر اپنے پیچھے کھڑے ہادی کی جانب دیکھا۔۔ جو اب مسکرا رہا تھا۔۔ اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا۔۔ ہادی نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا پھر دونوں لفٹ میں سوار ہو گئے۔۔

مجھے لگا تھا شاید آج آپ چھٹی کریں۔۔ "ہادی نے لفٹ کی خاموشی کو" توڑا جو پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔۔

پہلے ہی بہت کر چکی ہوں۔۔ "نہایت ہی محبت سے جواب دیتے وہ" واپس سے خاموش ہو گئی۔۔ ہادی اس سے کچھ قدم کہ فاصلہ پہ دیوار کہ ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔ وہ یک ٹک اسکی جانب دیکھ رہا تھا جس سے ماہی مکمل طور پہ انجان تھی۔۔

لفٹ کا دروازہ کھلا۔۔ ماہی کی نکلتے ہی ہادی نے بھی اسکہ پیچھے قدم باہر کی جانب بڑھا دئے۔۔

ہادی اپنے کیبن جبکہ ماہی اپنی ٹیبل کہ قریب رکی۔۔ ضروری چیزیں

لئے ہادی کہ کیبن کی جانب گئی۔۔ جو اب کوٹ کرسی کی پشت پہ ڈالے، بازو کہنیوؤں تک موڑے لیپ ٹاپ پا کام میں مگن ہو چکا تھا۔۔ موبائل بجنے پہ ہادی نے لمحے بھر کیلئے نظریں لیپ ٹاپ سے ہٹائیں، پھر واپس سے لیپ ٹاپ پہ نظریں گاڑھے کال ریسوو کرتے کان کہ ساتھ لگایا۔۔

کیسی رہی لونگ ڈرائیو۔۔ "سرمد نے چہک کر رات کا ذکر دہرایا۔۔"

اچھی تھی۔۔ "ہادی نے مسکراتے جواب دیا۔۔ کل ہی ہادی چاروں" سے اپنا پلین ڈسکس کر چکا تھا۔۔ ماہی کو گھر چھوڑنے کا خیال۔۔ عریشہ کا کومل کو زبردستی اپنے ساتھ لے جانا۔۔ احمد کا کام۔۔ سب ہادی کی سیاست تھی۔۔ رات میں گاڑی کا خراب ہونا بھی اسی کھیل کا حصہ تھا۔۔

بچے۔۔ تو بہت برا پھنسا ہے۔۔ موقع ملنے دے۔۔ چن چن کہ بدلے" لونگا۔۔ "سرمد کی دھمکی پہ ہادی نے قہقہ لگایا۔۔ پھر ایک نظر ماہی کی جانب دیکھا۔۔ جو اسکہ سامنے والی نشست سمنبھالے اپنے کام میں بے

حد مگن تھی۔۔

کر لینا۔۔ جو بھی کرنا ہے۔۔ اجازت ہے۔۔ "ہادی نے نظریں ماہی" سے ہٹاتے، ٹیبل پہ پڑا پیپر ویٹ تھاما۔۔ جسے وہ نفاست سے ٹیبل پہ ہلاتے سرمد سے باتیں کرنے میں مگن ہو گیا۔۔

❤❤❤❤❤

کام کرتے وقت بیتنے کا معلوم ہی نہیں ہوا۔۔

ہادی نے ٹائم دیکھتے کھانا آرڈر کرنے کی غرض سے موبائل تھاما۔۔

ماہی۔۔ بس کرو۔۔ پہلے لنچ کر لو۔۔ "ہادی کہ پکارنے پہ ماہی نے کام" سے ہاتھ روک لئے۔۔ پھر فائلیں سمیٹنے لگی۔۔۔ ہادی خود عجیب سے تاثرات لئے موبائل پہ بات کرنے میں مگن تھا۔۔ کچھ منٹ بعد ہادی گاڑی کی چابی ہاتھ میں تھامے، کرسی کی پشست سے کوٹ اتارتے اسے بازو پہ ڈالے ماہی سے مخاطب ہوا۔۔

چلو ماہی۔۔ آج لنچ باہر سے کرتے۔۔ کینٹین کہ ہیڈ کہ فادر کی ڈیتھ"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہو گئی۔ لہذا ابھی تک کینٹین اوپن نہیں ہوئی۔۔ پتا نہیں کتنا ٹائم لگ جائے۔۔ میرا تو بھوک سے برا حال ہو رہا۔۔ مزید برداشت کی سکت نہیں مجھ میں۔۔ "ہادی نے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے دہایاں دیں۔۔ ماہی دوپٹہ سر پہ لپٹتے ہادی کہ ہمراہ کیبن سے باہر آئی۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہادی اسے زن سے بھگا لے گیا۔۔

دس منٹ بعد گاڑی ایک خوبصورت سے ریسٹورنٹ کہ سامنے رکی۔ ریسٹورنٹ سمندر کہ کنارے تھا۔ ہادی ماہی کو لئے ریسٹورنٹ کہ ٹاپ فلور پہ چلا گیا۔۔ ریسٹورنٹ سے سی ویو کا نظارہ نہایت ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔ دونوں قریب ہی ایک ٹیبل پہ بیٹھ گئے۔۔ جہاں سے اب دونوں سمندر کی لہروں کو دیکھ اس لمحے سے لطف اٹھا رہے تھے۔۔

کھانا تو بہت مزے دار ہے۔۔۔ "ہادی نے کھانا کھاتے تعریف کی۔۔" ماہی نے بھی اسکی ہاں میں سر اثبات میں خم دیا۔۔ کھانے سے فارغ ہوتے ہادی نے پانی کا گلاس تھامے گھونٹ گھونٹ پانی پیا۔۔ ماہی ٹشو سے منہ صاف کرنے لگی۔۔

چلیں۔۔ "ماہی کی بات پہ ہادی کو غوتا لگا۔۔ وہ برے طریقے سے" کھانسنے لگا۔۔ اپنی سیٹ سے اٹھتے ہادی نے سلائڈ کو تھام منہ آسمان کی جانب موڑ لیا۔۔ ساتھ ہی ساتھ اپنے دماغ کا بھی تیزی سے استعمال کرنے لگا۔۔

سر آپ ٹھیک ہیں۔۔؟ "ماہی جو حیران پریشان کھڑی تھی۔ ہادی کہ" قریب ہوتے پوچھنے لگی۔۔"جی بلکل۔۔ "ہادی نے خود کو نارمل کیا۔۔ پھر گلا تر کرتے ماہی سے مخاطب ہوا۔۔

وہ دراصل ابھی کچھ لوگوں سے میٹنگ تھی۔۔ جنہیں میں نے یہیں" آنے کا کہا تھا۔۔ میٹنگ اٹینڈ کر لوں پھر چلتے ہیں۔۔ "ہادی نے واآپس سے اپنی نشست سمنبھال لی تو ماہی بھی اسکہ سامنے پڑی کرسی پہ براجمان ہو گئ۔۔

❤❤❤❤❤

صالحہ کو جونہی معلوم ہوا تھا کہ ماہی کہ باس نے اسکے آپریشن کیلیئے لون دیا تھا۔۔ وہ نہایت ہی مشکور ہوئیں، جبھی ہادی کا شکریہ ادا کرنے کی

غرض سے انہوں نے کومل سے ماہی کہ آفس کا اڈریس لیا اور اسکہ آفس کی جانب چل دیں۔۔

گڈ مارنگ سر۔۔ "بشیر جونہی آفس میں داخل ہوا۔۔ ریسپشن پہ بیٹھی" لڑکی احتراما اپنی نشست سے کھڑی ہوتی ان کہ قریب آ رکی۔۔

گڈ مانگ۔۔ "ہادی اپنے کیبن میں ہے؟ "بشیر صاحب پینٹ کی جیب" میں ہاتھ ڈالے دوسرے سے موبائل تھامے۔۔ نہایت ہی باوقار شخصیت کے مالک لگ رہے تھے۔۔

نہیں وہ کسی کام سے باہر گئے ہیں۔۔ "ریشپشنسٹ نے معلومات فراہم" کیں۔۔

اچھا پھر میں اسکے کیبن میں ہوں۔۔ ایک کپ کافی بھجوا دیں۔۔ "بشیر" حکم پیش کئے کیبن کی جانب بڑھ گیا۔۔ کیبن میں ٹہلتے انہوں نے پرانے وقت کو یاد کیا۔۔ کیسے انہیں اس مقام تک پہنچانے کیلئے ان سے انکا سب کچھ چھین لیا گیا تھا۔۔ آج کہنے کو ان کہ پاس سب کچھ تھا۔۔ لیکن وہ نہیں تھی، جن سے انہیں بے لوث محبت تھی۔۔

❤❤❤❤❤

انہیں یہاں آئے آدھا گھنٹا بیت چکا تھا۔۔ ہادی نے ماہی سے نظر بچا کر سرمد کو کال کرنے کا میسج کیا۔۔ ٹھیک پانچ منٹ بعد سرمد کی کال آنے لگی۔۔

لگتا ہے وہ لوگ آ گئے۔۔ "ہادی نے کال ریسوو کرتے ماہی سے" کہا۔۔

اسلام علیکم۔۔ "ہادی نے سلام میں پہل کی۔۔"

وعلیکم اسلام۔۔ کیا ہوا خیریت تھی۔۔ "سرمد نے تفتیشی انداز اپنایا۔۔"

جی ہم ابھی آپ ہی کا انتظار کر رہے۔۔۔ "سرمد خاصا حیران پریشان" ہوا۔۔

"میرا انتظار کیوں۔۔؟"

کیا آپ لوگ نہیں آ رہے۔۔"ہادی نے سرمد کہ سوال کہ برعکس" جواب دیتے غصہ سے ہونٹ بھینچ لئے۔۔

ابھی کہہ رہا تھا کہ انتظار کر رہا۔۔ اب کہہ رہا کہ نہ آؤں۔۔۔ "سرمد" کی سمجھ سے باہر تھا کہ آخر وہ کیا کہنا چاہ رہا۔۔

بٹ یہ بہت ہی غلط حرکت تھی۔۔ میں آدھے گھنٹے سے اپنے سب" کام چھوڑ کر آپکا ویٹ کر رہا۔۔ اور آپ لوگ اتنی آسانی سے انکار کر رہے۔۔ "ہادی کہ غصہ کی شدت دیکھ پل بھر کو ماہی سہم گئی۔۔ جبکہ ہادی نے بات مکمل کرتے کال کاٹ دی۔۔ سرمد کو ہادی کی دماغی حالت پہ شبع ہوا۔۔ اس نے دوبارہ رابطہ کرنا چاہا۔۔ جبکہ ہادی نے کال منقطع کر دی۔۔ ہادی کو اب اپنے بنائے گئے منصوبے پہ در آمد ہونا تھا جس سے کہ وہ ماہی کہ ہمراہ ایک اور خوبصورت دن گزار سکے۔۔

ٹوٹلی ڈس گسٹنگ۔۔ "ہادی کوٹ بازو پہ ڈالتے کرسی سے اٹھ کھڑا" ہوا۔۔ اس کا رخ اب سمندر کی جانب تھا۔۔ ماہی نے اسے جاتے دیکھ قدم اسکہ پیچھے بڑھا دئے۔۔ پینٹ کو فولڈ کئے۔۔ جوتے ہاتھ میں تھامے کوٹ بازو پہ ڈالے وہ سمندر کہ کنارے گیلی ریت پہ چل رہا تھا۔۔

کیا ہوا۔۔ اپ سیٹ نہ ہوں۔۔ "ماہی اسکہ ہمراہ چلنے لگی۔۔"

کیسے نہ ہوئوں۔۔ آدھے گھنٹے سے ویٹ کر رہا۔۔ "ہادی نے سر جھٹکا۔۔ ٹیڑھی نظروں سے ماہی کی جانب دیکھتے ہادی ہولے سے ہنسا۔۔ اسکا منصوبہ کام کر گیا تھا۔۔۔ جبکہ ماہی اس سب سے انجان تھی۔۔ اچانک اسکی نظر قریب ہی ٹھیلا لگائے گول گپے بیچتے شخص کی جانب اٹھی۔۔

"واہ۔۔"

کیا ہوا؟ "ہادی نے نا سمجھی سے ماہی کی جانب دیکھا۔۔ ماہی نے خوشی" سے تمتماتا چہرا لئے۔۔ اس شخص کی جانب اشارہ کیا۔۔ اس سے پہلے کہ ہادی اس سے کچھ کہتا ماہی نے قدم اسکی جانب بڑھا دئے۔۔ ناچار ہادی کو بھی اس کہ ہمراہ جانا پڑا۔۔

ماہی یہ ٹھیک نہیں ہوتا۔۔ "ہادی نے عجب تاثرات لئے اس شخص کی" جانب دیکھا جو چٹ پٹے گول گپے بیچ رہا تھا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید بولتا۔۔ ماہی نے ایک پیس ہادی کہ منہ میں ٹھونس دیا۔۔ہادی کہ

تاثرات بگڑے۔۔

تنے ابرو ڈھیلے پڑے۔۔ جن سے واضح ہوا۔۔ کہ ہادی کو بھی خاصا لطف آیا تھا۔۔

دونوں کتنی ہی دیر کھڑے گول گپے کھاتے لطف اٹھا رہے تھے۔۔ آخر جب معدے نے وارنگ دیں تو دونوں نے ہاتھ روک لئے۔۔۔

❤❤❤❤❤

صالحہ حجاب میں اپنا چہرا چھپائے عالیہ کہ دفتر آئی تھی۔۔ ریسپشن پہ بیٹھی لڑکی نے زین کہ کیبن میں کال ملائی جسے بشیر نے اٹینڈ کیا تھا۔۔

"سر کوئی خاتون آئی ہیں۔۔ سر سے ملنے۔۔"

بھیج دو۔۔ "جانے کس خیال کہ تحت بشیر نے صالحہ کو کیبن میں مدعو" کیا،، اس بات سے انجان کہ اسکی محبت آج بیس سال بعد اسکہ سامنے آ کھڑی ہو گئی۔۔ وہ جسے ہر رات یاد کر کہ کئی آنسو بہائے جاتے تھے۔۔ جسے وہ پچھلے انیس سالوں سے تلاش کر رہا تھا۔۔ جسے دیکھ اسکو سکون

حاصل ہوتا تھا۔۔ وہ جس کہ بعد بیس سال تک بشیر نے اک پل سکون کا نہ کاٹا تھا۔۔ اک پل جسے یاد کرنا نہ بھولا تھا۔۔ جسے ہر راہ، ہر راہ میں ڈھونڈا تھا۔۔ آج براہراست خود چل کر اسکہ سامنے آ کھڑی ہو گی۔۔

ناک کی آواز پہ بشیر نے اندر آنے کی اجازت دی۔۔ جو خود کافی کہ گھونٹ بھرتے، اخبار پڑھنے میں محو تھے۔۔

صالحہ نے جونہی قدم کیبن میں رکھے تھے۔۔ سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ اسکہ پیروں تلے زمین کھسک گئی۔۔ ہاتھ پاؤں لرزنے لگے۔۔ بشیر نے اخبار سے نظر سرسری انداز سے اٹھائی جسے واپس پلٹنا بھول گیا۔۔ صالحہ نے فورا سے بیشتر اپنے دوپٹہ کہ پلو سے چہرہ ڈھکنا چاہا، جسے وہ ہمیشہ گھر سے نکلنے سے بعد ڈھک کر رکھتی تھی۔۔ لیکن اب اسکا کوئی فائدہ نہ تھا۔۔

بشیر یک ٹک اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔ جو خود لرز رہی تھی۔۔ بشیر کو ٹکٹکی باندھے اپنی جانب دیکھتے صالحہ کہ گال دہکنے لگے۔۔ اس نے فورا

سے بیشتر قدم واپس موڑ لئے۔۔ اسے دور جاتے دیکھ بشیر بھی حال میں لوٹا۔۔

صالحہ۔۔۔ "اسے پکارتے بشیر اسکے پیچھے دوڑا تھا۔۔ جو اب خود کو منظر" سے غائب کر چکی تھی۔۔

❤❤❤❤❤

عثمان۔۔۔ "بشیر گھر میں داخل ہوتے غصے سے بھرپور عثمان کا نام" پکارنے لگے۔۔

عثمان۔۔۔ "وہ چلائے۔۔ عثمان پھرتی سے پاوں دھوڑاتے سیڑھیاں پار" کئے بشیر کہ قریب آئے۔۔ بشیر نے پھر سے پکارا۔۔ ایک ہاتھ سے سر تھامے وہ تہش کہ عالم میں اپنے بھائی کا انتظار کر رہے تھے جس نے انہیں کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔۔ ابھی تک سوچ سوچ کر دماغ کی نسیں پھٹ رہی تھی کہ ان کی محبت کو ان سے جدا کرنے میں ان کہ اپنے سگے بھائی کا ہاتھ تھا۔۔

جی بھائی۔۔ "عثمان ڈرا سہا تھا۔۔ بشیر نے رخ موڑا۔۔ اپنی خونخوار" نگاہوں سے عثمان کی جانب دیکھا۔۔

صالحہ کہاں ہے؟ "ہر لفظ پہ زور دیتے گویا ہوئے۔۔ عثمان کا رنگ" فک سے اڑا۔۔

وہ۔۔ وہ بھائی۔۔۔ انکی تو ڈیتھ ہو چکی۔۔ "بامشکل نظریں جھکاتے لفظ" ادا کیئے۔ دل تو مانتا نہ تھا بھائی سے اتنا بڑا جھوٹ بولنے کا۔۔ جونہی عثمان نے بشیر کی جانب بات مکمل کیئے ایک نظر ڈالی چٹاخ کی آواز پہ انکہ منہ پہ زوردار تمانچہ پڑا۔۔ وہ بامشال سمنبھلے۔۔ کنیز بیگم نے آگے بڑھ کر اپنے شوہر کو سہارا دیا۔۔

یہ کیا تھا بھائی۔۔ "کنیز نے شکوہ کیا۔۔ جو حیران پریشان تھیں۔۔"

بسسسس۔۔۔۔ "وہ دہاڑے۔۔ انگلی عثمان کی جانب کرتے انکی آنکھوں" سے تکلیف ابل کر نکلنے لگی۔۔ ایک ایک آنسو جسے وہ آج تک بہنے سے روکتے آئے تھے آج بہہ رہا تھا۔۔

اپنے اس شوہر نا مراد سے پوچھیں۔۔ کہ آخر انہوں نے میرے ساتھ" اس قدر گھٹیا کھیل کیوں کھیلا۔۔۔ "آواز میں صدیوں سے سہا درد عیاں تھا۔۔

کونسا کھیل۔۔؟ "عثمان کو کندھوں سے تھامے کنیز بیگم نے انکی جانب" دیکھا جو نظریں جھکائے کھڑے تھے۔۔

تم تو میرے بھائی تھے نہ۔۔ کیوں کیا پھر۔۔ کیوں کیا۔ "اسے" کندھوں سے تھامے وہ نرمی اور درد سے بھرے لہجے میں بولتے آخر میں دہاڑے۔۔۔

کتنی محبت کرتا تھا میں صالحہ سے۔۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں اپنی زندگی" میں ہر اک لمحہ میں کس قرب سے گزرا ہوں۔۔ اک پل ایسا نہیں جو سکون سے گزرا ہو۔۔ جب۔۔ جب مجھے صالحہ کی یاد نہ ستائی ہو۔۔۔ اور میرے بیٹی۔۔ اسے ہاتھوں میں بھرتے مجھے میری ذمہ داریوں کا احساس ہوا۔ اس محبت کا جو محض باپ کی اپنی بیٹی کیلئے ہوتی ہے۔۔ تم بھی تو ایک بیٹی کہ باپ تھے تب۔۔ کیا تمہیں مجھ پہ رحم نہ آیا۔۔

رحم نہ سہی ترس ہی کھا لیتے۔۔ "گھٹنوں کہ بل بیٹھتے بشیر نے عثمان کو کھری کھری سناتے ہر اک لمحہ یاد کروایا۔۔ عثمان ندامت سے سر جھکائے اپنے بھائی کو تڑپتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

تکلیف، رنج، بے بسی، کیا کچھ نہ تھا انکہ لہجے میں۔۔ جب اپنے ہی آپ کی پیٹھ میں چھرا گھومپیں تو دل خون کہ آنسو روتا ہے۔۔ جو آج بشیر کی آنکھوں سے بہتے عثمان کا دامن داغ دار کر رہے تھے۔۔۔

تمہاری بیٹی نائلہ کہ ساتھ جو کچھ بھی ہوا۔۔ وہ تمہیں تمہارے بوئے" ہوئے بیج کا پھل ملا۔۔ خدا نے انصاف کیا۔۔ باپ کی غلطی کی سزا بیٹی کو ملی۔۔ لیکن پھر بھی باپ کو احساس نہ ہوا۔۔ "بشیر نے نائلہ کی جانب دیکھا جو اپنے ذکر پہ رونے لگی۔۔

نائلہ نے پسند کی شادی کی تھی۔۔ لڑکا نہایت ہی باوقار اور وجیہہ تھا۔۔ دونوں نے شادی کہ بعد گھر والوں سے الگ رہنا تھا۔۔ جو لڑکے کہ گھر والوں کی خواہش تھی۔۔ مگر شادی کہ ایک سال بعد ہی لڑکا اکتا گیا۔۔ لڑکی کو طلاق دے کر گھر روانہ کردیا۔۔ اسی دوران نائلہ نے

www.neweramagazine.com

خوشخبری سنائی۔۔ جسے سنتے ہی لڑکے نے نہ صرف معافی مانگی بلکہ نائلہ کو واپس گھر بھی لے گیا۔۔ مگر ٹھیک ایک مہینے بعد پھر سے مار پیٹ کر نائلہ کا بچہ ضائع کروا دیا۔۔ لڑکے کہ گھر والوں نے اسے اپنی اولاد ماننے سے انکار کرتے نائلہ کی پاک دامنی پہ سوال اٹھایا۔۔

جب ہادی کو خبر ہوئی اس وقت نائلہ ہسپتال کہ بستر پہ بے سد پڑی تھی۔۔۔ زندگی سے ناراض۔۔ نہ صرف بچہ بلکہ شوہر بھی ہمیشہ کیلئے دور ہو گیا جسے اس نے سب کہ اختلاف کہ باوجود اپنی زندگی میں ،شامل کیا تھا۔۔ جس کی نصبت نائلہ کو ایک بھاری قیمت ادا کرنی پڑی اپنی عزت، اپنی اولاد، اپنی محبت، سب کچھ کھو چکا تھا۔۔ باقی کی زندگی صرف سسکتے ہی گزرنی تھی۔۔

یہ ایک آزمائش تھی جس میں وہ کامیاب ہو ہی چکی تھی۔ لیکن اس نے نہ صرف اللہ سے کنارہ کشی اختیار کی بلکہ اپنی بہن مومنہ کیلئے آئے کئی اچھے رشتے چھڑوائے۔۔ اس کہ مطابق اگر اسے خوش رہنے کا حق نہیں تو اردگرد کا کوئی شخص خوشی کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔۔۔

بشیر زمین بوس ہوتا بلکنے لگا۔۔ جبکہ عثمان کٹہرے میں کھڑا بھائی کہ ہر سوال کیلئے جوابدہ تھا۔۔ کیا بتاتا۔۔ اپنے مرحوم باپ کا قصور کیسے بتاتا۔۔ کچھ عرصے پہلے باپ کا بیٹا بن کر فرض ادا کیا تھا۔۔ آج بھائی بن کر فرائض انجام دینا تھے۔۔ دل میں اک عزم لئے اس نے بشیر کی جانب دیکھا جو ٹوٹ کر بکھر چکا تھا۔۔ جسے اب صرف وہی ایک سمیٹ سکتی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کومل۔۔ ماہی کہاں ہے۔۔؟"کومل جو اپنی دھن میں مگن بیٹھی ٹی وی" دیکھ رہی تھی۔۔ صالحہ کی حواس باختہ آواز سن گھبرا گئی۔۔

کیا ہوا۔۔؟ صالحہ آنٹی۔۔ "صالحہ کو صوفے پہ بیٹھاتے اس نے فورا" سے پانی گلاس میں انڈیلتے ان کہ حوالے کیا۔۔ جو اب خود ماہی کو فون ملا رہی تھیں۔۔

ماہی ہادی کہ ہمراہ سمندر کہ کنارے چلتے باتوں میں محو تھی جب فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ہادی نہایت ہی بد مزہ ہوا۔۔ مگر ماہی نے امی کا نمبر

جگمگاتا دیکھ فورا سے بیشتر کال اٹھا لی۔۔

ماہی فورا گھر پہنچو۔۔ ایک منٹ کی بھی دیری کئے بغیر۔۔ "صالحہ کال موصول ہوتے ہی حواس باختہ سی گویا ہوئیں۔۔

امی۔۔ امی۔۔ سب خیریت ہے نہ۔۔؟ "ماہی نے پریشانی کہ عالم میں" دریافت کیا۔۔

تم گھر پہنچو پھر بات ہوتی۔۔ "بات مکمل کرتے انہوں نے کال منقطع" کردی۔۔ جبکہ ماہی ہادی کو اطلاع کئے گھر کی جانب روانہ ہوئی۔۔ جہاں آج اسے اپنی زندگی کا سب سے بڑا راز معلوم ہونا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤

بشیر گھر سے معمول کہ مطابق کام پہ روانہ ہو رہا تھا کہ اسے راستے میں عثمان نظر آیا جسے نظرانداز کرتے بشیر اپنی صف میں چلنے لگا۔۔

اب بھائی کو اس قدر نظر انداز کریں گے۔۔ "گاڑی سے نکلتے دھوپ" سے بچاؤ کیلئے لگایا چشمہ اتار وہ گرم جوشی سے مخاطب ہوتا بشیر سے

بغل گیر ہوا۔۔

نہیں بس ایسے ہی۔۔ "مختصر جواب دیتے وہ ارد گرد دھوڑتی گاڑیوں کو" دیکھنے لگا۔۔

بھائی۔۔ گھر چلیں۔۔ پاپا کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔ وہ آپ کو بہت یاد" کرتے۔۔ "بشیر کو جونہی عبداللہ صاحب کی حالت کا معلوم ہوا۔۔ وہ اک پل کی بھی دیری کئے بغیر عثمان کہ ساتھ گھر کی جانب روانہ ہوا۔۔

♥♥♥♥♥♥

گھر کا دروازہ پار کرتے اس کہ قدم من من بھر کہ ہو گئے۔۔ اسی جگہ کو چھوڑ کر، ہر رشتہ ناتہ توڑ کر وہ اپنی محبت پا گیا تھا۔۔ آج پھر سے یہاں آتے اسے اپنی محبت کھو جانے کا ڈر ستانے لگا۔۔ آخر اپنے وہمات کو جھٹکتے، ہمت مجتمع کئے اس نے قدم بڑھائے۔۔۔

بشیر جونہی عبداللہ صاحب کہ کمرے میں داخل ہوا۔۔ وہ بستر پہ بے صد آنکھیں موندے لیٹے تھے۔۔۔ اپنے باپ کو اس حالت میں دیکھ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے خاصا دکھ ہوا۔۔ عثمان اسے گھر چھوڑتا ضروری کام کا کہتے روانہ ہو چکا تھا۔۔

باپ کہ قریب بیٹھتے ایک آنسو آنکھوں سے بہہ نکلا۔۔ جسے صاف کرتے عبداللہ صاحب نے اسے سینے سے لگا لیا۔۔ تمام ترر نجشیں ختم ہو گئیں تھیں۔۔

ارے ہماری پوتی اور بہو کہاں ہے؟ "عبداللہ محبت سے بھر پور لہجے" میں گویا ہوئے۔۔

بس جلدی میں بھول گیا۔۔ اگلی بار ضرور لاؤں گا۔۔ "چہرے پہ" مسکراہٹ لئے وہ مخاطب ہوا۔۔

اگلی بار مطلب۔۔ اب تم یہاں سے نہیں جاؤ گے۔۔ بلکہ ابھی عثمان" آئیگا تو وہ ان دونوں کو بھی یہیں لے آئے گا۔۔ "باپ کہ منہ سے ادا ہونے والے الفاظ سن بشیر نے بےساختہ انہیں سینے میں بھینچ لیا۔۔۔

شکریہ بابا جانی۔۔ بہت شکریہ۔۔ "کیا کچھ نہ تھا اس شخص کہ دل"

میں۔۔ کس قدر محبت جاگ اٹھی تھی پل بھر میں۔۔ باپ کا مقام مزید بلند ہو گیا تھا۔۔

یک دم فون کی وائبریشن نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔

ہیلو۔۔ کیا؟ "خبر سنتے بشیر کہ پیروں تلے زمین کھسک گئ۔۔ وہ بے" ساختہ موبائل کان کہ ساتھ لگائے کمرے سے نکلا۔۔ دل کرچی کرچی ہو چکا تھا۔۔ آج ہی تو اتنی بڑی خوشی نصیب ہوئی تھی اور اب پل بھر میں سب ختم ہو گیا۔۔۔

ریش ڈرائیونگ کرتے کئ دفع اسکا ایکسیڈنٹ ہوتا ہوتا بچا۔۔ جونہی وہ اپنے گھر کہ قریب پہنچا، برق رفتاری سے گاڑی سے اترتے گھر کی جانب بڑھا جو آگ سے جھلس رہا تھا۔۔ بشیر نے دھوڑتے آگ سے جھلستے گھر میں داخل ہونے کی کوشش کی۔۔ ارد گرد کہ لوگ اسے سمنبھلتے ہونسلہ دینے لگے۔۔۔ جبکہ وہ ان سے گرفت چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔ صالحہ۔۔۔ "وہ ہلق کہ بل چلایا۔۔۔ مگر اب انکی آواز"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سننے والا کوئی نہ تھا۔۔ بے بسی کی انتہا کیا ہوتی ہے شاید آج وہ اسے محسوس کر رہا تھا۔۔ جب اس کا کوئی اپنا اس کی نظروں کہ سامنے جھلس رہا تھا۔۔ اور وہ بے بسی سے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے اسے جھلستا دیکھ رہا تھا۔۔

مجھے جانے دو۔۔۔ وہ۔۔ وہ درد سے کراہ رہی ہے۔۔ اسی میری" ضرورت ہے۔۔ "کہتے بشیر کہ آنسو ابل کر بہہ رہے تھے۔۔ مسلسل وہ اپنی گرفت بھی چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

جب ہمارا کوئی اپنا، بہت قریبی ہم سے دور ہوتا ہے تب ہمیں اپنی بے بسی کا احساس ہوتا ہے۔۔ ہماری نظروں کہ سامنے وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہم سے رخصت ہو جاتا ہے۔۔ اور ہم کچھ نہیں کر پاتے۔۔ پل بھر میں کئی خیالات آتے۔۔ ہماری مکمل زندگی جو ان کہ ہمراہ گزری اک اک لمحہ کسی فلم کی ماند گھومتا۔۔۔ دل میں کئی وسوسے جنم لیتے۔۔ جو ابھی بشیر کہ دل میں اٹھ رہے تھے۔۔

پتا نہیں وہ کتنی تکلیف سے دو چار ہوئی ہو گئی۔۔ میری بیٹی۔۔ میری"

بیٹی۔۔ وہ تو محض چھ ماہ کی تھی۔۔ اس پہ تو رحم کر لیتے۔۔۔

آہھہ۔۔۔ "بلکتے بشیر کراہنے لگا۔۔

کاش مجھے ایک موقع مل جاتا۔۔ میں اپنی زندگی، اپنے جینے کی وجہ کو" بچا لیتا۔۔ بکھر گیا ہوں میں۔۔۔ "بشیر پہ گرفت ڈھیلی پڑتے ہی وہ زمین بوس ہو گیا۔۔۔ اب یہی سسکیاں اسکی زندگی کا آصرہ تھیں۔۔

❤❤❤❤❤

کیا ہوا؟ بھائی۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ "اس واقعہ کو آج پانچ دن" گزر چکے تھے۔۔ ابھی کچھ لمحے پہلے ہی دونوں قبرستان سے ہو کر آئے تھے۔۔ سردیوں کی تاریک ترین رات تھی۔۔ بادل آسمان پہ بکھرے آسمان کو چھپا گئے تھے۔۔ بشیر لان میں لکڑیوں سے آگ جلائے اس کہ قریب بیٹھا کسی غیر مرئی نقطے کو گھورنے میں مصروف تھا۔۔ لان میں عوث پڑنے لگی تھی جب عثمان اسے ڈھونڈتے لان کی جانب آیا۔۔

بشیر نے اک نظر عثمان کی جانب دیکھا۔۔ ہاتھ بڑھا کر قریب پڑی شراب کی بوتل اٹھاتے منہ سے لگائی۔۔ عثمان غش کھا کر دور ہٹا۔۔

کیونکہ بشیر اب شراب کو اپنے اوپر انڈیل رہا تھا۔۔

بھائی۔۔ یہ کیا کر رہے۔۔ "وہ چلایا۔۔"

ماتم،، محبت کی موت کا ماتم۔۔ سب جذبوں کی موت کا ماتم۔۔۔"

اور۔۔ اور پھر جب کوئی محبت، کوئی جذبہ، کچھ باقی نہیں بچا مجھ میں، تو پھر مجھے جینے کا بھی کوئی حق نہیں۔۔۔ "آگ میں جھلستی لکڑیوں میں سے ایک لکڑی اٹھاتے اسے اپنے قریب سے قریب تر کرنے لگا۔۔۔

بھائی۔۔ "عثمان نے یک دم اس کہ قریب ہوتے لکڑی تھام اسے دور" پھینکا۔۔

یہ کیا حرکت تھی۔۔ خدا کا واسطہ ہے بھائی۔ آئندہ ایسی کسی قسم کی" حرکت آپ نے کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔ اگر آگ لگ جاتی تو ہمارا کیا ہوتا۔۔ اپنا نہ سہی،، ہمارے

بارے میں ہی سوچ لیں۔۔ "عثمان اسکہ سامنے ہاتھ جوڑتے فریاد کر رہا تھا۔۔ بشیر نے نم آنکھوں سمیت عثمان کی جانب دیکھا۔۔ یک دم لان

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں بلند قہقے گونجنے لگے۔۔۔

ہاتھ فضا میں لہراتے وہ باہیں کھولے بلند بانگ قہقے لگا رہا تھا۔۔

کیا کہا۔۔ تم لوگوں کہ بارے میں سوچوں۔۔ جب ان بے رحموں نے"

میرے بارے میں نہ سوچا تو میں تم لوگوں کہ بارے میں کیوں

سوچوں۔۔۔ "ہر لفظ پہ روز دیتے بشیر خونخوار نگاہوں سے اسکی جانب

دیکھتے گویا ہوا۔۔

کیوں سوچوں کسی کہ بارے میں۔۔ کیوں۔۔ کیوں۔۔۔ "وہ چلایا۔۔"

لان میں بشیر کی آواز گونجتی ملک ہاوس کہ درودیوار تک کو ہلا دے

رہی تھی۔۔ بشیر نے شراب کی بوتل تھام اسکا آخری گھونٹ لیا۔۔

اس۔۔ اس دو جہاں کہ مالک نے پل بھر کیلیئے بھی میرے بارے میں"

،نہ سوچا۔۔ پھر کیوں سوچوں میں۔۔ "آسمان کی جانب اشارہ کرتے

دیکھتے ہی دیکھتے بشیر نے شراب کی بوتل بازو پہ مارتے کرچی کرچی کر

دی۔۔

اک بار پھر لان میں قہقہ گونجا۔۔ درد کی شدت سے بھرپور قہقہ۔۔

عثمان نے جونہی اس کہ قریب بڑھنا چاہا، بشیر نے شراب کی ٹوٹی بوتل کا ٹکڑا تھام اسکہ سامنے کر اسے قریب نہ آنے کی دھمکی دی۔۔ عثمان مکمل طور پہ بے بس تھا۔۔

ٹکڑا ہاتھ کی کلائی پہ پھیرتے اس نے ابلتے خون کو بہنے دیا۔۔

دشت میں پیاس بجھاتے ہوئے مر جاتے ہیں

ہم پرندے کہیں جاتے ہوئے مر جاتے ہیں

ہم ہیں سوکھے ہوئے تالاب پہ بیٹھے ہوئے ہنس

جو تعلق کو نبھاتے ہوئے مر جاتے ہیں

۔ نم آواز لئے بشیر غزل زیر لب گنگنائی۔۔ ٹکڑے سے مزید تین چار ٹھوکے دئے بازو خون و خون کیا۔۔۔ بلند بانگ قہقہ لگاتے اس نے عثمان کی جانب دیکھا۔۔

دیکھو عثمان۔۔۔ کیسے خون نکل رہا۔۔ ٹپ ٹپ۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔ "یک دم"

وہ کراہا۔۔۔

کیوں کیا۔۔۔ کیوں۔۔۔ "آسمان کی جانب دیکھتے وہ چلایا۔۔ چہرہ مکمل" طور پہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔

تو نے جدا کیا نہ ہمیں۔۔۔ کیوں۔۔؟ کیا بگاڑا تھا ہم نے تیرا۔۔ خدا" کا واسطہ بھی نہیں دے سکتا۔۔۔ جب تو نے خود ہی آج مجھ سے دونوں جہاں کی خوشیاں چھین لیں۔۔۔ مار دے مجھے بھی۔۔ سن رہا ہے نہ۔۔۔ مار دے مجھے بھی۔۔ "پوری قوت سے چلاتے اس کی دماغ کی رگیں تن چکی تھیں۔۔ ہاتھ میں تھامہ ٹکڑا آسمان کی جانب پوری قوت سے پھنکتے وہ پھر سے اپنی حالت پہ قہقہ لگانے لگا۔۔ جنونیت کسے کہتے آج بشیر کی حالت دیکھ عثمان سمجھ گیا تھا۔۔

قہقہ لگاتے اس پہ بے ہوشی کا غلبہ طاری ہونے لگا۔۔ اسے بے ہوش ہوتا دیکھ عثمان نے آگے بڑھ کر اسے اپنے کسرتی بازوؤں میں اٹھایا۔۔ پھر اسے لئے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

بشیر کو بے ہوشی کی دوا دے کر ڈاکٹر روانہ ہو چکے تھے۔۔۔ عثمان بھائی پہ چادر درست کئے اپنے کمرے کی بجائے عبداللہ صاحب کہ کمرے میں آ گیا۔۔ جو بستر پہ چت لیتے چھت کو گھور رہے تھے۔۔۔

بھائی کی حالت صرف اور صرف آپکی وجہ سے ہوئی بابا جانی۔۔ اب تو" آپ خوش ہیں نہ۔۔ انکی حالت دیکھ کر دل کو خاصی ٹھنڈک محسوس ہوئی ہو گی نہ۔۔"ہر لفظ چبا چبا کر کہتے وہ باپ بیٹے کا فرق بھول انہیں غصیلی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں نے جو کیا ٹھیک تھا۔۔ اس بارے میں مزید بات نہیں ہو" گی۔۔۔ "کہتے ساتھ وہ آنکھیں موندے رخ موڑے سونے کی کوشش کرنے لگے۔۔ جبکہ وہ باپ کی جانب دکھ سے دیکھنے لگا۔۔

اور ایک بات۔۔ بشیر کو ہر گز نہیں پتا چلنا چاہیے کہ یہ سب ہم نے" کروایا ہے۔۔ "نہایت ہی پرسکون لہجے میں کہتے وہ پھر سے رخ موڑ گئے۔۔

آپ نے انہیں اپنے راستے سے تو ہٹا دیا ہے لیکن آپ ہر گز بھی۔۔"

ان کہ دل سے وہ محبت نہیں ختم کر پائیں گے جو صالحہ بھابھی کیلیئے تھی۔۔ "بھابھی پہ زور دیتے وہ پیر پٹختا کمرے سے روانہ ہو گیا۔۔

❤❤❤❤❤

یہ ماہی کہ پاپا ابھی تک آئے کیوں نہیں؟ "صالحہ نے پریشانی سے" تیسری بار کھڑکی سے پردہ ہٹاتے سڑک کی جانب دیکھا جو ویران پڑی تھی۔۔ وہ جلے پیر کی بلی کی ماند کمرے میں چکر کاٹتے اپنے مجازی خدا کا انتظار کر رہی تھی۔۔

یک دم دروازے پہ دستک ہوئی۔۔ بنا پوچھے، بنا جانے، اس نے یک دم دروازہ وا کیا۔۔ مگر سامنے کھڑے شخص کو دیکھ صالحہ کہ حواس اڑ گئے۔۔

آپ؟ "عثمان اپنے کچھ ساتھیوں کہ ہمراہ اس کہ سامنے براہراست" کھڑا تھا۔۔

تم لوگ یہیں رکو۔۔ "اپنے ساتھ موجود لوگوں کو حکم دیتا عثمان گھر"

میں داخل ہوا۔۔ اپنے پیچھے دروازہ بند کرتے وہ ماہی کی جانب بڑھا۔۔

چھ ماہ کی ماہی کو گود میں اٹھاتے عثمان کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔ اس کہ ماتھے پہ بوسہ دیتے ایک آنسو اس کہ گالوں پہ بہہ نکلا۔۔

ماہی کو لیں۔۔ اور گھر میں جو بھی دوسرا راستہ ہو باہر جانے کا۔۔ اس" سے باہر نکل جائیں۔۔ "وہ جو اسے ماہی سے محبت کرتا دیکھ مسکرا رہی تھی۔۔ عثمان کی بات سن نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔

"کیا مطلب۔۔؟ کیوں؟"

اگر آپ دونوں یہاں سے نہ گئیں تو بابا جانی کہ لوگ آپ کی جان" لے لیں گے۔۔ آپکا جانا بہت ضروری ہے۔۔ اپنے لئے نہ سہی، ماہی کیلئے۔۔ "صالحہ کو صدما پہنچا۔۔ وہ حواس باختہ سی عثمان کی جانب دیکھنے لگی۔۔

اور۔۔ اور بشیر۔۔؟ "وہ محض اتنا ہی بول پائی۔۔ آگے زبان نے" ساتھ نہ دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بابا جانی کہ پاس ہیں۔۔ اب اگر آپ اپنی اور اپنی بیٹی کی سلامتی" چاہتی ہیں۔۔ تو آئندہ ان سے ملنے کی کوشش مت کریئے گا۔۔ "عثمان بات مکمل کرتا دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔ اک نگاہ پیچھے کی جانب ڈالی۔۔ جہاں اب وہ حواس باختہ سی آنسو بہاتی ماہی کو اٹھائے باہر کی جانب لپکی۔۔

جونہی وہ کمرے سے نکلی۔۔ عثمان نے بھی دروازے کھولتے قدم باہر نکالے۔۔ پھر اپنے پیچھے دروازہ بند کرتے اس نے ساتھی لوگوں کو اشارہ کیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاتھ میں تھامی لکڑی کو آگ سے سلگھاتے۔۔ سارے گھر پہ پٹرول چھڑک کر آگ کہ حوالے کر دیا۔۔۔

جھلستے گھر پہ اک نگاہ دھوڑاتے عثمان واپس سے گاڑی میں سوار ہوتا اسے زن سے بھگا لے گیا۔۔۔ عثمان نے باپ کی بات پہ عمل تو کیا تھا مگر وہ دو معصوم جانوں کا قتل کر کہ اپنے ہاتھ خون سے نہیں رنگنا چاہتا تھا۔۔ ایک سوچ کہ تہت عثمان نے دونوں کو کراچی بھجوا دیا۔۔

جبکہ عبداللہ کہ دلی سکون کی خاطر فرضی قبریں بنوا کر ان پہ صالحہ اور ماہی کہ نام کی تختی لگوا دی۔۔ وہ چاہ کر بھی اپنے بھائی کو بتا نہیں سکتا تھا۔۔ وگرنہ ان دونوں کی جان کو خطرہ ہوتا۔۔ لہذا وہ چپ کا روزہ رکھتے سب برداشت کرنے لگا۔۔۔ اس روز کہ بعد اس نے دوبارہ صالحہ کو کبھی نہ دیکھا تھا۔۔ اور آج اتنے عرصے بعد اس کا ذکر پھر سے ملک ہاوس کی دہلیز ہلا گیا تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

امی سب خیریت ہے۔۔؟ "وہ جونہی گھر کہ داخلی دروازے سے آتی دکھائی دی۔۔ صالحہ اپنی نشست سے اٹھتی اس کہ قریب پہنچی۔۔ اسے ٹٹول کر دیکھنے لگیں آیا اسے کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی۔۔ جب دل کو تسلی ہوئی تو اسے سینے میں بھینچ آنسو بہانے لگیں۔۔

ہوا کیا ہے امی؟ "صالحہ کو یوں روتا دیکھ ماہی کو خاصی پریشانی ہوئی۔۔"

ماہی کل سے تمہارا گھر سے باہر نکلنا بند۔۔ تم یہیں اندر رہو گی گھر" میں۔۔ "اسے خود سے الگ کرتے انہوں نے جو حکم دیا وہ اسے ساکت

کر گیا۔۔۔ گویا سانپ سونگھ گیا ہو۔۔۔

کیا۔۔ کیا۔۔۔ کیوں کہہ رہیں۔۔؟ "ماہی کو حکم پیش کرتی وہ کمرے" میں لگی الماری سے رقم نکالنے لگی۔۔ جو ابھی بھی اصل وجہ سے انجان تھی۔۔

بس جو کہا کرو۔۔۔ کل ہی ایک رشتہ آیا تھا۔۔ قریب ہی رہتے" ہیں۔۔ لڑکا دبئی میں ہوتا۔۔ ایک مہینے کیلئے آیا۔۔ جلد از جلد دس دن میں تمہاری شادی کر کہ رخصت کر دونگی۔۔ "وہ کہتے ساتھ ساتھ پھرتی سے رقم بیگ میں بھر رہی تھیں۔۔۔

امی یہ کیا بول رہیں۔۔ کیوں کر رہیں۔۔ "ماہی غش کھا کر گرنے ہی" والی تھی کہ خود کو سمنبھالتے صالحہ کہ براہراست آتے گویا ہوئی۔۔

کیونکہ ہماری جان کو خطرہ ہے۔۔ تمہارے باپ نے آج مجھے دیکھ لیا" "ہے۔۔ اگر عثمان نے دیکھ لیا۔۔ وہ لوگ ہمیں مار ڈالیں گے ماہی۔۔۔ اسے کندھوں سے تھامے وہ براہراست اسکی آنکھوں میں جھانکتی گویا ہوئیں۔۔

بابا۔۔ انکی تو دیتھ۔۔ "ماہی صدمے سے دو چار تھی۔۔ صالحہ نے بلکتے" اسکی جانب دیکھا۔۔ پھر اسے اپنے قریب صوفے پہ بیٹھایا۔۔۔

نہیں ماہی۔۔ میں جھوٹ کہتی تھی۔۔ تمہارے بابا ایک آوارہ لڑکے" تھے۔۔ پلے بوائے کہیں تو غلط نہ ہو گا۔۔یونیورسٹی کی کئی لڑکیوں کہ ساتھ تعلقات تھے۔۔ مجھ سے بھی محبت کا دعوا کیا۔۔ جب میں نہ مانی تو خود کو نقصان پہنچانے لگے۔۔ میں اکیلی رہتی تھی ماہی۔۔ ڈر تھا۔۔ ڈر تھا معاشرے میں رسوائی کا۔۔ لیکن ان سے محبت بھی تھی۔۔ جانے کس منحوس گھڑی میں مجھے یہ احساس ہوا۔۔ "صالحہ نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔۔ آنکھوں سے آنسو ابل کر چہرے کو بھگونے لگے۔۔۔

جب میں شادی کیلئے راضی ہوئی۔۔ تب انکہ والد صاحب کہ" اعتراضات جاگ اٹھے۔۔ "وہ ہولے سے بیتے پل کو یاد کرتے زخمی ہنسی ہنسیں۔۔

اپنی جائیدات کو ٹھکرا کر انہوں نے مجھ سے شادی کی۔۔ پھر تم ہماری" زندگی میں آئی۔۔ "ماہی کہ چہرے پہ شفقت سے ہاتھ پھیرتے وہ

مسکرائیں، جو ٹرانس کی کیفیت میں گھری تھی۔۔

"سب بہت خوبصورت تھا۔۔ چھوٹے سے گھر میں تمام تر آسائشیں تھیں۔۔ پھر۔۔ پھر کالے بادل چھائے اور پلک جھپکتے برسنے لگے۔۔ اتنا برسے۔۔ اتنا برسے۔۔ کہ میری تمام تر خوشیاں اپنے سنگ بہا کر لے گئے۔۔۔" اپنی نشست سے اٹھتے وہ مکمل طور پہ اس وقت میں کھو گئیں۔۔۔

"ایک دن تمہارے بابا گھر سے نکلے اور پھر کبھی واپس نہ لوٹے۔۔ عثمان، انکا چھوٹا بھائی۔۔ اپنے والد کہ کہنے پہ ہم دونوں کو مارنے آیا تھا۔۔ مگر شاید اللہ کو منظور نہ تھا۔۔ اس نے ہمیں وہاں سے بھیج دیا۔۔ میں چھ ماہ کی بچی کہ ساتھ در در کی ٹھوکریں کھاتی یہاں کراچی پہنچی۔۔ ایک مکان کرائے پہ لیا۔۔ گھر سے کبھی باہر نہ نکلی کہ کہیں وہ مجھے ڈھونڈ نہ لیں۔۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ جن سے آج تک تمہیں بچاتی آئی تم انہی لوگوں کہ ساتھ کام کرو گی۔۔ عثمان تمہارے چچا ہیں۔۔۔" ماہی یک دم چونکی تھی۔۔۔ انہوں نے من و عن ایک ایک

لمحہ اسے کہہ سنایا۔۔ جبکہ ماہی حیران پریشان ٹرانس کی کیفیت میں گھری ایک ایک بات برداشت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

صالحہ جس مکان میں کرائے پہ رہتی تھیں انکی ایک ہی اولاد تھی۔۔ جب ماہی دو سال کی ہوئی۔۔ انکی بیٹی چھ ماہ کی تھی۔۔ اللہ کی کرنی ایسی ہوئی کہ مکان مالکان کی گاڑی ایک گاڑی سے ٹکرا گئی۔۔ حادثہ نہایت ہی شدید تھا کہ موقع پہ دونوں جانب بیٹھے لوگ اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک گاڑی میں دو میاں بیوی جبکہ دوسری میں عبداللہ صاحب براجمان تھے۔۔ قدرت نے انہیں اتنا موقع بھی نہ دیا کہ اپنی خطاؤں کا کفارہ ادا کر سکتے، جن کا انہیں مرتے دم تک احساس تک نہ ہوا تھا۔۔

چھ ماہ کی عریشہ بلکتی ماں کو پکارتی۔۔ صالحہ کا دل کٹ سا جاتا۔۔ ایک خیال کہ تحت انہوں نے عریشہ کو اپنی پناہوں میں لے لیا۔۔ عریشہ کو اس بات سے مکمل انجان رکھا گیا تھا۔۔ کبھی کسی نے اس قسم کا کوئی ذکر نہ کیا تھا جس سے یہ واضع ہوتا کہ عریشہ انکی سگی اولاد نہیں۔۔۔

انہوں نے اپنے پیار اور خلوص میں کوئی کمی نہ چھوڑی تھی۔۔

کومل ماہی کی دوست تھی۔۔ کومل کہ والدین بھی اس دنیا میں نہ تھے۔۔ کومل جو کہ کسی جگہ کرائے کا گھر تلاش رہی تھی۔۔ تو ماہی کہ گھر پہنچی۔۔ صالحہ نے بخوشی اسے رہنے کی اجازت دی مگر کرائے کہ نام پہ اک روپیہ بھی نہ لیا۔۔۔

ماہی اکثر اپنے باپ کا ذکر کرتی جس پہ وہ محض اتنی ہی کہتیں کہ وہ ان دونوں کو چھوڑ کر ہمیشہ کیلیئے جا چکے ہیں۔۔

میں نہیں چاہتی کہ تمہیں ایک کھروچ بھی آئے۔۔ ایک ایک بہت" اچھا لڑکا ہے۔۔ شادی کہ بعد تمہیں بھی ساتھ لے جائے گا۔۔ پھر تمہیں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔۔۔"ماہی کہ آنسو صاف کرتے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔۔ جبکہ وہ کسی غیر مرئی نقطے کو گھورنے لگی۔۔ آنکھوں سے آنسو رواں دواں تھے۔۔

باپ تو بیٹی کہ رکھوالے ہوتے اور اسکا باپ اسی کی جان لینا چاہتا۔۔ شدت سے دل میں اک خواہش جاگی کہ ایک بار ہی سہی لیکن اپنے

باپ کہ سینے سے لگ کر آنسو بہائے۔۔ انہیں بتائے کہ کب کب کس کس لمحے اسے انکی یاد نے ستایا تھا۔۔ انکی شدت سے کمی کا احساس ہوا تھا۔۔

آج برسوں بعد اسے معلوم ہوا تھا کہ جس باپ کی مغفرت کی دعا کرتی تھی وہ زندہ تھے۔۔ لیکن پھر بھی اسکی زندگی سے بہت دور تھے۔۔

❤❤❤❤❤

بہت خوب۔۔ "ہادی ہاتھ میں ایک نہایت ہی خوبصورت لہنگا تھامے" اسکا مکمل جائزہ لے رہا تھا۔۔ پیور ریڈ کا لہنگے اور قمیض گولڈن کام سے بھرا تھا۔۔ نہایت ہی خوبصورت اور محنت سے بنایا گیا لہنگا تھا جو وہ اپنے ہاتھوں میں تھامے کھڑا تھا۔۔

یہ اس ایڈریس پہ بھجوا دیجئیے گا۔۔ "کاونٹر پہ اپنے آفس کا کارڈ دیتے" اس نے قدم آفس ہی کی جانب بڑھا دئے۔۔ گاڑی میں بیٹھتے پل بھر کو کسی کا عکس اس کہ سامنے لہرایا۔۔۔

خوشی سے تمتماتا چہرا لیئے اس نے گاڑی میں گئیر ڈال آفس کی جانب"

بڑھا دی۔۔۔

❤❤❤❤❤

آسمان چاند کی روشنی سے چمکتا اسے روشن کیئے تھا۔۔ وہ بالکونی میں

ریکنگ تھامے کھڑی یک ٹک چاند کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ مسلسل

دیکھنے سے آنکھوں سے پانی ابل کر بہنے لگا تھا۔۔ شدید تکلیف کہ

باوجود بھی آنکھیں اسی جانب ٹکی تھیں۔۔

تم تو کتنے قریب ہو نا اللہ کہ۔۔ تم ہی کہو کہ وہ ایسے کہانی کا اختتام"

نہ کریں۔۔ میں نے بہت توبا کی۔۔ لیکن انہوں نے قبول نہ کی۔۔ اگر

کی ہوتی تو آج میں یہاں خوش ہوتی۔۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ آخر یہ

آنسو کس بات پہ بہہ رہے ہیں۔۔۔ بابا کیلیئے، انکی بے رخی کیلیئے

یاں۔۔۔"مزید بولنے کی ہمت نہ پاتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

تھی۔۔

بچپن سے جس باپ کو دیکھنے، محسوس کرنے کی شدت اس نے دل میں

سموئے تھی۔۔ جس کی مغفرت کی دعائیں کرتی تھی۔۔ آج وہی باپ اس کہ سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔۔ مگر وہ پھر بھی بے بسی کی انتہاوں پہ ہوتے ہوئے انکہ سینے سے لپٹے بلک نہ سکتی تھی۔۔

وہ باپ جس سے وہ بچپن سے محبت کرتے آئی تھی۔۔ آج وہی اس کہ جان کہ دشمن بنے تھے۔۔

جانے کتنی ہی دیر بلکتے وہ ریکنگ تھامے چاند کی جانب امید سے دیکھتی رہی۔۔ وہ امید جو شاید امید ہی رہ جانی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤❤❤❤❤

چند روز گزرے تھے۔۔ ماہی نے آفس جانا چھوڑ دیا تھا۔۔ وہ کال کرتا تو ماہی کاٹ دیتی۔۔ وہ اس صورت حال میں نہ تھی کہ کسی سے بات کر سکتی۔۔ شادی کی تیاریاں بھی عروج پہ تھیں۔۔ انکار کی گنجائش ہی نہ تھی۔۔

ماہی جونہی صالحہ کہ کمرے میں پہنچی۔۔ صالحہ شدید بخار سے پینتی بے

سد لیٹی تھیں۔۔ ماہی نے فورا ڈاکٹر کو بلوایا۔۔ کچھ دوائیاں منگواتے صالحہ کو کھلائیں۔۔ جب انکی گہری نیند کا یقین ہو گیا۔۔ وہ پیسوں والا بیگ جو صالحہ نے لون واپس کرنے کی غرض سے کومل کو دیا تھا وہ لئے کومل کو صالحہ کا خیال رکھنے کا کہتے گھر سے روانہ ہو گئی۔۔

❤❤❤❤❤

ایک نظر آفس کہ نام پہ ڈالتے اس نے حسرت سے ایک ایک نقش کو اپنی آنکھوں پہ رقم کرنا چاہا۔۔ پیدل چلتے ہر اس راستے سے گزری جہاں اسکی ملاقات ہادی سے ہوئی تھی۔۔

کتنی خوبصورت تھی وہ ملاقات۔۔ غصہ، نفرت، کیا کچھ نہ تھا۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ نفرت کب محبت میں تبدیل ہوئی احساس ہی نہ ہو سکا۔۔ شاید اس وقت جب وہ پہلی بار مسکرایا تھا۔۔ یاں تب ہی جب اسے پہلی بار دیکھا تھا۔۔ یاں تب، جب وہ شولا برساتی نظریں اس پہ گاڑھے بظاہر اسکی آنکھوں میں جھانکتے پہلی بار رویا تھا۔۔ وہ آشکوں کی بوندیں جو اسکہ گالوں کو بھگو گئیں تھیں، شاید وہی بوندیں اسکہ دل کی

دھڑکنوں میں اتھل پتھل مچا گئی تھیں۔۔

جانے کب چلتے چلتے وہ ہادی کہ آفس کہ براہراست آ کھڑی ہوئی۔۔

کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔

کم ان۔۔ "مصروف سے آواز میں کہا گیا۔۔ دل کی دھڑکنوں پہ قابو" پاتے، آنسو پوروں سے چنتے وہ دروازہ اندر کی جانب دھکیلتے اندر داخل ہوئی۔۔۔

ماہی۔۔ کہاں تھی آپ؟ "کام سے ہاتھ روکتے کرسی کی پشست سے" ٹیک لگائے وہ خوشی سے تمتماتا چہرا لئے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

کام تھا کچھ۔۔ "مختصر جواب دیتے، ماہی نے ہاتھ میں تھاما بیگ ٹیبل پہ" دھر دیا۔۔

یہ سب کیا ہے۔۔؟ "رخ سیدھا کرتے، اس نے دونوں بازو ٹیبل پہ" رکھتے پوچھا۔۔۔

"میں یہ جاب چھوڑ رہی۔۔ یہ لون کہ پیسے ہیں جو آپ نے دیا تھا۔۔"

ریزگنیشن لیٹر اسکہ سامنے رکھتے ماہی پھر سے اپنی مخصوص کی گئی جگہ پہ نظریں جھکائے کھڑی ہو گئی۔۔

وجہ جان سکتا ہوں۔۔ "ایک نظر رہزگنیشن لیٹر پہ ڈالتے اس نے" گہری نگاہوں سے ماہی کو دیکھتے دریافت کرنا چاہا۔۔ آیا اسے کونسی چیز تھی جو اسے تکلیف سے دو چار کر رہی تھی۔۔

جی بلکل۔۔ "جھوٹی مسکراہٹ سجاتے ماہی نے بیگ سے اپنی شادی کا" کارڈ نکال ہادی کی جانب بڑھایا۔۔پل بھر کو ٹھٹکا پھر ماہی کا بڑھایا کارڈ تھام لیا۔ کارڈ کھولتے اس کی نظر جن حروفوں پہ پڑی وہ اسے سن کر گئے۔۔ کارڈ کہ پہلے صفحہ پہ ماہی کا نام کسی اور شخص کہ ساتھ لکھا گیا تھا۔۔ دل میں ٹوٹ پھوٹ شروع ہوئی۔۔ ایک نظر ماہی کہ اداس چہرے پہ ڈالی۔۔ جہاں امید رقم تھی۔۔ پل بھر کو اسکہ دل نے سرزنش کی۔۔ کہ ابھی ماہی کو بتا دے کہ اس پر صرف اور صرف ہادی عثمان کا حق ہے۔۔ مگر جانے کس مصلحت کہ تحت وہ ایک سرد آہ ہوا کہ سپرد کرتے کارڈ کو واپس سے لفافے میں بند کرنے

لگا۔۔۔آنکھوں سے اپنی تکلیف عیاں ہونے سے پہلے وہ کمال مہارت سے اسے چھپا گیا۔۔

"بہت مبارک ہو آپکو۔۔ میں تو خواہ مخواہ پریشان ہو رہا تھا کہ پتا نہیں کیا غلطی سرزد ہوئی کہ ہماری ایمپلائی جاب چھوڑ رہی۔۔ لیکن یہاں تو معاملہ ہی اور ہے۔۔ "مسکراتے، شوخ لہجے میں کہتے ہادی نے کرسی کی پشست سے ٹیک لگا دی۔۔ ماہی حیرانگی سے ہادی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ تو کیا وہ سب دھوکہ تھا۔۔ فریب تھا۔۔ یاں اسکہ دل کا وہم کہ ہادی بھی اسے چاہتا۔۔۔

میں پوری کوشش کروں گا کہ شرکت کروں۔۔ "نہایت ہی پر سکون" انداز میں کہتے ہادی نے نظریں ٹیبل کی جانب مرکوز کیں۔۔

ماہی کی مسلسل اس پہ ٹکی خاموش نگاہیں اسے مزید تکلیف پہنچا رہی تھیں۔۔۔ کمرے میں چھائی خاموشی کہ راج کو توڑنے کی غرض سے وہ پھر مخاطب ہوا۔۔ وگرنہ یقینا کسی کی سسکی کمرے میں گونج اٹھتی۔۔

ہاہا۔۔ آپکو آپکا بیٹ مین مل ہی گیا۔۔ "ایک نظر ماہی کی جانب دیکھتے"

وہ پیپر ویٹ تھامے اسے ٹیبل پہ گھمانے لگا۔۔ ماہی کہ خود کو ٹٹکی باندھے دیکھنے سے ہادی کا دل کٹ رہا تھا۔ وہ جتنا ماہی کہ سامنے مضبوط بننا چاہ رہا تھا، اسکی آنکھوں میں در آئی نمی، اسکا حونسلہ کم کر رہی تھی۔ وہ جتنی مرضی کوشش کر لیتا، اسکی آنکھیں کبھی جھوٹ نہ بول سکتی تھیں۔ وہ اس وقت کسی قسم کا سین کریٹ کر کہ ماہی کو مزید تکلیف سے دو چار نہ کرنا چاہتا تھا۔ ہادی کی بات پہ ماہی نے مسکراتے محض سر کو خم دیا۔۔

"سب کری جا رہے شادی۔۔ ایک میرا ہی کسی کو خیال نہیں۔۔"

نظریں ٹیبل پہ مرکوز کئے وہ معصومانہ انداز سے کہتا سر جھٹک گیا۔۔

ہو جائے گی۔۔ میں دعا کرونگی۔۔۔ کہ۔۔۔ کہ ایک۔۔۔ خوبصورت" سی شریک حیات۔۔۔ ملے آپکو۔۔ "ہر لفظ اٹک کہ کہتے با مشکل جملہ مکمل کیا گیا۔۔۔ ماہی کی بات پہ ہادی پل بھر سکتے کہ عالم میں اسکی جانب دیکھتا رہا۔۔ جو اب اپنے آنسوؤں پہ بندھ باندھتے انہیں بہنے سے روکنے کی ناکام کوشش میں خوار ہو رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

جی بلکل۔۔ بہت جلد کرونگا۔۔ میں تو ارادہ کر چکا ہوں۔۔۔ چار"
شادیاں کروں گا۔۔۔ اسلام میں جائز ہے۔۔۔ "ہادی کی بات پہ ماہی نے
اسکو دکھ سے دیکھا جو ٹیبل پہ ہاتھ مارتا۔۔ اپنے اندر اٹھتے ابال کا اثر
زائل کرنے کی خاطر ہنس رہا تھا۔۔ جبکہ ماہی کو اسکی سوچ پہ دکھ
ہوا۔۔ لیکن اب کیا۔۔ وہ تو اسکی قسمت نہ تھا۔ ۔پھر جتنی بھی کرتا۔۔۔

سر آ پکا آرڈر آیا ہے۔۔ "آمنہ دروازے پہ دستک دیتی اندر داخل"
ہوئی۔۔ اس کہ ہاتھوں میں وہی جوڑا تھا جو صبح ہی ہادی نے خریدا
تھا۔۔ ہادی اپنی نشست سے اٹھتا آمنہ کہ قریب آیا۔۔ اسکہ ہاتھ سے
جوڑا تھامتے، اسے روانہ کیا۔۔۔

ابھی صبح ہی یہ خریدا تھا۔۔ سوچا تھا کہ اپنی شریک حیات کو دونگا۔۔"
لیکن اب۔۔ خیر یہ میری طرف سے شادی کا تحفہ۔۔ یہی زیب تن
کرنا۔۔ بہت۔۔ بہت خوبصورت لگو گی۔۔۔ "ہادی نے اس کی جانب
گہری نگاہوں سے دیکھا۔۔۔ پھر ایک نظر جوڑے کی جانب حسرت سے
دیکھتے ہادی نے اسے ماہی کو تھمایا ..ماہی نے جونہی لہنگا تھاما، ایک آنسو

پلکوں کی باڑ توڑتا گالوں کو بھگو گیا۔۔

ہادی سے رخ موڑتے ماہی نے آنسو صاف کئے۔۔ جبکہ ہادی نے ضبط سے ہونٹ بھینچ لئے۔۔

بہت خوبصورت ہے۔۔ "ماہی نے ایک نظر ہادی کی جانب دیکھتے لہنگے" کی تعریف کی۔۔

واقعی بہت خوبصورت ہے۔۔ لیکن اس سے زیادہ آپ خوش قسمت" ہیں۔۔ کیونکہ ہر خوبصورت چیز حاصل ہو جائے۔۔ ایسا صرف خوش قسمت لوگوں کہ ساتھ ہوتا۔۔۔ "پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ ٹکٹکی باندھے ماہی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔ جانے پھر کب دیکھنا نصیب ہوتا۔۔ جس جوڑے کو دیکھتے اس نے تصور میں ماہی کو اپنے لئے سجے سنورے دیکھا تھا۔۔ آج وہی جوڑا وہ اسے اسکی شادی کیلئے تحفہ میں دے رہا تھا۔۔ جسے زیب تن کئے ماہی کسی اور کی نظروں کا مرکز بنے گی۔۔ ہاتھوں پہ کسی اور کہ نام کی مہندی رچائے گی۔۔ اسکی ہر ہر چیز پہ کسی اور کا حق ہو گا۔۔ وہ کسی اور شخص کی باہوں میں۔۔۔۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

اس سے مزید وہ سوچ نہ سکا اور قرب سے آنکھیں میچ لیں۔۔ ماہی کو آنسو بہاتے دیکھ شدت سے دل چاہا کہ اسے خود سے لپٹائے وہ ہمیشہ کیلئے اسے اس سب سے دور لے جائے جہاں وہ صرف اور صرف اسی کی ہو۔۔

میں چلتی ہوں۔۔۔ "ماہی کہ لئے مزید برداشت کرنا ناگوار گزرا۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ قدم باہر کی جانب بڑھاتی۔۔ ہادی نے اسکا راستہ روکا۔۔

چلیں میں چھوڑ دیتا۔۔ "ماہی کی کوئی بات سنے بغیر وہ کیبن سے روانہ" ہو گیا۔۔ مجبورا اسے بھی اسکہ پیچھے جانا پڑا۔۔ آج اس نے ماہی کہ ساتھ وقت گزارنے کی خاطر کوئی بہانہ نہ بنایا تھا۔۔ بلکہ اسے موقع دیئے بغیر نکل گیا۔۔۔ ایک آخری بار سہی مگر وہ ماہی کو اپنے ارد گرد محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔

گاڑی میں گئیر ڈالتے ہادی نے میوزک آن کر دیا۔۔ گاڑی گانے کی آواز سے گونجنے لگی۔۔

ہم کو ملی ہیں آج یہ گھڑیاں نصیب سے

جی بھر کہ دیکھ لیجئے ہم کو قریب سے

پھر آپ کہ نصیب میں یہ بات ہو نہ ہو

شاید پھر اس جنم میں ملاقات ہو نہ ہو

لگ جا گلے

ماہی کرسی کی پشست سے ٹیک لگائے آنکھوں سے آنسوؤں کو بہاتی مکمل طور پہ اس حسار میں کھو گئی۔۔ اتنی کہ قریب بیٹھے ہادی کہ تنے ابرو اور ضبط سے بھینچے ہونٹ تک نہ دیکھ سکی۔۔

پاس آئے کہ ہم نہیں آئیں گے بار بار

باہیں گلے میں ڈال کہ ہم رو لیں زارو زار

آنکھوں سے پھر یہ پیار کی برسات

ہو نہ ہو شاید پھر اس جنم میں

ملاقات ہو نہ ہو

گاڑی یہیں روک دیں۔۔ "ماہی کہ کہتے ساتھ ہادی نے بریک لگائی۔۔" جبکہ وہ پھرتی سے اترتی۔۔ سڑک پہ ہوا کہ گھوڑے پہ سوار تیزے سے گھر کی جانب بڑھنے لگی۔۔

آنکھوں سے مسلسل بہتے آنسو بے دردی سے رگڑتے وہ اندھا دھند چل رہی تھی۔۔ اردگرد سے بے گانہ۔۔ مسلسل آنسو بہاتے۔۔۔

ہادی کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا۔۔ جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی۔۔ سٹریرنگ ویل پہ ہاتھ مارتے ہادی کراہیا۔۔

کیوں؟ "ضبط جواب دے گیا تھا۔۔ زخمی انداز سے محض ایک ہی لفظ" ادا ہوا۔۔ مزید الفاظ زباں سے ادا نہ ہو سکے۔۔ بہت سے سوال تھے دل میں جنکا جواب وہ اپنی قسمت سے مانگ رہا تھا۔۔ لیکن جیسے قسمت دور کھڑی اسکی حالت دیکھ مسکرا رہی تھی۔۔

نہیں یااللہ۔۔۔ نہیں۔۔ اتنا بڑا امتحان نہ لیں مجھ سے کہ میں سرخرو" نہ ہو پاؤں۔۔ "گھر کہ قریب پارک میں درخت کہ کونے سے ٹیک لگائے وہ آسمان کی جانب دیکھتی بلک رہی تھی۔۔ ارد گرد سے بے گانہ۔۔

وہ۔۔ وہ۔۔ اسے ذرا بھی فرق نہ پڑا۔۔۔ "کہتے وہ زمین بوس ہو چکی" تھی۔۔ آنسو ابل کر آنکھوں کو بھگو گئے تھے۔۔

ایک بار صرف ایک بار مجھے اجازت دے دیں کہ اسے سینے سے لگا" کہ رو سکوں۔۔۔ مت دیں اتنی تکلیف۔۔ آپ تو مجھے ستر ماؤں سے زیادہ چاہتے نہ۔۔ تو مت جدا کریں مجھے اس سے۔۔۔ میں اگر کسی اور کا تصور بھی کروں تو میری روح کانپ جاتی۔۔ یااللہ۔۔ مت کریں "نہ۔۔

زمین پہ بیٹھے وہ کتنی ہی دیر بلکتی رہی۔۔ ایک ایک لمحہ کسی فلم کی مانند اسکی نظروں کہ سامنے لہرا رہا تھا۔۔ ابھی وقت ہی کتنا ہوا دونوں کی ملاقات کو، وہ ملاقات جو دیکھتے ہی دیکھتے محبت میں تبدیل ہو چکی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی۔۔

یوں پارک میں زمین پہ بیٹھ کر رونے کی بجائے، سجدے میں اللہ" تعالی کہ سامنے بیٹھ کر رو۔۔۔ "اپنے عقب سے آتی آواز پہ ماہی نے آنسوؤں سے تر چہرہ لئے اسکی جانب دیکھ۔۔۔ جو خود درخت کہ ساتھ ٹیک لگائے، چہرے پہ مسکراہٹ لئے، اسکی جانب محبت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ولی۔۔ "ولی کو اپنے قریب دیکھ وہ ایک بار پھر سے رونے لگی۔۔ کسی" اپنے کہ قریب ہونے کا احساس اسکے رونے میں شدت برپا کر گیا۔۔

اٹھو۔۔ چلو ادھر سے۔۔ "ماہی کو کندھوں سے تھامتے ولید نے اسے" زبردستی اٹھایا۔۔ ولی کہ سہارے کھڑی ہوتی وہ اسکہ ہمراہ ایک بینچ پہ آ بیٹھی۔۔

کیا ہوا۔۔؟ کیوں رو رو کر بے حال ہو رہی؟ "ولی پارک میں کھیلتے" کودتے بچوں پہ نگاہیں دھوڑاتے، بظاہر سرسری انداز سے گویا ہوا۔۔

میں مر جاوں گی ولی۔۔ میری سانسیں اکھڑ رہی ہیں۔۔ میں اس قدر"
"تکلیف میں ہوں۔۔ شاید پہلی بار بے بسی کی انتہا پہ پہنچ چکی ہوں۔۔
ماہی کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے تکلیف
درد سے تر لہجے میں کہ رہی تھی۔

امی نے کہا تھا کہ جب توبا قبول ہو تو دعائیں بھی قبول ہونے لگتی۔۔"
وہ کیوں مجھے معاف نہیں کر دیتے۔۔ میں بھی انہی کی مخلوق میں سے
ہوں۔۔ مجھے بھی تو وہ ستر ماؤں جتنی محبت کرتے ہیں۔۔۔ "ولی کی
نظریں ماہی کی جانب دیکھنے سے گریز کر رہی تھیں۔۔۔

ابھی شادی تھوڑی ہو گئ تمہاری۔۔ ابھی بھی وقت ہے۔۔ اور قسمت"
کہ کھیل کبھی کبھی کایا پلٹ کر رکھ دیتے۔۔ "ولی نہایت اطمینان سے
کہتا پاوں سے مٹی کھرچنے لگا۔۔

تمہیں کیسے پتا سب۔۔؟ "آنسو پونچھتے وہ ولی کی جانب رخ موڑے"
حیرانگی سے اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔

محبت کرتا ہوں۔۔ تمہارے ساتھ نہیں رہتا لیکن پھر بھی سائے کی"

طرح ہر وقت تمہارے ارد گرد ہی رہتا۔۔ "اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ولی نے ایک سرد آہ بھری۔۔

مت کرو ایسے۔۔ تمہاری محبت کی شدت ہی شاید مجھے میری محبت" سے دور لے جا رہی۔۔ "وہ واپس سے بینچ سے ٹیک لگائے رخ موڑ گئی۔۔

اگر میری محبت میں واقعی شدت ہوتی تو آج تم اپنی محبت کہ پاس" ہوتی۔۔ "ولی کی عجیب و غریب بات ماہی کی سمجھ سے باہر تھی۔۔ وہ بس ولی کو دیکھ کر رہ گئی۔۔ اس وقت اسے ہر چیز بے معنی لگ رہی تھی۔۔

لیکن کیا فائدہ ایسی محبت کا۔۔ جب اسے ہی پرواہ نہیں۔۔۔ میں روؤں" "یاں تڑپوں۔۔

تم یہ کیسے کہہ سکتی۔۔ کیا پتا وہ بھی اس وقت تکلیف میں ہو، اور" شاید تم سے بھی زیادہ۔۔۔ "دھیمے لہجے میں کہتے وہ پھر سے ارد گرد نظریں دھوڑانے لگا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟"

کچھ نہیں۔۔۔ "اب کی بار وہ مکمل طور پہ ماہی کی جانب رخ موڑ گیا۔۔۔

اب یہ بتاو کہ تمہاری امی شادی کرنا کیوں چاہتیں جب انکی بیٹی ہی" خوش نہیں۔۔ "ماہی کچھ لمحے خاموش رہی۔۔ آخر اس نے صالحہ کی بتائی گئی ایک ایک بات اسکہ گوش گزار دی۔۔ ولی حیران پریشان سا سکتے کہ عالم میں اسکی بات سنتا رہا۔۔

اسکا مطلب ہادی تمہارا چچا زاد ہے۔۔؟ "ماہی نے ٹشو سے ناک پونچھتے" سر اثبات میں ہلایا۔۔

کیا واقعی۔۔؟ "ولی کہ چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔"

تمہارے لئے یہ اہم ہے۔۔؟ یہاں میں کس کرب سے گزر رہی۔۔" وہ تو جیسے کوئی معنی نہیں رکھتا۔۔ "وہ سنجیدگی سے کہتی ولی پہ ایک سرسری نگاہ دھوڑاتی اٹھ کر چل دی۔۔ جبکہ ولی ٹرانس کی کیفیت میں

ماہی کہ انکشاف کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔ آیا یہ واقعی حقیقت تھی یاں کوئی خواب۔۔ اتنا بڑا ٹوئسٹ۔۔ اپنی ہی سوچ پہ سر جھٹکتے وہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤

دس دنوں کی کاونٹ ڈاؤن ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی تھا۔۔ وعدہ کہ مطابق ماہی کی شادی ٹھیک دس دن کہ اندر اندر ہو رہی تھی۔۔ ماہی کہ نکاح میں محض ایک دن باقی تھا۔۔

آج اسکی اور ایبک کی مہندی کی تقریب تھی۔۔ ہادی بھی وعدہ کہ مطابق ماہی کی اس تقریب میں شامل تھا۔۔ صالحہ اس بات سے انجان تھیں کہ ہادی انکا بھتیجا اور عثمان کا بیٹا ہے۔۔ سرمد نے اسکا تعارف اپنے دوست کہ مطابق ہی کروا رکھا تھا۔۔ لہذا نئے تعارف کی ضرورت نہ تھی۔۔

سرمد نے ہادی کو ایک کیمرہ تھما رکھا تھا۔۔۔ جس سے کہ وہ ہال میں بیٹھے کئی لوگوں کی تصویریں لیتا خود کو مکمل طور پہ نارمل ظاہر کرنا چاہ

رہا تھا۔۔ کومل، عریشہ سمیت سرمد اور احمد سب حیران تھے کہ وہ ابھی بھی خاموش کیوں ہے۔۔ صالحہ اسکی شادی ہی کرنا چاہتی تھیں تو ہادی نے ان سے بات کیوں نہ کی تھی۔۔۔

لڑکے والوں کہ آتے ہی ہال مہمانوں سے بھرنے لگا۔۔ پچیس سال کا ایبک، خوش شکل کہ ساتھ ساتھ خوش مزاج بھی تھا۔۔ ٹھیک پندرہ منٹ کی دیری کہ بعد ماہی ریڈ، پیلے اور سرخ رنگ کہ غرارہ میں ملبوس نہایت ہی خوبصورتی سے کیئے میک اپ میں کومل اور عریشہ کہ ہمراہ آتی دکھائی دی۔۔

کیمرے کا رخ جونہی داخلی دروازے کی جانب گیا اسکی نظریں اس ایک حور پہ منجمد ہو گئیں تھیں۔۔

ہادی یک ٹک اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔ جس کہ چہرے سے بیظاری جھلک رہی تھی۔۔ ماہی نے جونہی ہادی کی جانب دیکھا وہ نظریں چرا گیا۔۔ جبکہ ماہی کہ پاوں وہیں تھم گئے۔۔۔ وہ شخص جسکہ ہمراہ ماہی نے اپنی تمام تر زندگی گزارنی تھی۔۔ وہ اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔ جبکہ ماہی کی

نظر اسکی محبت ہادی پہ اٹکی مزید ایک قدم بھی چلنے سے انکاری کر رہی تھی۔۔

ماہی چلو۔۔ "کومل نے دکھ سے ماہی کی جانب دیکھا جو ہادی کی جانب" ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔۔ جبکہ ہادی خود اسے نظر انداز کرتا ارد گرد نظریں دھوڑا رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔ مجھ میں ہمت نہیں۔۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا جیسے۔۔ جیسے " اگر ایک قدم بھی مزید چلی تو میری سانسیں اکھڑ جائیں گی۔۔ "ماہی کی آنکھ سے ایک آنسو لڑھک کر گالوں پہ بہہ نکلا۔۔

وہ میرے سامنے ہیں۔۔ پھر بھی میرے نہیں ہیں۔۔ ہم ایک" دوسرے کہ اس قدر قریب ہونے کہ باوجود قریب نہیں۔۔، کاش کہ ایک بار ہی سہی لیکن وہ کہہ دیتے کہ مجھے چاہتے ہیں۔۔ شاید پھر یہ کفن اوڑھتے اتنی تکلیف نہ ہوتی۔۔ "کہتے ہوئے مسلسل ہادی اسکی نظروں کہ حصار میں تھا۔۔ یک دم دونوں کی نظریں ملیں۔۔ ہادی مسکرایا پھر ہوا میں ہاتھ لہراتے ماہی کی تعریف کرتے ہولے سے ہنسا۔۔

جبکہ وہ ہادی کی جانب زخمی نگاہوں سے دیکھ کر رہ گئی۔۔

ماہی کہ آنسو پونچھتے انہوں نے قدم سٹیج کی جانب بڑھا دیئے جہاں ایبک اپنی نشست سے کھڑا ہوا ماہی کا انتظار کر رہا تھا۔۔

وہ جونہی سٹیج کہ قریب پہنچی ایبک نے ہاتھ بڑھا کر ماہی کو اوپر آنے میں مدد دینی چاہی۔۔ ہادی کو اپنے اردگرد آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی۔۔ اس کہ دماغ کی نسیں پھٹنے کو تھیں۔۔ چہرہ لال سرخ ہوتا اسکہ دل کہ کرچی ہونے کی تصدیق کر رہا تھا۔۔

ماہی نے جھجکتے اپنا ہاتھ ایبک کو تھمایا۔۔ ہادی سانس نہ لے سکا۔۔ آنکھیں لال انگارہ ہو چکی تھیں۔۔ مزید برداشت کی ہمت جواب دے گئی تھی۔۔ دو آنسو بہاتے ہادی نے واپسی کیلیئے قدم بڑھا دیئے۔۔۔

کبھی سوچا کروں گی تم کوئی شخص ہوتا تھا

جو تم کو یاد کرتا تھا، تم سے ہی پیار کرتا تھا

جو پھولوں کی طرح تم کو گل وگلزار کرتا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جب بھی سانس لیتا تھا تو ہر سانس سے پہلے تمہارا نام لیتا تھا

کبھی سوچا کرو گی تم ک کوئی شخص ہوتا تھا

..تمنا محبت میں بہت رویا تھا وہ لیکن

ابتداء عشق بھی تم تھی، انتہاے عشق بھی تم تھی

دعاؤں میں عبادت میں

تمہیں مانگا وہ کرتا تھا

تم اکثر بھول جاتی ہو .. مگر وہ اب بھی نہیں بھولا😢

وہ جونہی ہال سے باہر نکلا، اس نے ہاتھ میں تھاما کیمرہ پوری قوت سے زمین پہ دے مارا۔۔ سرمد جو اس کہ پیچھے ہی باہر آیا تھا، اسے حونسلہ دینے کیلیئے جونہی اسکہ کندھے پہ ہاتھ دھرا، اس نے پل بھر کی بھی دیری کہ بغیر اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔۔ پھر تیزی سے ہال سے روانہ ہو گیا۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️

گاڑی سڑک پہ رواں دواں تھی۔۔ رہ رہ کہ ماہی کا ہاتھ ایک کہ ہاتھوں میں دھرا اسکی نظروں کہ سامنے لہرا رہا تھا۔۔ ہادی نے گاڑی کا رخ موڑا۔۔ یک دم وہ دوسری سڑک پہ پہنچا۔۔ ایک ہاتھ سر میں پھیرتے وہ ہانپ رہا تھا۔۔ دماغ کی نسیں تن گئی تھیں۔۔۔ لال انگارہ آنکھیں سڑک پہ تو تھیں مگر ان میں ابھی بھی کچھ دیر پہلے کا منظر چل رہا تھا۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہادی نے کسی سے کسی قسم کی بھی بات کیئے بغیر قدم کمرے کی جانب بڑھا دیے۔۔۔

بھائی۔۔ یہ دیکھیں اندلیب اتنے دن ہوگئے آ ہی نہیں رہی ملنے۔۔" آپ کہیں نہ۔۔ "اندلیب سے ویڈیو کال پہ بات کرتے مومنہ نے ہادی کو بھی شامل کرنا چاہا۔۔ مگر وہ بے سد چلتا اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔۔

اسے کیا ہوا؟ "کنیز نے چائے کا خالی کپ میز پہ دھرتے پریشانی سے" پہلے ہادی کی پشت پھر مومنہ کو دیکھا۔۔ مومنہ نے محض کندھے

اچکائے۔۔ اپنی نشست سے اٹھتی وہ ہادی کہ کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔۔

کمرے میں کھڑے، سر پہ ہاتھ پھیرتے وہ اپنے اندر اٹھنے والے ابال کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

میری ماہی۔۔ میری ماہی کو چھوا کیسے۔۔۔ "ایک ہاتھ میز پہ بے دردی" سے پھیرتے ہادی نے تمام چیزیں زمین بوس کر دیں۔۔

میری ماہی کو چھوا۔۔ "سائڈ ٹیبل پہ دھرا گلدان تھام ہادی نے پوری" قوت سے دیوار پہ دے مارا۔۔ گلدان زمین پہ گرتا کرچی کرچی ہو گیا۔۔ بلکل ہادی کہ دل کی مانند۔۔

جان لے لونگا۔۔ مار ڈالوں گا۔۔ "ٹیبل کو پوری قوت سے ہلاتے ہادی" نے اسے بھی زمین بوس کر دیا۔۔ سر ہاتھوں سے تھامے وہ ارد گرد نگاہیں دھوڑا رہا تھا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور چیز تھام اسے نقصان پہنچاتا دروازے پہ دستک نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔

ہادی بیٹا۔۔ ددرازہ کھولو۔۔۔ کیا ہوا ہے؟ "کنیز بیگم کی پریشان سے" آواز سنائی دی۔۔۔ ہادی نے غصہ سے لبریز شولہ برساتی نظریں دروازے پہ گاڑھیں۔۔ دروازے کہ اس پار کنیز بیگم ہادی کا یہ روپ دیکھ خاصی حیران ہوئیں۔۔ پل بھر میں انکی حیرانگی پریشانی میں تبدیل ہو گئی۔۔ جبکہ وہ کمرے سے روانہ ہوتا۔۔ لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر سے نکل گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایبک اپنے کمرے میں بے سد لیٹا نیند کی وادیوں میں کھویا تھا۔۔ موبائل کی وائبریشن نے اسکی نیند میں خلل ڈالا۔۔ آنکھیں ملتے اس نے موبائل کان کہ ساتھ لگایا۔۔

باہر آؤ۔۔ "محض کہتے کال کاٹ دی گئی۔۔۔ ایبک نے کچھ سوچ سمجھ" کر قدم باہر کی جانب بڑھا دیے۔۔۔ وہ جونہی گھر سے باہر پہنچا دو نقاب پوش اس پہ جھپٹ پڑے۔۔ اسکہ منہ پہ ہاتھ رکھتے اسے کسی چیخ و پکار سے باز رکھتے وہ ایک کھنڈر نما جگہ پر لے آئے۔۔۔

ایک نے اسکہ بازو بے دردی سے تھام رکھے تھے۔۔ دوسرا اب گن لوڈ کرتا اسکی جانب غصہ سے دیکھ رہا تھا۔۔

کل بارات لے کر مت آنا۔۔ "ایک نے نا سمجھی سے اس نقاب" پوش کو دیکھا۔۔ گن اسکہ سینے پہ لاتے وہ غصہ سے لبریز لہجے میں بولا۔۔

اگر زندگی پیاری ہے تو کل ماہی سے شادی کیلئے انکار کر دینا۔۔ وگرنہ" یہ چھ کی چھ گولیاں تمہارے سینے میں انڈیل دونگا۔۔ سمجھے۔۔ "گن اسکہ ماتھے پہ بے دردی سے مارتے وہ اسے جھٹکتے وہاں سے روانہ ہو گئے۔۔ جبکہ وہ بے سدھ زمین پہ پڑا رہا۔۔

❤❤❤❤❤

اب اداس پھرتے ہو سردیوں کی شاموں میں

اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں

اب تو اس کی آنکھوں کے مے کدے میسر ہیں

پھر سکون ڈھونڈو گے ساغروں میں جاموں میں

دوستی کا دعویٰ کیا عاشقی سے کیا مطلب

میں ترے فقیروں میں میں ترے غلاموں میں

زندگی بکھرتی ہے شاعری نکھرتی ہے

دلبروں کی گلیوں میں دل لگی کے کاموں میں

جس طرح ہادی اس کا نام چن لیا تم نے

اس نے بھی ہے چن رکھا ایک نام ناموں میں

سڑکوں پہ مارے مارے پھرتے آخر کار وہ رات کہ دو بجے گھر داخل ہوا۔۔ سبھی بتیاں گل تھیں۔۔ مگر اب اسے اندھیرے یاں اجالے سے فرق نہ پڑتا تھا۔۔ کمرے کا دروازہ اندر کی جانب دھکیلتے وہ اپنے عالیشان کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ بے خبر نیند کی وادیوں میں کھوئی تھی۔۔

کمرے کہ دروازے کہ ساتھ لگے دیوار کہ قریب ہی تین سیٹڈ صوفہ پڑا تھا۔۔ جس کہ سامنے ایک شیشے کی ٹیبل رکھی گئی تھی۔۔ جن پہ لال

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels Afsanay Articles Poetry Interviews

گلابوں کی پتیاں بکھری تھیں۔۔۔ صوفوں کہ ساتھ ہی الماری رکھی گئی تھی۔۔ جو خاص طور پہ ٹی وی کیلئے تھی۔۔ دوسری دیوار کہ ساتھ ایک جہازی سائز بیڈ اور سائڈ ٹیبلز تھیں جن پہ لیمپ جلتے اپنی روشنی اس حور کہ چہرے پہ بکھیرتے اسے مزید روشن کر رہے تھے۔۔ تیسری دیوار کہ ساتھ بالکونی مرکوز تھی۔۔ جس کہ ساتھ ایک ڈریسنگ ٹیبل تھی۔۔ اسی دیوار کہ ساتھ ایک اٹیچ باتھ بھی تھا۔۔ جس میں ایک کپڑوں والی الماری تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی ایک نگاہ بے فکر سوئی ماہی کہ چہرے پہ ڈالتا باتھ روم میں گھس گیا۔۔ فریش ہو کر وہ باہر آتے ماہی کہ ساتھ بستر پر لیٹنے سے گریز برتتا قریب ہی زمین پہ بیٹھ گیا۔۔

اسکہ چہرے پہ آئی آوارہ لٹ کو کانوں سے پیچھے اڑستے ہادی نے ماہی کی پیشانی پہ اپنے ہونٹ رکھے۔۔ اپنا لمس اسکی پیشانی کہ سپرد کرتے وہ اسکہ چہرے کہ ایک ایک نقش کو اپنی نگاہوں میں قید کرنے لگا۔۔

میں سب ٹھیک کر دونگا۔۔۔ "خود سے مخاطب ہوتے وہ بیڈ کہ "

قریب پڑی سائڈ ٹیبل کہ ساتھ ٹیک لگاتا آنکھیں موند گیا۔۔

❤❤❤❤❤

صبح کی کرنیں آسمان پہ پھیلتی ہر جانب روشنی بکھیر رہی تھیں۔۔ جونہی اسکی آنکھیں کھلیں سر میں شدید درد کا احساس ہوا۔ یاد کرنے پر رات کہ منظر آنکھوں میں واضح ہوتے گئے کہ کیسے وہ ہادی پہ چلاتی اس سے بے رخی برت رہی تھی۔۔ سر کو ہاتھ سے سہلاتے اس نے جونہی اٹھنے کی کوشش کی اسے اپنا دائیاں ہاتھ کسی کی گرفت میں محسوس ہوا۔ رخ موڑ کر دیکھا تو ہادی اسکا ہاتھ سینے سے لگائے آنکھیں موندے ٹیک لگائے زمین پہ بیٹھا تھا۔۔ بظاہر تو وہ نیند میں تھا مگر پیشانی پہ پھیلی بے ترتیب لکیریں اسکی نیند کی بے سکونی کی گواہی دے رہی تھیں۔۔

کاش۔۔ کاش کہ آپ وہ نہ ہوتے۔۔ کاش کہ یہ میرا وہم یاں کوئی" "بھیانک خواب ہوتا۔۔ کاش کہ تم میرے ظالم چچا کہ بیٹے نہ ہوتے۔۔ ہادی کی جانب دیکھتے وہ خود سے مخاطب ہوئی۔۔ پھر اپنی پیشانی کو

چھوتے آنکھیں موند گئی۔۔

رات کہ جس پہر ہادی گھر داخل ہوا وہ کمرے میں ٹہلتی اسکہ انتظار میں خوار ہو رہی تھی۔۔ جونہی اسے ہادی کہ گھر پہنچنے کا الہام ہوا وہ کمرے کی بتیاں بجھاتی خود کو پرسکون ظاہر کرتی آنکھیں موند گئی۔۔

ہادی کا لمس محسوس کرتے وہ خود کو بے بسی کی انتہاؤں پہ محسوس کرنے لگی۔۔ وہ لمحے جو دو لوگوں کی زندگی کہ سب سے خوبصورت لمحوں میں شمار ہوتے ہیں۔۔ وہ لمحے انکے لئے تکلیف کا باعث تھے۔۔

مجھے معاف کردو ہادی۔۔ مگر میں ڈرتی ہوں۔۔ تمہیں کھو دینے سے۔۔ خود کہ ٹوٹ جانے سے۔۔ ان خوابوں کہ ریزہ ریزہ ہو جانے سے جو تمہارے ساتھ کہ بغیر ادھورے ہیں۔۔ "آنسو گالوں پہ بہتے اسکا چہرا بھگو رہے تھے۔۔

ہادی کو بے چینی محسوس ہوئی۔۔ ہادی کو نیند سے بیدار ہوتا دیکھ ماہی نے آنسو صاف کئے۔۔ جونہی ہادی کی نظر ماہی کی جانب اٹھی۔۔ ماہی نے بے دردی سے اپنا ہاتھ ہادی کی گرفت سے چھڑوایا۔۔ ایک حقارت

امیز نظر اسکی جانب اچھالتی وہ باتھ روم میں بند ہو گئی۔۔

❤❤❤❤❤

ناشتے کی ٹیبل پہ سبھی گھر والے بیٹھے گرم گرم ناشتے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔ جب ماہی سیڑھیاں اترتی ہادی کی ہمراہی میں ڈائنگ ٹیبل تک آئی۔۔ہادی نے ایک کرسی ماہی کہ بیٹھنے کیلئے موڑی، جسے نظر انداز کرتے ماہی دوسری کرسی کھینچ اس پہ براجمان ہو گئی۔۔ٹیبل پہ بیٹھے سبھی ناشتے میں مگن تھے مگر کنیز بیگم کی نظروں سے منظر کی بے رخی چھپی نہ رہی تھی۔۔

ہادی نے بریڈ کی پلیٹ تھام ماہی کی جانب بڑھائی جسے نظر انداز کرتے ماہی جوس کا جگ تھام جوس گلاس میں انڈیل، گھونٹ گھونٹ بھرتی پینے لگی۔۔

کنیز بیگم خاموشی سے سب کاروائی دیکھ رہی تھیں۔۔ سب کہ سامنے اسے مخاطب کر کہ ٹوکنا انہیں مناسب نہ لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤❤❤❤❤

ناشتے سے فارغ ہوتے عثمان آفس کیلیئے نکل گئے، بشیر کسی ضروری کام سے رات سے غائب تھے، مومنہ اندلیب کہ ہمراہ اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ کنیز بیگم ناشتے کی ٹیبل صاف کرواتے اپنے کمرے میں جاتے کسی کو کال ملانے لگیں۔۔ ماہی بھی ہادی کا انتظار کئے بغیر ہی کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔ ماہی کی بے رخی دیکھ ہادی کہ صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔۔

وہ جونہی کمرے میں داخل ہوا، ماہی ڈریسنگ کہ قریب کھڑی چوڑیاں اتارتی نظر آئی۔۔ تنے ابرو لئے ہادی تیز قدم اٹھاتا اسکہ قریب آیا۔۔ اسکی چوڑیوں سے بھری کلائی بائیں ہاتھ سے بے دردی سے تھامتے اسکی کمر سے ٹکایی۔۔ دائیاں ہاتھ اسکی کمر پہ ٹکاتے اسے خود سے قریب کیا۔۔

آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔ کہا تھا نہ کہ وہ سب مذاق تھا۔۔" پھر کیوں یہ سب کر کہ مجھے میری ہی نظروں میں گرا رہی۔۔ کیوں

مجھے ایک نہ کردا گناہ کی سزا دے رہی۔۔ ہمارے بیچ جو بھی تعلقات ہیں اگر وہ اس کمرے تک محدود رہتے تو شاید میں برداشت کر لیتا۔۔ خاموش رہتا۔۔ لیکن تم۔۔ "شولہ برساتی نظریں ماہی کا چہرے جھلسا رہی تھیں۔۔ کنیز بیگم کی جانچتی نگاہیں ہادی سے چھپی نہ رہی تھیں۔۔ آخر کو وہ کیوں ایک ناکردہ گناہ کی سزا بھگتتا۔۔

ایک بات کان کھول کر سن لو۔۔ اور ذہن نشین کر لو۔۔ اگر کسی کو" اس کمرے کی سچائی پتا چلی۔۔ اگر کسی ایک شخص کو بھی ہمارے درمیان تعلق کی بھنک بھی پڑی تو تمہاری ایک نہ سنوں گا۔۔ تمہیں اپنی بیوی کا درجہ دینے میں ایک لمحے کی بھی دیری نہ کروں گا۔۔ "بے دردی سے ماہی کا بازو جھٹکتا ہادی کمرے سے نکل گیا۔۔ جبکہ وہ ٹرانس کی کیفیت میں گھری ہادی کہ الفاظ برداشت کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔ کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ کر اسکی کلائی پہ نشان چھوڑ چکی تھیں۔۔ خون رستا اسکی تکلیف میں مزید اضافے کا باعث بن رہا تھا۔۔ مگر اس تکلیف کا ہادی کی جانب سے دیئے گئے آنسوؤں سے کوئی موازنہ نہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا۔۔

پہلی رات دونوں کی مشکل گزرے گی

تمہارہ گھونگھٹ اٹھے گا،میرا حساب چل رہا ہوگا

❤❤❤❤❤

دروازے پہ دستک نے ماہی کی سوچوں کو بریک لگایا۔۔ کنیز بیگم دروازے دھکیلتے اندر داخل ہوئیں۔۔ ماہی نے بہتے خون کو ہاتھ سے روکنا چاہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یا اللہ۔۔ ماہی بیٹا یہ کیا ہوا۔۔؟ "کنیز ماہی کہ جواب کا انتظار کئے بغیر" الماری کھول فرسٹ ایڈ باکس نکالنے لگیں۔۔ اسے بیڈ پہ بٹھاتے ماہی کی ڈریسنگ کرنے لگیں۔۔۔

ایک بات کہوں۔۔؟ "کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے جب کمرے میں" چھائے خاموشی کہ راج کو کنیز بیگم نے توڑا۔۔

جی۔۔ جی کہیئے "وہ نرم لہجہ اپناتے بولی۔۔"

چلو شکر ہے۔۔ تم بولی تو۔۔ "وہ ہولے سے مسکرائیں۔۔"

ماہی بیٹا۔۔ آپکی اور ہادی کی شادی جن حالات میں ہوئی میں ان سب" سے واقف ہوں۔۔ لیکن شاید کچھ ایسا ہے جو شاید آپکو بتانا ضروری ہے۔۔ "ماہی نے ناسمجھی سے انکی جانب دیکھا۔۔

یہی کہ ہادی تم پہ جان چھڑکتا ہے۔۔ کچھ دن پہلے جب تمہاری شادی" کسی اور سے طے ہوئی تھی۔۔ وہ مکمل طور پہ ٹوٹ چکا تھا لیکن خاموش رہا کہ تمہیں بھنک بھی نہ پڑنے دی۔۔ یہ سب مجھے اس نے نہیں بتایا لیکن ماں ہوں نہ۔۔ جانتی ہوں اپنے بیٹے کو۔۔ جس نے آج تک خود سے کسی کو مخاطب نہیں کیا۔۔ کسی لڑکی کی جانب آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھی۔۔ آج اسکی اپنی بیوی۔۔ اس کہ کردار پہ شک کر رہی۔۔ "کنیز کہ آخری الفاظ سن کر وہ شرم سے پانی پانی ہو گئ۔۔ جبکہ وہ اسکی شرمندگی بھانپ مسکرانے لگیں۔۔

میں تمہیں ہر گز بھی شرمندہ کرنے نہیں آئی۔۔ بس صحیح غلط کی" پہچان کروانے آئی تھی۔۔ امید ہے کہ سمجھ گئی ہو گی۔۔ "اسکی جانب

ایک جاندار مسکراہٹ اچھالتی وہ کمرے سے روانہ ہو گئیں۔۔ جبکہ وہ ہادی پہ لگائے الزام یاد کر کہ شرمندہ ہوتی بیڈ پہ ڈھے گئی۔۔

آخر انہیں کیسے بتاتی کہ ہادی سے بے رخی برتنے کی وجہ محض وہ سب نہیں جو وہ سوچ رہیں تھیں۔۔ حقیقت اس کہ بر عکس تھی۔۔ ہادی سے بے رخی برتتے وہ خود کو ہادی کہ مزید قریب جانے سے روکنا چاہتی تھیں۔۔ جہاں سے واپسی کا مقام نہیں۔۔

کنیز بیگم شاید اس معاملے سے دور رہتیں مگر نائلہ کی لگائی بجھائی سے پریشان آتی انہوں نے دونوں کو کچھ وقت گھر سے دور رکھنے کا فیصلہ کیا۔۔ ہادی اور ماہی کہ درمیان لڑائی کی خبر کنیز تک نائلہ نے ہی منتقل کی تھی۔۔ مزید ان دونوں کہ درمیان کوئی غلط فہمی جنم لیتے ان کہ رشتے کی ڈور کو کمزور کرتی انہوں نے ایک نتیجہ اخذ کیا جس پہ فوری عمل درامد ضروری تھا۔۔

❤❤❤❤❤

رات کہ سائے آسمان پہ لہراتے ہر جانب اندھیرا بکھیر رہے تھے۔۔

کھانے کی میز پہ سبھی موجود تھے۔۔ چند منٹ گزرے تھے کہ ماہی بھی ٹیبل پہ آ گئی۔۔ ٹیبل پہ ہادی کی غیر موجودگی کو سبھی نے محسوس کیا تھا۔۔

ٹھیک دس منٹ بعد گاڑی کہ انجن کی آواز آئی۔۔ گاڑی پورچ میں پارک کرتے وہ لمبے ڈگ بھرتا گھر میں داخل ہوا۔۔ اس کا رخ کمرے کی جانب تھا۔۔ کپڑے تبدیل کرتے وہ بھی ڈائنگ ٹیبل پہ آ موجود ہوا۔۔۔

ماہی چمچے میں کھانے کا نوالا بھرتے جونہی منہ کہ قریب لے جاتی اسے شدید تکلیف کا احساس ہوتا۔۔ مگر پھر بھی خاموشی سے کھانے کی اپنی سی کوشش کرتی رہی۔۔ آخر اسے کراہتے دیکھ ہادی نے زچ ہوتے اسکی پلیٹ اپنی جانب کھسکھائی۔۔

ماہی نے جونہی اسے منع کرنے کی غرض سے ہاتھ اٹھانا چاہا۔۔۔ ہادی نے ٹیبل کہ نیچے ہی اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔ اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتے وہ کھانے کا نوالا اسکہ منہ کہ قریب کئے اسکا منتظر رہا۔۔۔

آئی ایم سوری۔۔ "وہ بلند آواز میں کہتا سب کو ہی اپنی جانب متوجہ" کر گیا۔۔

ماہی خاصی حیران ہوئی تھی۔۔ وہ شخص کبھی اپنی غلطی نہ مانتا تھا۔۔ اگر غلطی کا اعتراف کر بھی لیتا تو معافی کبھی نہ مانگتا۔۔ مگر آج یہ الفاظ ظاہر کر گئے تھے کہ ماہی اسکی زندگی میں بہت اہمیت رکھتی۔۔ ہم صرف اس شخص کہ سامنے پگھل کر موم ہوتے جنہیں ہم دل سے چاہتے۔۔

وہ بھی موم ہو چکا تھا۔۔

ماہی نے ایک مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی پھر نوالا منہ میں لیتے اسے چبانے لگی۔۔

آپ لوگ ایسے نہ دیکھیں۔۔ آج غلطی سے ماہی کی کلائی زور سے" تھام لی تھی جس کی وجہ سے اسے یہ چوٹ لگی۔۔ بس اسی لئے معافی مانگی۔۔ "شوخ لہجے میں کہتے اس نے دوسرا نوالہ ماہی کی جانب بڑھایا۔۔ جبکہ باقی اسکی بات سن مسکرائے بغیر نہ رہ سکے۔۔ ہادی کی محبت دیکھ سبھی نے ماہی پہ رشک کیا۔۔ جبکہ وہ ضبط کرتی اسکہ ہاتھ

www.neweramagazine.com

سے کھانا کھاتی رہی۔۔

❤❤❤❤❤

سبھی ڈائنگ ہال میں بیٹھے بھاپ اڑاتی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جب کنیز بیگم ہاتھ میں ایک لفافہ تھامے ہادی کی جانب بڑھاتے اس سے مخاطب ہوئیں۔۔

یہ میری طرف سے تم دونوں کیلئے شادی کا تحفہ۔۔ "ہادی نے" مسکراتے لفافا تھاما۔ جونہی اسے کھول کر پڑھا اسے خوش گوار سی حیرت نے آ گھیرا۔۔

ہنی مون۔۔ "وہ قہقہ لگاتے گویا ہوا۔ پھر موقع کی نظاکت کو سمجھتے" گلا کھنگالتے لفافہ بند کرنے لگا۔۔ ہال میں بیٹھے سبھی لوگ اسکی حالت دیکھ محفوظ ہو رہے تھے۔۔

ایک گھنٹے بعد فلائٹ ہے۔۔ پیکنگ کروا چکی۔۔ سامان بھی گاڑی میں" رکھوا دیا۔۔ اب بس چائے پیتے نکلنے کی کرو۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے آپ تو ہمیں گھر سے نکالنے پہ تلی۔۔"ہادی سر جھٹکتا ہوئے"

سے ہنسا۔۔۔

نہیں بیٹا۔۔ میں بس چاہتی کہ یہ دن تم لوگوں کی زندگی کہ سب"

"سے خوبصورت لمحے ثابت ہوں۔۔

تمہاری ماں ٹھیک کہہ رہیں۔۔ جاؤ۔۔ انجوائے کر کہ آنا۔۔ "سر کو"

اثبات میں خم دیتے وہ فریش ہونے روم میں چلا گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ایک گھنٹے بعد دونوں جہاز میں بیٹھے فلائٹ کہ ٹیک اوور کا انتظار

کر رہے تھے۔۔ ماہی کا رنگ فک ہو چکا تھا۔۔ اسے بچپن سے اونچائی

سے خوف آتا تھا۔۔ اسے جہاز میں سفر کرنے کا تجربہ بھی نہ تھا۔۔ وہ

ہر دو منٹ بعد ہادی پہ ایک نظر ڈالتی جو آنکھیں موندے کانوں پہ ہیڈ

فون لگائے گانے سن رہا تھا۔۔

بولو۔۔ کیا ہوا ہے؟ "جب ماہی نے چوتھی بار ہادی کی جانب رخ "

کئے پریشانی سے دیکھا تو ہادی کہ صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔۔ وہ ماہی کی وقتا فوقتا اپنی جانب اٹھتی نگاہوں سے انجان نہ تھا۔۔

کیا پلین میں جانا ضروری ہے۔۔ کوئی اور راستہ نہیں۔۔ "ماہی نہایت" ہی معصومانہ انداز میں گویا ہوئی۔۔

ہے نہ۔۔ "ماہی کہ چہرے کا رنگ کھل اٹھا۔ تو مطلب اب اسے" جہاز میں سفر نہیں کرنا پڑے گا۔۔۔

میں یہاں سے ایک سائیکل خریدتا ہوں۔۔ تم آگے بیٹھنا۔۔ میں" تمہارے گرد باہیں پھیلائے پیچھے بیٹھوں گا۔۔ ایک مہینہ لگ جائے شاید۔۔ لیکن ہم یقینا پہنچ جائیں گے۔۔۔ "ماہی نے تیوری چڑھاتے ہادی کی جانب غصے سے دیکھا۔۔ پھر رخ موڑتے اردگرد لوگوں کو دیکھنے لگی۔۔

یک دم اسے اپنا ہاتھ کسی کی مضبوط گرفت میں محسوس ہوا۔۔ ہادی نے اپنا بائیاں ہاتھ ماہی کہ کندھے پہ رکھتے اسے اپنے قریب کیا۔۔ جبکہ دائیں ہاتھ سے ماہی کا دائیاں ہاتھ تھاما۔۔

فلائٹ ٹیک آف کرنے لگی۔۔ لینڈ کرتے ہی چھوڑ دونگا۔۔ "وہ جو خود" کو اسکی گرفت سے چھڑوانے کیلئے ہاتھ پیر مارنے کی جہدوجہد کا سوچ رہی تھی اسکہ الفاظ سن خاموش رہی۔۔

خود کو ہادی کہ سپرد کرتے ماہی کہ چہرے پہ مسکراہٹ ابھری۔۔ ہادی نے اسکہ سر اپنے کندھے پہ ٹکا دیا۔۔

آنکھیں بند کر لو۔۔ "ہادی کی بات مانتے وہ آنکھیں موند گئی۔۔بائیاں" ہاتھ اسکی کمر سے ہٹاتے ہادی نے اسکا سر اپنے کندھے سے ٹکا دیا۔۔ جونہی جہاز میں سرسراہٹ ہوئی۔۔ ماہی نے ہادی کہ ہاتھ پہ گرفت مضبوط کر دی۔۔

دونوں اردگرد سے بے گانہ آنکھیں موندے اک دوجے کی قربت محسوس کر رہے تھے۔۔ وہ کتنی ہی کوشش کر لیتے ایک دوسرے سے دور جانے کی مگر ہر بار حالات انکی کوشش کو ناکام بنا دیتے۔۔ ہماری قسمت میں جو لکھا ہوتا تو وہی ہے۔۔ پھر چاہے ہم کتنی ہی کوشش کر لیں۔۔ تقدیر کہ آگے آخرکار ہمیں گھٹنے ٹیکنے ہی پڑتے ہیں۔۔

❤❤❤❤❤

پاپا کہاں تھے آپ۔۔ کل سے میں آپکا انتظار کر رہی۔۔ "بشیر تھکے" انداز سے گردن جھکائے گھر میں داخل ہوا تھا جب اسے آتا دیکھ اندلیب انکی جانب بڑھی۔۔ اندلیب اور مومنہ کچن میں جوس اور سنیکس لینے آئیں تھیں۔۔ انکا فلم دیکھنے کا پروگرام تھا۔۔

ہاں بیٹا بولو۔۔ "فرضی مسکراہٹ چہرے پہ سجاتے انہوں نے شفقت" سے اندلیب کہ سر پہ ہاتھ پھیرا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں واپس ہوسٹل جانے کا سوچ رہی۔۔ بس آپ سے ملنا تھا۔۔ آپ" سے ملے بغیر چلے جاؤں تو بے چینی رہتی۔۔ "وہ شوخ لہجے میں کہتی بشیر سے وابستہ محبت کا اظہار کر رہی تھی۔۔ انہوں نے شفقت سے اسے خود سے لپٹایا۔۔ ایک وہی تو انکے جینے کی وجہ تھی۔۔

کمرے میں آتے انہوں نے کوٹ اتار بیڈ پہ رکھا۔ کھڑکیوں کہ قریب رکتے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے وہ کھڑکیوں کا پار کسی غیر مرئی نقطے کو گھورنے لگے۔۔۔

آپ مجھے چھوڑ کر تو نہیں جائیں گے نہ۔۔ "وہ شادی کی اگلی صبح شیشے" کہ سامنے تیار ہو رہا تھا جب صالحہ اسکہ قریب آ کھڑی ہوتی پوچھ رہی تھی۔۔

کبھی بھی نہیں۔۔ "اس کہ گرد باہیں حمائل کرتے بشیر نے اسے خود" سے قریب کیا۔۔ آوارہ لٹ کو چہرے سے ہٹاتے اسکی پیشانی پہ اپنے پیار کی مہر ثبت کی۔۔

بیتے کل کو یاد کرتے دل میں ٹیس سی اٹھی تھی۔۔ سرد آہ ہوا کہ سپرد کرتے وہ صوفے پہ ڈھے گئے۔۔ آنکھیں موندتے صالحہ کا ڈرا سہما عکس آنکھوں کہ سامنے لہرایا۔۔ وہ عورت جسے وہ دل و جان سے چاہتے تھے۔ آج وہی ان سے خوف کھاتی۔۔ ان سے چھپتی پھر رہی تھی۔۔ ہر ہر جگہ تلاشنے کہ باوجود اسکا کوئی اتہ پتہ نہیں ملا تھا۔۔ بشیر صاحب بے بسی کی انتہاؤں پہ تھے۔۔ اور انہیں اس حال میں پہنچانے والے کوئی غیر نہیں انکے اپنے خون کہ رشتے تھے۔۔

ہوٹل پہنچتے دونوں خاصے تھک چکے تھے۔۔ ماہی نے ارد گرد نظر دھوڑائی۔۔ قریب ہی اسے اپنا کپڑوں والا بیگ نظر آیا۔۔ اس نے قدم بیگ کی جانب بڑھا دیا جو بیڈ کہ قریب پڑا تھا۔۔ ہادی کمرے میں آتے ہی بیڈ پہ ڈھے گیا تھا۔۔ جونہی اس نے ماہی کو بیگ کی جانب بڑھتے دیکھا۔۔ اسکا ارادہ بھانپ وہ فورا بیگ کی جانب بڑھتا اسے جھپٹ لے گیا۔۔

یہ کیا تھا؟ "وہ غصہ سے بولی۔۔"

پہلے مجھے فریش ہونے دو۔۔"ہادی بیگ زمین پہ رکھتا اسی کہ اوپر بیٹھ " اپنے بیگ سے کپڑے نکالنے لگا۔۔

"دیکھیں مجھے میرا بیگ دیں،، مجھے پہلے جانا ہے۔۔"

حد ہے۔۔ بولا نہ پہلے میں،، "ماہی نے اب کی بار کشن اٹھا کر ہادی" کو دے مارا۔۔ وہ جو بیگ میں ہاتھ ڈالتا کپڑے ڈھونڈ رہا تھا۔۔ ماہی کہ حملے کیلئے تیار نہ تھا۔۔۔

میں نے بھی کہا کہ پہلے میں۔۔ "وہ حیران پریشان ماہی کی جانب دیکھ" رہا تھا۔۔

تم نے کیا شادی مجھ سے لڑنے کیلیئے کی ہے۔۔ اور یہ کشن کیوں" مارا۔۔ وہ بھی مجھے۔۔ اپنے مجازی خدا کو۔۔ "ہادی نے زمین بوس ہوا کشن تھام اپنا بیگ ہادی کہ بیگ کہ اوپر دھر دیا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ فرار ہوتی ہادی نے اسکی کلائی تھام اسے دیوار کہ ساتھ ٹکا دیا۔۔

کشن ہاتھ سے زمین پہ پھینکتے ہادی نے ہاتھ دیوار پہ ٹکا دیا۔۔ جس سے کہ وہ مکمل طور پہ ہادی کہ حصار میں آگئی۔۔ محبت سے پاش نگاہیں ماہی کہ چہرے پہ ٹکی تھیں۔۔ جو کنفیوز ہوتی ارد گرد نظریں دھوڑا رہی تھی۔۔ اسکی حالت دیکھ ہادی کہ چہرے پہ مسکراہٹ دھوڑ گئی۔۔ اسکہ مزید قریب ہوتے ہادی نے اسکہ گالوں پہ اپنی محبت کی نشانی چھوڑتی۔۔

یہ ہے میرا انتقام۔۔ "محبت سے ماہی کی آنکھوں میں جھانکتے ہادی" مسکرایا۔۔ جو حیران سی اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ چاہ کر بھی وہ اپنے چہرے پہ آتی مسکراہٹ کو روک نہ پائی۔۔ اسکہ چہرے پہ بھکرتی لالی

دیکھ ہادی ہولے سے مسکرایا۔۔ ایک ترچھی نگاہ اسکہ چہرے پہ ڈالتے وہ بیگ کی جانب بڑھا۔۔

بیگ سے کپڑے نکالتے ہادی باتھ روم کی جانب بڑھ گیا۔۔ جبکہ وہ ابھی بھی ہادی کا لمس اپنے گالوں پہ محسوس کرتی مسکرا رہی تھی۔۔ ہادی کو خود سے اس قدر قریب محسوس کرنے کا تصور ہی اسکی روح کو جھنجھوڑ دیتا تھا۔۔ اب تو ہادی نے اپنا لمس بھی اسکہ گالوں پہ منتقل کر دیا تھا۔۔ جسے چاہ کہ بھی وہ روک نہ پائی۔۔ وہ کچھ شرماتی۔۔ کچھ مسکراتی۔۔ اپنی حالت پہ حیران ہوتے وہ سر جھٹکتی بیگ کی جانب بڑھی۔۔۔

❤❤❤❤❤

کیا بات ہے۔۔ بہت چہک رہی۔۔؟ "عریشہ نے کال لاوڈ سپیکر پہ" منتقل کی تھی۔۔ حال احوال کہ بعد کومل نے ماہی کی خوشی بھانپ دریافت کیا۔۔

نہیں۔۔ نہیں تو۔۔ کچھ بھی تو نہیں۔۔ "وہ سادہ لہجہ اپناتے گویا"

ہوئی۔۔

کچھ تو ہے۔۔ ویسے ہادی بھائی کہاں ہیں؟ "عریشہ نے کہا۔۔"

وہ کھانا لینے گئے۔۔ "ہادی کہ ذکر پہ ماہی کہ گال مزید لال ہو گئے۔۔"

ماہی تم دونوں کہ درمیان سب ٹھیک ہے نہ؟ "کومل نے اپنا اندیشہ غلط ثابت کرنے کی غرض سے سوال کیا۔۔ کل ہی احمد نے کومل کو بتایا تھا کہ ہادی خاصا پریشان تھا۔۔ تبھی ماہی سے پوچھ بیٹھی۔۔

پتا نہیں۔۔ میں انہیں سمجھ نہیں پا رہی۔۔ کبھی یوں لگتا کہ انکہ دل" میں میرے لئے بہت محبت ہے۔۔ اتنی کہ وہ میری ایک نظر کی منتظر ہوتے۔۔ میری نگاہیں انہیں سکون پہنچاتی۔۔ لیکن پھر اگلے ہی لمحے مجھے ،ہادی کی باتیں یاد آتیں۔۔ انکی گرل فرینڈز، انکی چار شادیوں کی خواہش انکا یہ کہنا کہ وہ اگر اس شخص کی جگہ ہوتے تو فورا طلاق دے دیتے۔۔ کچھ سمجھ نہیں پا رہی۔۔ "ماہی کی بات سن دونوں قہقہ لگائے ہنسنے لگیں۔۔ جبکہ وہ حیران سی انکی ہنسی کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

"کیوں ہنس رہی تم دونوں۔۔؟"

ماہی۔۔ میری جان۔۔ ہم تمہیں حقیقت نہیں بتا سکتے، ورنہ ہادی بھائی" کہ پلان پہ پانی پھر جائے گا۔۔ لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ تم ان فضول کی سوچوں سے جان چھڑاؤ۔۔ ہادی بھائی ایسا کچھ نہیں کرنے والے۔۔ اور رہے طلاق کی بات تو تم خود سوچو وہ تمہاری بے رخی کیوں برداشت کر رہے۔۔ کیوں انہوں نے تمہیں ابھی تک خود سے دور نہیں کر دیا۔۔ باقی تم خود سوچو۔۔ اور ان لمحوں کو ہاتھ سے جانے نہ دو۔۔ بلکہ اچھے سے جیو۔۔" کہتے ساتھ وہ ماہی کی ایک بھی سنی بغیر کال کاٹ گئیں۔۔ ماہی کی سمجھ میں ایک حروف بھی نہ آیا تھا۔۔ ابھی وہ اپنی سوچوں میں گم ہی تھی کہ ہادی دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا۔۔

ٹھیک دس منٹ بعد روم سروس سے کھانا کمرے میں منتقل کر دیا گیا تھا۔۔

کھانا خوش گوار ماحول میں کھایا گیا۔۔ سفر کی تھکان کہ باعث ہادی بیڈ پہ لیٹتے ہی سو گیا۔۔ جبکہ ماہی باتھ روم میں گھس گئی۔۔ جب وہ باہر

آئی اسے گہری نیند سوتا پایا۔۔

وہ اس کہ قریب ہی بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔ ہادی کہ چہرے پہ سوتے وقت بھی مسکراہٹ تھی۔۔ جو اسکہ ڈمپل کو واضح کرنے کیلئے کافی تھی۔۔ دائیاں ہاتھ بڑھاتے ماہی نے ہادی کہ ڈمپل کو چھوا۔۔۔ ہمیشہ سے اسکہ دل میں یہ خواہش ابھرتی تھی کہ کاش ایک دن وہ اسے چھو سکے۔۔ محسوس کر سکے۔۔ دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو چکی تھیں۔۔ مگر انہیں جھٹکتی وہ اسکہ مزید قریب ہوئی۔۔ ماہی نے اسکہ ڈمپل پہ اپنا لمس چھوڑتے آنکھیں موند لیں۔۔

ایک محبت سے پاش نگاہ ہادی کہ چہرے پہ ڈالتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ اس شخص میں جانے کونسی کشش تھی کہ خود کو اس سے دور رکھنا ماہی کیلئے محال ہو رہا تھا۔۔ جہاں دو روز پہلے ان دونوں میں سخت قسم کا جھگڑا ہوا تھا۔۔ وہیں آج دونوں ہی ایک دوسرے کہ نہایت قریب تھے۔۔ کوئی تو انجانی طاقت تھی جو دونوں کو جوڑے ہوئے تھے۔۔

ہادی کہ قریب بیڈ پہ فاصلہ رکھتے ماہی اسے دیکھتے آنکھیں موند گئی۔۔

جبکہ ہادی نے آنکھیں کھولتے ایک نظر ماہی کی جانب دیکھا۔۔ اسکی جانب محبت سے دیکھتے وہ سر جھٹکتا مسکرانے لگا۔۔

وہ اس بات سے مکمل طور پہ انجان تھی کہ ہادی جاگ رہا۔۔ جبکہ ہادی نے سونے کی اتنی اچھی ایکٹنگ کی تھی کہ وہ اوسکر کا حقدار تھا۔۔ اک سرد آہ ہوا کہ سپرد کرتے وہ بھی آنکھیں موند گیا۔۔

جانے اور کتنا وقت درکار تھا دونوں کہ درمیان حائل دیوار کو ہٹانے کیلیئے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤❤❤❤❤

صبح کہ چار بج رہے تھے۔۔ موذن اذان دیئے خاموش ہو چکا تھا۔۔ مسجد میں جماعت کھڑی ہو چکی تھی۔۔ اچانک اسے اپنی نیند میں خلل محسوس ہوا۔۔ کچھ غور کرنے پہ اسے کسی کی سرگوشیاں سنائی دیں۔۔ شاید کوئی اسکا نام پکار رہا تھا۔۔

ماہی۔۔ اٹھ بھی جاؤ۔۔ "وہ مزید اسکہ قریب ہوتا چیخا۔۔ پچھلے آدھے"

گھنٹے سے وہ اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر اسکی نیند میں ذرا برابر فرق نہ پڑا تھا۔۔

ہاں کیا۔۔ "وہ یک دم ڈرتی اٹھ بیٹھی۔۔"

نماز کا ٹائم ہو رہا۔ چلو جلدی اٹھو۔۔ "ہادی اسے کہتا جائے نماز کی" جانب بڑھ گیا۔۔ ماہی بھی ہاتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔۔

اب اٹھ ہی گئی ہو تو نماز پڑھ کہ ہی سونا۔۔۔ "وضو کرتے اسے ولی" کا خیال آیا۔ اسی شخص کی وجہ سے ماہی نے شاید کافی عرصہ بعد فجر کی نماز پڑھنی شروع کی تھی۔۔ وہ ماہی سے محبت کا دعوے دار تھا۔۔ اسکی زندگی میں مسیحا بن کر آیا تھا جو اسے صراط مستقیم پہ چلانے کی تلقین کرتا تھا،، جس کی وجہ سے وہ اللہ کی قریب ہوئی۔۔ لیکن پھر اسکی خود کی ذات سے دور ہوتی چلی گئی۔۔ مگر پھر بھی اس شخص کو ذرا برابر بھی فرق نہ پڑا۔۔ بلکہ وہ ماہی کی خوشی میں خوش ہوتا اسے اسکہ حال پہ چھوڑ چکا تھا۔۔ اصل محبت تو اسی نے کی تھی۔۔

وضو کئے جب وہ ہاتھ روم سے باہر آئی۔۔ ہادی مسلح پہ کھڑا اسکا انتظار

کر رہا تھا۔۔ ماہی کا جائے نماز بھی اس نے اپنے جائے نماز کہ قریب بچھا رکھا تھا۔۔

نکاح کہ دو نفل بھی پڑھ لینا۔۔ "اسے تاکید کرتا وہ نیت باندھتے نماز" پڑھنے لگا۔۔ ماہی بھی اسکہ قریب ہی کھڑی نماز پڑھنے لگی۔۔

وہ جونہی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی اس نے ہادی کی جانب دیکھا جو ابھی بھی نماز پڑھ رہا تھا۔۔ ماہی نے غور کیا تھا کہ ہادی کہ سجدے خاصے طویل تھے۔۔ جونہی اس نے سلام پھیرا، ماہی اس پر سے نظر ہٹاتے دعا مانگنے لگی۔۔

یا اللہ۔۔ میں اپنے اس رشتے کی کچی ڈور آپکہ سپرد کر رہی۔۔ اسے" مضبوط تر آپکو بنانا ہے۔۔ میں اس رشتے کو پورے خلوص سے نبھاوں "گی۔۔ اگر کہیں ڈگمگا جاوں تو سمنبھلنے میں مدد دیجئے گا۔۔

آمین "وہ جونہی دعا مانگ کہ چہرے پہ ہاتھ پھیرنے لگی۔۔ ہادی نے" بلند آواز کہا۔۔۔ ماہی نے مسکراتے اسکی جانب دیکھا۔۔ پھر جائے نماز طے کرتے بستر پہ آ لیٹی۔۔

❤❤❤❤❤

اندلیب نے صبح سویرے ہی سب سے ملتے ہوسٹل کی راہ لی۔۔ اسکا زیادہ تر وقت ہوسٹل میں ہی گزرتا تھا۔۔ ناشتے سے فارغ ہوتے بشیر پھر سے روانہ ہو چکا تھا۔۔ اسکی دن رات کی مصروفیت میں محض صالحہ کی تلاش ہی شامل تھی۔۔ نہ کھانے پینے کی ہوش، نہ ہی آرام کرنے کی ہوش۔۔

وہ اس وقت تقریبا پورا کراچی کا شہر کھنگال چکا تھا۔۔ اب صرف تین جگہیں باقی تھیں۔۔ وہ کراچی شہر کا ایک بھی کونا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔۔

گاڑی سڑک پہ رواں دواں تھی۔۔ اپنی دھن میں مگن وہ رش والی سڑک پہ بھی پرسکون سا گاڑی چلاتا رش کو فراموش کئے بیٹھا تھا۔۔ مزید آگے جا پانا ممکن نا تھا۔۔ لہذا وہ گاڑی کی رفتار دھیمی کرتے دو گاڑیوں کہ درمیان سے نکلنے کی کوشش میں تھا۔۔ یک دم سامنے کی ایک گاڑی نے اپنی جگہ تبدیل کرنے کی غرض سے گاڑی ریورس گئیر

NEW ERA MAGAZINE

میں ڈالتے قدم پیچھے کو بڑھائے۔۔

بشیر اسے پلٹتا دیکھ اپنی گاڑی پیچھے کرنے لگا۔۔ یک دم ایک تیز رفتار گاڑی اسکی گاڑی سے ٹکرائی۔۔ گاڑی ہوا سے باتیں کرتی دور جا گری۔۔ وہ بے سد سا زمین پہ ڈھے گیا۔۔

❤❤❤❤❤

وہ دونوں جونہی ناشتہ کر کہ فارغ ہوئے۔۔ ہادی کپڑے تبدیل کرنے لگا جبکہ ماہی کمرے میں بکھری اشیاء سمیٹنے لگی۔۔

چلو چلیں۔۔ "ہادی کہ پکارنے پہ ماہی نے رخ موڑتے اسکی جانب" دیکھا۔۔

"کہاں؟"

سیر پہ۔۔ اب ہم ہیپلی میرڈ کپل کی طرح تو یہ ہنی مون انجوائے" "نہیں کر سکتے۔۔ لیکن پھر بھی میں یہ ٹرپ سپوئل نہیں کرنا چاہتا۔۔

اسی اپنے پیچھے آنے کا کہتے وہ خود کمرے سے روانہ ہو گیا۔۔ ماہی بھی

اسکہ ہمراہ کمرے سے نکل گئی۔۔

ہادی سفید شرٹ اور جینز پہنے نہایت ہی وجیہہ لگ رہا تھا۔۔ جبکہ ماہی نے سفید اور اوف وائٹ فراک زیب تن کر رکھا تھا۔۔ جس پہ کڑھائی اور کچھ موتیوں سے کام کیا گیا تھا۔۔ سر پہ سکاف پہنے وہ اور بھی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

ماہی کہ گاڑی میں سوار ہوتے ہی دونوں سفر پہ روانہ ہو گئے۔۔ ٹھیک آدھے گھنٹے بعد ہادی نے گاڑی سمندر کہ قریب روک دی۔۔ گاڑی سے جھانکتے اسے کئی یارٹس نظر آئیں۔۔ ہادی کو اترتا دیکھ وہ بھی گاڑی سے اتر گئی۔۔

ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔؟ "اسکہ ساتھ ساتھ قدم سے قدم چلتے" ماہی نے پوچھا۔۔

نہانے آیا ہوں۔۔۔ "ایک نظر اسکی جانب دیکھتے وہ سر جھٹکتا اپنی ہی" کہی بات پہ ہنسنے لگا۔۔ جبکہ ماہی کا منہ غصہ سے پھول گیا۔۔ مجال تھا جو وہ شخص کسی بھی بات کا سیدھا سا جواب دے دیتا۔۔

خوش آمدید سر۔۔ "یارٹ کا کیپٹن ہادی سے مخاطب ہوتا مصافحہ کئے"
اسے اندر آنے کا راستا دیتا دور ہٹا۔۔

کیسے ہو کیپٹن؟ "وہ محض سر کو خم دیتا گویا ہوا۔ ہادی یارٹ میں" سوار ہوا۔۔ ماہی کی جانب رخ کرتے اس نے اپنا دائیاں ہاتھ اسکی جانب بڑھایا۔۔ ماہی نے ایک نظر کیپٹن کی جانب پھر ہادی کہ بڑھائے ہاتھ کی جانب دیکھا۔۔ کچھ جھجکتے آخر اس نے ہادی کا بڑھایا ہاتھ تھام ہی لیا۔۔

یہاں کیوں لائے ہیں۔۔ پہلے پلین اور اب یارٹ۔۔ مجھ سے بدلہ" لینے کا اچھا طریقہ ڈھونڈا ہے۔۔ "وہ اس وقت یارٹ میں پرسکون ہوتا بیٹھا تھا۔۔ جبکہ ماہی ڈری سہمی اسکہ قریب ہی بیٹھی تھی۔۔

یہ ارینجمنٹس امی نے کروائی ہیں۔۔ ہماری ہر حرکت پہ انکی نظر" ہے۔۔ کیونکہ آپکی بے رخی ان سے چھپی نہیں رہی۔۔ لہذا اب سزا بھگتو۔۔ "اسکہ قریب جھکتے وہ کہتا گیا۔۔ بات مکمل ہوتے وہ پھر سے صوفے کہ کندھے پہ بازو پھیلاتے پانی کی لہروں کو دیکھنے لگا۔۔

کیا مطلب؟ "اسکی بات سنتے ہادی اسکہ مزید قریب ہوا۔۔ اسکہ کان" کہ قریب اپنے ہونٹ لے جاتے وہ کچھ کہنے لگا۔۔ اسکہ کپڑوں سے اٹھتی پرفیوم کی خوشبو ماہی کہ دل کی دھڑکنیں بے ترتیب کر گئیں۔۔ ہادی نے محض ہونٹوں کو جمنبش دی کہا کچھ نہیں۔۔

ارے کیپٹن۔۔ آؤ۔۔ "ہادی نے ماہی سے دور ہٹتے کیپٹن سے کہا۔۔ وہ" اسے آتا پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔۔ وہ اس بات سے اچھے سے واقف تھا کہ کیپٹن کنیز بیگم کا خاص نمائندہ انہیں پل پل کی خبر دے گا۔۔ لہذا ماں کو پرسکون کرنے کیلئے ہادی نے یہ حرکت کی تھی۔۔ کیپٹن کو آتا دیکھ ماہی بھی ہادی کی حرکت کی وجہ جان گئ تھی۔۔ اس کہ اور اپنے درمیان فاصلہ قائم کیا۔۔ کیپٹن کافی کہ مگ رکھتا روانہ ہو گیا۔۔

ڈرو مت۔۔ کچھ نہیں ہوتا۔۔ "ماہی کہ چہرے سے خوف نمایاں تھا۔۔" جبھی وہ اس سے مخاطب ہوا۔۔

"آپ یہاں مجھے میرا ڈر نکالنے کی خاطر لائے۔۔ مجھے گھر جانا ہے۔۔" وہ رو دینے کو تھی۔۔ ماہی کی بات دھیان سے سنتے ہادی نے کافی کا

گھونٹ بھرا۔۔

برداشت کر لو۔۔ جیسے میں تمہاری بے رخی برداشت کرتا۔۔ "سرسری" سا کہتے بھی وہ ماحول سنجیدہ کر گیا۔۔ ماہی نے دکھ سے اسکی جانب دیکھا جسے وہ بنا بات قصوروار ٹھہرا رہی تھی۔۔

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔ "ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتے وہ" نظریں جھکاتے جھجھک کا شکار ہوئی۔۔

گھر چل کہ۔۔ ابھی میرے ساتھ چلو۔۔ "اسکا بازو تھامتے ہادی کیپٹن" کہ قریب گیا۔۔

تم اندر جاؤ۔۔ "کیپٹن جو یارٹ چلا رہا تھا۔۔ فورا سر کو خم دیتے اندر" کی جانب بڑھ گیا۔۔ ماہی نے دہشت سے ہادی کی جانب دیکھا۔۔

یہ کیا کر رہے۔۔ اگر جان لینی تھی تو وہیں لے لیتے۔۔ یہاں کیوں" لے کر آئے۔۔ میں بھری جوانی میں مرنا نہیں چاہتی۔۔ "اسکی بات پہ قہقہ لگاتے وہ کیپٹن کی جگہ سمنبھال چکا تھا۔۔ جبکہ ماہی خوف سے کلمہ

طیبہ کا ورد کرنے لگی۔۔

ہاہاہا۔۔ مجھے آتی ہے چلانی۔۔ "وہ جو آنکھیں موندے سب یاد کی" دعائیں پڑھ رہی تھی۔۔ اسکی بات سنتے اسکہ قریب جا کھڑی ہوئی۔۔

یہ کوئی سائکل نہیں۔۔ جو چلا لیں۔۔ مجھے پتا ہے یہ سب آپ بدلہ" لینے کیلئے کر رہے۔۔ کم از کم جان تو بخش دیتے۔۔ ایسا بھی کیا کر دیا ہے میں نے۔۔ اگر مارنا ہی تھا تو کم از کم امی سے تو مل لینے دیتے۔۔۔۔لیکن۔۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ مزید بولتی ہادی زنانہ آواز نکالتے چیخا۔۔خود کو مکمل طور پہ کرسی کی پشست سے ٹکاتے ہادی نے یارٹ کہ ٹکرا جانے کی ایکٹنگ کی۔۔۔ یارٹ میں ضرورت سے زیادہ سرسراہٹ سے ماہی کا توازن بگڑا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی اس نے ہادی کی کرسی کی پششت تھامتے توازن بر قرار رکھنا چاہا۔۔۔

اسکی حالت بگڑتی دیکھ ہادی قہقہ لگانے پہ مجبور ہو گیا۔۔ پیٹ پہ ہاتھ رکھتے وہ ہنس ہنس کہ دہرا ہو رہا تھا۔۔ کپٹن کو بلاتے ہادی واآپس سے

www.neweramagazine.com

اپنی جگہ پہ آ گیا۔۔ ہنسی ہنوز برقرار تھی۔۔

ہنس لیں۔۔ اور ہنسیں۔۔ مجھے آواز نہیں آئی۔۔ "ہنسنے سے اسکی" آنکھوں میں آنسو آچکے جنہیں رگڑتے اسکی ہنسی میں کمی آئی تھی۔۔

جبکہ ماہی منہ پھلائے بیٹھی رہی۔۔

❤❤❤❤❤

اب کیسی طبیعت ہے بھائی۔۔؟ "وہ سٹریچر پہ بے سد لیٹا تھا۔۔ جسم" کہ ہر حصہ میں اسے شدید تکلیف کا احساس ہو رہا تھا۔۔ لیکن سب سے زیادہ تکلیف اسکہ سینے میں دھڑکتے دل میں ہورہی تھی۔۔ آنکھیں کھلتے ہی جس شخص کا خیال اسکہ ذہن میں آیا وہ اس سے کوسوں دور تھی۔۔ جانے زندگی نے اسے اتنی مہلت دینی بھی تھی یاں نہیں کہ وہ اپنی غلطی، اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگ سکتا۔۔

کیسا ہو سکتا ہوں؟ "الٹا سوال کیا گیا۔۔"

آج میرے ذہن میں صرف ایک سوال گردش کر رہا تھا کہ اگر میں"

صالحہ سے معافی مانگے بغیر مر جاتا تو کیا میری مغفرت ہو پاتی۔۔ "اسکہ لہجے میں دکھ تھا۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں بھائی۔۔ اللہ آپکو لمبی عمر دے۔۔ "عثمان انکہ" قریب جھکا۔۔

نہیں۔۔ مجھے یہ دعا مت دو۔۔ بلکہ۔۔ بلکہ کہو کہ میری زندگی مجھے" مل جائے۔۔ میرے دل کو تب تک سکون نہیں آئے گا جب تک وہ مجھے معاف نہیں کر دیتی۔۔ دعا کرو کہ وہ مجھے معاف کر دے۔۔ "بشیر کہ لہجے میں التجا تھی۔۔

عثمان سے مزید یہ سب برداشت نہ ہوا۔۔ وہ کمرے سے نکلتا ہسپتال سے باہر آ گیا۔۔ اب اسے صرف اور صرف اپنے بھائی کی محبت کو ڈھونڈنا تھا۔۔ جانے وہ ملنے والی تھی یاں نہیں۔۔ جانے انہیں انکی قسمت کس موڑ پہ لے جانے والی تھی۔۔

❤❤❤❤❤

سمندر کہ کنارے چلتے دونوں اب بہت دور تک آ چکے تھے۔۔ یہ ترکی کا مشہور شہر استمنبول تھا۔۔ ماہی کی ہمیشہ سے خواہش تھی یہ شہر دیکھنے کی۔۔ مگر کبھی یہ خواہش ظاہر نہ کی تھی۔۔

اس سمندر میں بہت سے مچھلیاں ہیں۔۔ اگر میں نے تمہاری جان لینی" ہوتی تو یہیں دھکا دے دیتا۔۔ یار پہ تمہاری جان لیتے میری خود کی جان کو بھی خطرہ تھا۔۔ "فشنگ راڈ خریدتے ہادی نے لقمہ دیا۔۔ ماہی محض اسے منہ چڑا سکی۔۔ اسکی شکل دیکھ وہ ایک بار پھر قہقہ لگانے پہ مجبور ہو گیا۔۔

فشنگ راڈ ماہی کی جانب بڑھاتے اس نے ہنسی پہ قابو پایا۔۔ ماہی نے فشنگ راڈ تھامتے اسکا مکمل جائزہ لیا۔۔ ہادی اسے دیکھتا سر جھٹکتے قریب ہی کھڑا مہارت سے ہک پانی میں اچھالتا مچھلی کہ پھنسنے کا انتظار کرنے لگا۔۔

ماہی خاموشی سے اسکی ہر حرکت دیکھ رہی تھی۔۔ اسے اپنی جانب متوجہ دیکھ ہادی نے فشنگ راڈ پانی سے نکال لیا۔۔

دو قدم چلتے وہ ماہی کے قریب آیا۔۔ اسکا دائیاں ہاتھ راڈ پہ دھرتے اپنا دائیاں ہاتھ اسکہ ہاتھ پہ رکھ دیا۔۔ اسے اپنی باہوں کہ حصار میں لیتے ہادی نے فشنگ راڈ پیچھے لے جاتے پوری قوت سے پانی میں پھینکا۔۔ اسپائننگ کو گول گول گھماتے ہادی کی مکمل توجہ کا مرکز محض سمندر میں مچھلی تھی۔۔

جبکہ ماہی ہادی کی جانب دیکھتے اس لمحے کی قربت محسوس کر رہی تھی۔۔ مچھلی کانٹے میں پھستے ہی ہادی نے اسے باہر نکال لیا۔۔ ماہی سے دور ہٹتے وہ مچھلی کانٹے سے نکالتے اسے شاپر میں ڈالنے لگا۔۔ پانی کی کچھ چھینٹیں اسکی شرٹ پہ پڑیں تھیں۔۔

ماہی اپنے پرس سے ٹشو نکالتے اسکی شرٹ صاف کرنے لگی۔۔ اسکی مکمل توجہ شرٹ چمکانے میں تھی۔۔ جبکہ ہادی اسے اپنی نظروں میں فوکس کئے اسکا ہر ہر نقش آنکھوں میں قید کر رہا تھا۔۔

میرے لب اسکہ تقدس میں ہلتے نہیں

اسے کہو میری آنکھوں میں اظہار محبت دیکھے

❤❤❤❤❤

دونوں اس وقت سمندر کہ قریب کھڑے تھے۔۔ ہاتھوں میں پتھر تھامتے، اسے ہوا میں اچھالتے پوری قوت سے نشانہ رکھتے اسے سمندر میں پھیکنتے۔۔

آپکو شاید یہ سمندر وغیرہ بہت پسند ہیں۔۔؟ "پتھر پھینکتے اسکہ ہاتھ" پل بھر کو تھمے تھے۔۔ اب کی بار ماہی نے پوری قوت سے پتھر پھینکا۔۔ وہ پتھر غوطے کھاتا ہادی کہ پتھر سے دور جا گرا۔۔

ہاں۔۔ "مٹھی میں تھامے سبھی پتھر زمین بوس کرتے وہ ہاتھ جھاڑتے" گویا ہوا۔۔ ماہی نے محض سر کو خم دیا۔۔

جب چھوٹا تھا تو میری ماں مجھے یہیں چھوڑ گئیں تھیں۔۔ سمندر کہ" کنارے۔۔ شاید غلطی سے میں پانی میں چلا گیا تھا۔۔ یاں پھر شاید۔۔ وہ یہی چاہتی تھیں۔۔۔شاید وہ چاہتی تھیں کہ میں مر جاوں۔۔ لیکن اللہ کی شاید کچھ اور ہی مرضی تھی۔۔ میں پاپا کہ پاس کیسے پہنچا، میں نہیں جانتا۔ بس اتنا پتا ہے کہ وہ مجھ سے جتنی محبت کرتے شاید

زندگی میں اور کوئی نہیں کرتا۔۔ انکہ مطابق مجھے اس بات کا علم نہیں۔۔ میں نے بھی ان پہ کبھی یہ بات ظاہر نہ ہونے دی۔۔ کبھی اس بات کا کسی سے ذکر بھی نہیں کیا۔۔ بس تمہیں ہی۔۔۔ "مزید کچھ بھی کہے بغیر وہ بات ادھوری چھوڑتا خاموش ہو گیا۔۔ گیلی ریت پہ بیٹھے اس نے بازوؤں کا حالہ بنائے انہیں دونوں ٹانگوں کہ گرد لپیٹ رکھا تھا۔۔ سمندر کی بہتی لہروں پہ نظریں گاڑھے وہ سنجیدگی سے ہر لفظ ادا کر رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر مجھ سے کیوں ذکر کیا۔۔؟ "نہایت سنجیدگی سے سوال کیا گیا تھا۔۔"

کیونکہ میں تم سے محبت کرتا۔۔ "اسکی جانب دیکھتے ہادی نے اعتراف" محبت کیا۔۔ ماہی کہ دل میں درد اٹھا۔۔ کیسے وہ ہادی کہ کردار پہ انگلی اٹھا سکتی تھی۔۔ ہادی بھی تو اس سے محبت کرتا تھا۔۔ اس پہ اعتبار کرتا تھا،، جبکہ ماہی۔۔ وہ خود کیا کر رہی تھی۔۔ ریت سے اٹھتے وہ گیلی مٹی پہ چلنے لگا۔۔ جبکہ وہ وہیں بیٹھی کسی غیر مرئی نقطے کو گھورنے لگی۔۔ کسی نتیجہ پہ پہنچتے اس نے بھی ہادی کہ پیچھے قدم بڑھا دئے۔۔

❤❤❤❤❤

رات کہ سائے آسمان پہ لہرا چکے تھے۔۔ ہر سو چاند کی روشنی بھکری تھی۔۔ دونوں ہوٹل پہنچ چکے تھے۔۔ رات کا کھانے کھاتے ہی ہادی بستر پہ جا لیٹا۔۔ جبکہ ماہی کپڑے تبدیل کرنے باتھ روم میں گھس چکی تھی۔۔

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد وہ باتھ روم سے بر آمد ہوئی۔۔ اس نے سفید بغیر آستین والی سکن فٹ شرٹ اور گلابی پٹیالہ شلوار پہن رکھی تھی۔۔ ہادی پہ نظر پڑتے ہی اسکا منہ کھل گیا۔۔ وہ نیند کی وادیوں میں کھویا تھا۔۔ وہ آندھی طوفان کی طرح بستر کہ قریب آئی۔۔

اٹھیں۔۔۔ "اسے جھنجھوڑتے ماہی چلائی۔۔"

کیا ہو گیا۔۔ "وہ جھنجلاتا اٹھ بیٹھا۔۔ آنکھوں میں ابھی نیند کا خمار" جوں کا توں تھا۔۔

بات کرنی مجھے آپ سے۔۔۔ "چہرے پہ بکھری گیلی لٹوں کو کانوں کہ"

پیچھے اڑستے وہ نظریں جھکاتی گویا ہوئی۔۔

کہو۔۔ "کمبل میں ہاتھ گھساتے ہادی نے اسے اپنی نظروں کہ حصار" میں لیا۔۔۔

وہ۔۔ میں۔۔۔ "بستر سے اٹھتے وہ ٹہلنے لگی۔۔ آخر کیسے اپنی غلطیوں کی" معافی مانگتی اب۔۔ اعتراف جرم کرنا نہایت ہی مشکل مرحلہ ہوتا۔۔ آج اسے اس بات کا اندازہ ہو چکا تھا۔۔

صبح بات کریں گے۔۔ مجھے بہت نیند آ رہی۔۔ "کمبل منہ تک تانتے" وہ پھر سے بستر پہ لیٹ گیا۔۔

نہیں ابھی۔۔ "ایک جھٹکے سے اسکہ منہ سے کمبل اتارتے وہ بظاہر اسکی" جانب متوجہ تھی۔۔ ہادی کہ چہرے سے بے ظاری جھلک رہی تھی۔۔ آنکھیں نیند کی زیادتی کہ باعث بند ہو رہی تھیں۔۔ مگر اسے ذرا برابر بھی ہادی پہ ترس نہ آیا۔۔

بولو۔۔ "لہجے میں دنیا جہاں کی بے ظاری سموئے وہ ادھ کھلی آنکھوں"

سے اسکی بات کا منتظر تھا۔۔

مجھے۔۔ "ماہی اک نظر اسکی جانب دیکھتی پھر نظر جھکا جاتی۔۔ ہادی" نے تفتیشی نظریں اسکہ چہرے پہ مرکوز کیں۔۔

"ایسی کیا بات ہے۔۔"

مجھے معاف کر دیں۔۔ آئی ایم سوری۔۔ میں نے بلاوجہ آپکہ ساتھ برا" رویہ روا رکھا۔۔ جبکہ آپکی کوئی غلطی بھی نہ تھی۔۔ آپ مجھ پہ آندھا اعتماد کرتے جبکہ میں۔۔ میں آپکو ایک ناکردہ گناہ کی سزا دیتی رہی۔۔ مجھے آپ پہ بھروسہ رکھنا چاہیے تھا۔۔ آپ ویسے نہیں جیسا خود کو ظاہر کرتے۔۔ وہ سب مذاق تھا یاں سچ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔۔ مجھے اللہ پہ بھروسہ ہے کہ اگر انہوں نے آپکو میری قسمت میں لکھا ہے۔۔ تو یقینا انکی کوئی مصلحت ہو گئی۔۔ اور میں۔۔ میں انکہ فیصلے کو ناپسند کرنے کی حماقت نہیں کر سکتی۔۔ "آنکھوں سے آنسو بہتے اسکہ گلابی چہرے کو بھگو گئے۔۔

اسکی کوئی ضرورت نہیں۔۔ میں چاہ کہ بھی تمہارے لئے کوئی بغض"

دل میں نہیں رکھ پایا۔۔ تو محترمہ بے فکر ہو جائیں۔۔ خود بھی آرام کریں اور مجھے بھی سونے دیں۔۔ "نہایت محبت سے کہتے وہ واپس سے لیٹ گیا۔۔ ماہی کہ چہرے پہ مسکراہٹ ابھری۔۔ وہ یک ٹک ہادی کی جانب دیکھے گئی۔۔

اب اگر ایسے دیکھتی رہو گی تو میں سو نہیں پاوں گا۔۔ "یک دم وہ" کنفیوز ہوئی۔۔ ہادی نے ایک آنکھ دبا کہ دوسری سے ماہی کا فک ہوتا چہرا دیکھا۔۔ چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔۔ کروٹ بدلتے وہ نیند کی وادیوں میں کھو گیا۔۔

❤❤❤❤❤

صبح کا سویرہ ہر سو پھیل چکا تھا۔۔ سورج کی کرنیں ہر ہر شے کو روشن کئے دے رہی تھیں۔۔ یہ ہسپتال کا منظر تھا۔۔ جہاں ڈاکٹرز سب مریضوں کا معائنہ کرتے انہیں آرام کی تلقین کر رہے تھے۔۔ یونہی کچھ بشیر کہ کمرے کا بھی حال تھا۔۔ جہاں نرس دوائیاں سیٹ کر رہی تھی۔۔ یک دم بشیر کو درد کی شدت کا احساس ہوا۔۔ وہ کراہنے لگا۔۔

نرس نے دہشت سے اسکی جانب دیکھا۔۔

ڈاکٹر۔۔ "یک دم وہ چلائی۔۔ بشیر کو کھ ہوئی۔۔ اسکی منہ سے خون" کہ فوارے چھوٹنے لگے۔۔ درد کی شدت سے آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔ ٹھیک دو منٹ بعد ایک ڈاکٹر دھوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔۔ اسکا مکمل طور پہ معائنہ کیا گیا۔۔ ڈاکٹر نے ایک نظر اسکی پھر نرس کی جانب دیکھا۔۔ یقینا کوئی سنجیدہ مرض لاحق ہو چکا تھا۔۔

❤❤❤❤❤

فون کی تواتر سے بجتی گھنٹی نے اسکی نیند میں خلل پیدا کیا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔ "یہ اسکی عادت تھی۔۔ کال ریسوؤ کرتے سلام میں" پہل کرنے کی۔۔ دوسری جانب نم آلود آواز نے اسکی نیند اڑن چھو کر دی۔۔ وہ کمبل ایک جانب پھنکتا۔۔ پاوں میں جوتی اڑستا بستر سے اٹھا۔۔

آ رہا ہوں۔۔ "کہتے کال کاٹ دی گئی۔۔"

اگلے چار گھنٹے بعد وہ دونوں کراچی کی سڑکوں پہ تھے۔۔ جتنی پھرتی

سے وہ گاڑی چلا سکتا تھا اس نے چلائی۔۔ وہ پوری راستے کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتی رہی۔۔ دس منٹ بعد گاڑی ایک ہسپتال کہ سامنے رکی تھی۔۔ ہادی سے پہلے وہ گاڑی سے اترتی۔۔ اندر کی جانب دھوڑی تھی۔۔ ہادی بھی اسے سمنبھالنے کی غرض سے اندر کی جانب بھاگا۔۔

میرے بابا۔۔ بشیر ملک کس روم میں ہیں۔۔ "حواس باختہ سی وہ" ریسیپشنسٹ سی پوچھ رہی تھی۔۔ ہادی دھوڑتا اسکہ قریب آیا پھر اسے لئے ہسپتال کی دوسری منزل پہ پہنچا۔۔ جہاں بشیر زندگی اور موت کی کشمکش میں تھا۔۔

پاپا۔۔ پاپا کہاں ہیں؟ "کمرے کہ قریب پہنچتے اسکی سسکیاں گونجی۔۔" ہسپتال کی درودیور تک اسکی سسکیاں سن تڑپ اٹھی تھیں۔۔ جس باپ کی محبت حاصل کرنے کی خواہش اسکہ دل کہ خانے میں وقتاًفوقتاً اٹھ رہی تھی۔۔ آج وہ بستر مرگ پہ پڑا جان کی بازی کھیل رہا تھا۔۔

ماہی سمنبھالو خود کو۔۔ "ہادی نے اسکہ قریب ہوتے اسے کندھوں" سے تھامنا چاہا۔۔

کیسے سمنبھالوں۔۔ کیسے سمنبھالوں ہادی۔۔ وہ میرے پاپا ہیں۔۔"

جنہوں نے مجھے پیدا کیا۔۔ لیکن کبھی باپ کی محبت نہیں دے سکے

"کیوں؟ کیونکہ آپکے پاپا اور دادا نے مجھے اور ماں کو ان سے جدا کیا۔۔

ماہی کہ الفاظ سن لمحے بھر کو خاموشی چھا گئی۔۔ عثمان دم سادھے ماہی

کہ القبات سن رہا تھا جن سے اسے نوازہ جا رہا تھا۔۔ ماہی شہادت کی

انگلی عثمان پہ گاڑھے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہہ رہی تھی۔۔

انہوں نے جدا کیا۔۔ ہمیں۔۔ ہماری ہستی کھیلتی زندگی کو برباد کیا۔۔"

یہاں تک کہ ہمیں اپنی جان بچانے کیلئے در در کی ٹھوکریں کھاتے

چھپ چھپ کہ زندگی گزارنی پڑی۔۔ "وہ بلک رہی تھی۔۔ کسی میں

اتنی ہمت نہ تھی کہ اسے سمنبھال سکے۔۔ حونسلہ دے سکے۔۔ہادی نے

اک سنجیدگی سے بھرپور نگاہ ماہی پہ ڈالی۔۔ پیر پٹختے وہ منظر سے غائب

ہو گیا۔۔

❤❤❤❤❤

یہ منظر تھا ایک چھوٹے سے مگر محبت سے بھرپور گھر کا۔۔ شیشے کہ

سامنے کھڑی بال سنوارتی وہ وقتاً فوقتاً اک نگاہ پیچھے بستر پہ بیٹھے کام کرتے شخص پہ ڈالتی۔۔ لیپ ٹاپ گود میں ٹکائے، آنکھوں پہ نظر کا چشمہ لگائے، کی پیڈ پہ مسلسل تیزی سے انگلیاں چلاتے بھی وہ اسکی خود پہ اٹھتی نظروں سے انجان نہ تھا۔۔ برش ڈریسنگ ٹیبل پہ پٹختے وہ ہاتھ کمر کہ پیچھے باندھتی اسکی جانب آئی۔۔ بستر پہ اسکہ برابر لیٹتے وہ اسکہ کندھے پہ سر رکھے آنکھیں موند گئی۔۔

آپ مجھ سے کتنی محبت کرتے؟ "شوخ لہجے میں پوچھا گیا تھا۔۔"

آج کہاں سے خیال آ گیا۔۔۔ "چہرے پہ مسکراہٹ سجائے جواب دیا" گیا۔۔

بتائیں نہ۔۔ "وہ بضد تھی۔۔"

جتنی سمندر میں بہتی لہریں ساحل سے، سورج اپنی کرنوں سے، چاند" اپنی چاندی سے، ستارے اپنی روشنی سے، بہار۔۔۔ "مزید اسکی زباں کو قفل لگا۔۔

بس بس۔۔ سمجھ گئی۔۔ "وہ ہنس دی۔۔ اپنی محبت کو ہنستا دیکھ اسکا خود" کا چہرہ بھی کھل اٹھا۔۔

بیس سال بیت چکے تھے۔۔ مگر ہر ایک منظر اسکی نگاہوں میں، دل کہ کسی ویران گوشے میں جوں کا توں موجود تھا۔۔ ایک منظر بھی دماغ سے اڑن چھو نہ ہوا تھا۔۔ تصویر ہاتھ میں تھامے، اس پہ اپنے ہاتھوں کا لمس چھوڑتے وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔ دو آنسو اسکہ گلابی گالوں کو بھگو گئے۔۔ انہیں بےدردی سے رگڑتے وہ تصویر وآپس سے الماری کی سیف میں رکھنے لگی۔۔

تائی امی۔۔ "یک دم کسی نے اسے پکارا۔۔ مگر کون،،؟ کون تھا جو" اسے تایا امی کہہ رہا تھا۔۔ پل بھر کو وہ چونکی۔۔ رخ موڑتے اسے اپنے سامنے ہادی کھڑا دکھائی دیا۔۔

ہادی بیٹا۔۔ "اس سے پہلے کہ وہ مزید بولتیں ہادی نے انکہ قریب" آتے، انکا جھریوں والا ہاتھ تھاما۔۔

چلیں۔۔ جلدی۔۔ "وہ حواس باختہ سی ہادی کی جانب دیکھے گئیں۔۔"

جو انکی ایک نہ سنتا۔ انہیں لئے گھر سے روانہ ہو گیا۔۔ کئی بار انہوں نے دریافت کرنا چاہا۔۔ مگر ہادی کہ منہ پہ لگا قفل نہ کھل سکا۔۔

آخر پندرہ منٹ بعد گاڑی ایک ہسپتال کہ سامنے روک دی گئی۔۔

چلیں۔۔ "آخرکار وہ بولا۔۔ مگر اسکہ سوال کہ برعکس حکم پیش کرتے" ہادی گاڑی سے اترتا انکی جانب آیا۔۔ صالحہ کی جانب کا دروازہ کھولتے اس نے انہیں اترنے کا راستہ دیا۔۔

کیا ہوا ہے۔۔؟ کچھ تو بتاؤ، "ہادی نے اک سنجیدہ نگاہ انکہ پریشان چہرہ" پہ ڈالی۔۔

اندر چلیں۔۔ ساری سوالوں کا جواب مل جائے گا۔۔ "نم آلود لہجے" میں کہتے وہ کسی خطرے کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔۔ صالحہ بے قابو ہوتے دل کو سمنبھالتی قدم قدم اسکہ ہمراہ چلنے لگی۔۔

❤❤❤❤❤

وہ کمرے کہ ساتھ سر ٹکائے ٹرانس کی کیفیت میں کھڑی تھی۔۔ کنیز

بیگم سکتے کہ عالم میں تھیں۔۔ انکہ شوہر پہ تہمت لگی تھی یاں یہ حقیقت تھی وہ انجان تھیں۔۔ عثمان سینے پہ بازو لپیٹے ماہی کی جانب یک ٹک دیکھ رہے تھے۔۔کنیز کبھی ماہی تو کبھی اپنے شوہر کی جانب دیکھتیں۔۔

عثمان کی نظروں کا رخ بدلہ۔۔ اگلا منظر دیکھتے اسکہ پیروں تلے زمین کھسک گئی۔۔ یہ خواب تھا یاں حقیقت۔۔ بیس سال بعد وہی چہرہ دوبارہ دیکھنے کو مل رہا تھا۔۔ دونوں کی نظریں ٹکرائیں۔۔ شاید وہ بھاگ جاتیں اگر ہادی نے انکا ہاتھ مضبوطی سے تھام نہ رکھا ہوتا۔۔

اب نہیں۔۔ کب تک بھاگیں گی۔۔ آپکا مجرم آپکہ سامنے ہے۔۔ جو" سزا دینی دے دیں۔۔ "سنجیدہ لہجے میں مخاطب ہوتے وہ انہیں تقریبا گھسیٹتے کمرے کہ قریب لایا تھا۔۔

یہ ہیں آپکے اور تایا ابو کہ مجرم۔۔ جو بھی سزا آپ منتخب کریں گی۔۔" وہ انہیں قبول ہو گی۔۔ لیکن۔۔ ایک نگاہ اپنے کئے پہ بھی ڈال لیجئے گا۔۔ آج تایا ابو جس حالت میں ہیں کیا اسکی ذمہ دار آپ نہیں۔۔

آپ کی اور ماہی کی جان پاپا نے بچائی اور آپ انہی سے چھپتی پھر رہیں تھیں۔۔ اگر یہ انسان نہیں درندے ہوتے جیسا کہ آپ سمجھ رہی تھیں تو بتائیں یہ آپکو کیوں بچاتے،۔ آپ نے تایا ابو سے محبت کہ دعوے تو بہت کئے لیکن جب محبت نے امتحان لیا تو افسوس آپ نے فرار کا راستہ چنا۔۔ کیوں اپنی محبت کہ پاس نہیں گئیں۔۔ کیوں ایک بیٹی کو اسکہ باپ سے، ایک عورت کو اسکہ شوہر سے، ایک ہنستے کھیلتے گھر کو اسکی ہنسی کی وجہ سے دور کیا۔۔ کیوں ایک کوشش نہ کی۔۔ کیوں۔۔ "وہ بولتا ہی چلا گیا۔۔ صالحہ کٹھرے میں کھڑی تھیں۔۔ جہاں انہیں انکی غلطیاں گنوائی جا رہی تھیں۔۔ مسلسل آنکھوں سے آنسو ابل کر بہتے گالوں کو بھگو رہے تھے۔۔ زبان کو قفل لگ چکا تھا۔۔ کچھ بولنے کی ہمت نہ تھی۔۔

❤❤❤❤❤

بس کریں۔۔ "وہ چلائی تھی۔۔ "آپ کو صرف میری امی قصوروار لگ" رہیں۔۔ اور آپکہ پاپا۔۔ کیا انکا کوئی قصور نہیں۔۔ "وہ غصہ اور دکھ کی

ملی جلی کیفیت کی شکار تھی۔۔۔

پاپا اس وقت مجبور تھے۔۔ اگر وہ یہ سب نہ کرتے تو دادا ابو ان سے" رشتے ناتے توڑ دیتے۔۔ وہ اپنے باپ کو بے سہارا نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔ "اب کی بار ہادی کو بھی تہش آیا۔۔ وہ اپنے باپ پہ الزام تراشی قطعا برداشت نہ کر سکتا تھا۔۔

اوہ۔۔ تو آپکے پاپا غلط کا ساتھ دے سکتے۔۔ اگر وہ چاہتے تو دادا کہ" بعد امی اور پاپا کو ملوا دیتے۔۔ آج بابا کی حالت کہ ذمہ دار آپکہ پاپا ہیں۔۔ میری امی نہیں۔۔ "دونوں کی بحث کو عثمان نے سلجھانا چاہا۔۔

ماہی صحیح کہہ رہی ہادی۔۔ غلطی میری ہے۔۔ "عثمان ندامت سے سر" جھکائے صالحہ کہ قریب آئے۔۔ "مجھے معاف کر دیں بھابھی۔۔ میں نے۔۔ "صالحہ نے عثمان کی بات مکمل نہ ہونے دی۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔ "آنسوؤں سے رندھی آواز سنائی دی۔۔"

آپ میں سے کوئی ایک ان سے جا کر مل سکتا ہے۔۔ لیکن یاد رہے"

صرف ایک۔۔ "ڈاکٹر کمرے سے برآمد ہوئے۔۔ ڈاکٹر کی تنبہی پہ سبھی نے صالحہ کو اندر جانے پہ زور دیا۔ ہادی نے اک نظر ماہی کی جانب دیکھا۔ جو غصہ سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ جیسے کہہ رہی ہو اب مجھے تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔

سر جھٹکتے وہ ہسپتال سے روانہ ہو گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤

بتاؤ یاد ہے تم کو وہ جب دل کو چرایا تھا

چرائی چیز کو تم نے خدا کا گھر بتایا تھا

مگر اب یاد آتا ہے وہ باتیں تھیں محض باتیں

شدید درد کہ باعث آنکھیں کھلنے سے انکاری تھیں۔۔ مگر ایسا ممکن نہ تھا کہ سامنے اسکی کل کائنات کھڑی اسکی منتظر ہوتی اور وہ آنکھیں کھول کہ نہ دیکھتا۔۔ ایک آنسو آنکھ سے بہتا، کانوں کہ قریب بالوں میں جذب ہو گیا۔۔ اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہ رہا۔۔ پل بھر کو اسے

یوں محسوس ہوا کہ شاید، شاید وہ وفات پا چکا، اپنی جان گنوا کر اپنی جان کہ سامنے لیٹا ہے۔۔ کاش کہ اس میں اتنی ہمت ہوتی کہ اٹھ سکتا، اسکہ قریب جا سکتا۔۔۔ اسے تھام سکتا۔۔ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے قید کر سکتا۔۔ دل میں جہاں خوشی کی لہر دھوڑ گئی تھی۔۔ وہیں خوف کہ سائے بھی لہرائے تھے۔۔ اگر۔۔ اگر وہ وہیں سے واپس لوٹ جاتی۔۔ اس سے خوف کھاتی۔۔ اپنا چہرا چھپاتی۔۔ اسے دھتکارتی، خود سے دور کر دیتی۔۔ وہ موت کی دہلیز پہ کھڑا سوچ رہا تھا۔۔ واپس اس سائے کہ پاس لوٹ جائے جو اس سے خوف کھاتا ہے۔۔ یاں اس دروازے کو پار کر جائے۔۔ جس کہ بعد وہ اس جہاں میں داخل ہو گا جہاں سے واپس آ پانا قطعا ممکن نہ تھا۔۔ اسکی سانسیں اکھڑنے لگیں۔۔ ہاتھوں پاوں میں لرزش پیدا ہوئی۔۔

بشیر۔۔ "یک دم اسے اس سائے نے پکارا۔ اسکی سانس بہال" ہوئی۔۔ وہ سایا اب قدم بڑھاتے اسکہ قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ اسے اپنے جسم میں جان ختم ہوتی محسوس ہوئی۔۔

وہ سایا اب اسکہ قریب بیٹھ چکا تھا۔۔ اسکا ڈرپ والا ہاتھ تھامتے، اس سائے نے اسے چوما۔۔ شدت سے اپنے ہونٹوں کا لمس اسکہ ہاپھ میں جذب کرتے آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔۔۔

اب وہ ہاتھ اسکہ ماتھے پہ پھیرتا محبت سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔ اسکہ ہونٹوں پہ قفل لگا تھا یاں وہ واقعی بےجاں ہو چکا تھا۔۔ کاش۔۔ کاش کہ وہ بول پاتا۔۔ ایک آخری بار سہی۔۔ مگر اسے پکار پاتا۔۔ اسے بتا سکتا کہ کیسے اس نے ہر راہ میں اسے دھونڈا۔۔ کیسے اسکی یاد اسکی نیندیں چرا جاتی تھیں۔۔ کتنی شدت تھی اسکی محبت میں۔۔ کاش۔۔ کاش کہ وہ بتا پاتا۔۔ کاش کہ خدا اسکی ایک آخری بار فریاد سن لیتا۔۔

کاش۔۔۔ اسکہ ہونٹوں پہ کئے کاش تھے۔۔ جسم بے جان سا ہو چکا تھا۔۔ دائیاں ہاتھ ابھی بھی اسکہ ہاتھ میں دھرا تھا۔۔ آنکھوں سے آنسو ابل کر اسکہ چہرے کو بھگو رہے تھے۔۔ یک دم اسکی زبان میں لرزش ہوئی۔۔ وہ آدھ کھلی آنکھوں سے رخ موڑتا پاس بیٹھے سائے کی جانب دیکھے گیا۔۔ ہونٹوں میں لرزش ہوئی۔۔

ص۔۔صا۔۔صال۔۔صالح۔لحہ۔۔ "بامشکل وہ اسے پکار سکا۔۔"

وہ اسکہ سینے میں منہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ جتنے آنسو دل پہ اتنے سالوں تک بہتے رہے تھے آج بشیر کا دامن بھگو رہے تھے۔۔ دونوں کی آزمائش ختم ہونے کی گھڑی قریب تھی۔۔ اللہ کی دی گئی آزمائش پہ پورے اترتے اللہ نے انہیں ایک دوسرے کہ ساتھ کا تحفہ دیا تھا۔۔ جسے وہ اپنی آخری سانس تک سمنبھال کر رکھنے والے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤❤❤❤❤

وقت پر لگائے اپنے دوش پہ اڑتا چلا گیا۔۔ دو مہینے کا عرصہ کیسے گزرا معلوم ہی نہ ہو سکا۔۔ بشیر کو ٹھیک ایک مہینے قبل ہسپتال سے ڈسچارج کیا گیا تھا۔۔ بشیر کی صحت کافی حد تک ٹھیک ہو چکی تھی جس میں صالحہ کی محبت کا کمال تھا۔۔ جہاں صالحہ اور بشیر کی محبت پایہ تکمیل تک پہنچ چکی تھی۔۔ وہیں ماہی اور ہادی کہ درمیان فاصلہ آ چکا تھا۔۔

ملک ہاوس میں ہر سو خوشیاں چھائی تھیں۔۔ آج مومنہ کیلئے رشتے والے

آ رہے تھے۔۔ وہ نفاست سے تیار ہوتی بہت ہی خوش دکھ رہی تھی۔۔

ٹھیک دس منٹ بعد مہمانوں کی آمد ہوئی۔۔ عثمان صاحب لڑکے اور اسکہ باپ سے بغل گیر ہوئے۔۔ جبکہ کنیز بیگم اسکی ماں سے۔۔ یہ مومنہ کی پسند تھی۔۔ جسے وہ کالج کہ آخری دنوں میں ملی۔۔ کیسے دونوں میں محبت کا رشتہ قائم ہوا معلوم نہ ہو سکا۔۔ اور اب وہ اس رشتہ کو ایک پاک رشتہ میں تبدیل کروانے کہ خواہش مند تھے، تبھی آج دونوں کہ گھر والے اک دوجے سے محو گفتگو تھے۔۔

داخلی دروازے سے اندر داخل ہوتے وہ سب کی نظروں کا مرکز بنا۔۔ چہرے پہ مسکراہٹ سجائے وہ ان کہ قریب آیا۔۔ سب سے سلام میں پہل کرتے جونہی اسکی نگاہیں سنگل سیٹ صوفے پہ بیٹھے نوجوان کی جانب اٹھیں تو واپس پلٹنا بھول گئیں۔۔۔ غصہ اور تہش کہ عالم میں اسکی کنپٹی کی رگیں تن گئیں۔۔

تم۔۔ "نوجوان بھی اسے دیکھ خاصا حیران ہوا تھا۔۔ اسے انگلی سے باہر" آنے کا اشارہ کرتے وہ داخلی دروازہ پار کرتے کشادہ لان میں آ کھڑا

ہوا۔۔ ٹھیک کچھ منٹ بعد وہ اپنا کوٹ ٹھیک کرتا آتا دکھائی دیا۔۔

اس نے ایک نظر اسکی مکمل تیاری پہ ڈالی گئی۔۔ وہ مکمل طور پہ ایک خوش شکل انسان تھا۔۔ نہایت ہی وجیہہ۔۔ وہ کسی کی بھی پسند میں شمار ہو سکتا تھا۔۔ مگر اس نے چنا کسے۔۔ ہادی کی بہن۔۔ مومنہ۔۔

قدم اٹھاتے، ہاتھوں کی مٹھیاں کمر کہ پیچھے ٹکائے وہ پرسکون انداز میں چلتا اسکہ قریب آیا۔۔ اک نگاہ اسکہ مکمل سراپہ پہ دھوڑاتے وہ مسکرایا۔۔

یک دم اس نے اسے گریبان سے تھام لیا۔۔ غصیلی نگاہیں اسکہ چہرے پہ گاڑھے ہادی گویا ہوا۔۔ "کیا مقصد ہے تمہارا۔۔ ہاں۔۔

کوئی مقصد نہیں۔۔ "وہ بدک کر پیچھے ہوا۔۔ مگر ہادی نے اسکہ" گریبان پہ مزید گرفت مضبوط کی۔۔

میں مومنہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔ "بامشکل وہ ہمت مجتمع کیئے" گویا ہوا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیسے ماہی سے کرنا چاہتے تھے۔۔ جسے شادی کہ عین روز تم بیچ" چوراہے میں تنہا چھوڑ گئے تھے۔۔ "ایبک کی نگاہوں میں اک عکس لہرایا۔۔ ہادی کا غصہ ہنوز برقرار تھا۔۔ ایبک نے ایک جھٹکے سے اپنا گریبان چھڑوایا۔۔

یہ بات آپ ان دونوں سے پوچھیں جنہوں نے شادی والے دن مجھے" اغوا کروایا تھا۔۔ تاکہ میں شادی میں نہ پہنچ سکتا۔۔۔ مہندی سے فارغ ہوئے جب میں گھر لوٹا۔۔ ابھی نیند بھی ٹھیک سے نہ آئی تھی کہ کسی نے ملنے کیلئے بلایا۔۔ مجھے دھمکی دی گئی کہ ماہی سے شادی نہ کروں۔۔ میری کوئی پسند کی شادی نہیں ہورہی تھی۔۔)ہاتھ دائیں بائیں لہرایا(لیکن پھر بھی شادی کیلئے راضی تھا۔۔ میں بارات لے کر آ ہی رہا تھا کہ وہ نقاب پوش مجھ پہ حملہ کرتے، مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔۔ اور تب تک نہیں چھوڑا جب تک ماہی کی شادی کسی اور سے نہیں ہو گئی۔۔ "وہ سانس لینے کو رکا۔۔ لمبے سانس لیتے وہ سر جھٹکتا ماتھے پہ آیا پسینہ پونچھنے لگا۔۔

،میں اگر اس غیر کیلئے جو ابھی میری شریک حیات بھی نہ بنی تھی"
اپنی جان خطرے میں ڈال سکتا۔۔ تو آپ خود سوچیں آپکی بہن سے تو
میری روح کا رشتہ ہے۔۔ ذرا سوچیں۔۔ چلتا ہوں۔۔ "ہادی کو سوچوں
میں گھرا چھوڑ وہ داخلی دروازہ عبور کئے ہال کی جانب بڑھ گیا۔۔

❤❤❤❤❤

شام کہ سائے آسمان پہ لہرا چکے تھے۔۔ شہر کہ ایک چھوٹے سے محلے
میں ایک خوبصورت سے گھر پہ روشنانیاں ٹمٹما رہی تھیں۔۔ پورا گھر
چھوٹی چھوٹی روشنیوں میں نہایا، پھولوں کی خوبشو بکھیر رہا تھا۔۔

اوپری منزل کو جاتی سیڑیوں کہ قریب کمرے میں وہ سجھی دجھی بیٹھی
ہاتھوں کی انگلیاں مڑور رہی تھی۔۔ اپنی محبت ہادی کی جانب سے ملے
تحفے میں ملبوس گہرے میک اپ میں آنکھوں کی اداسی چھپائے، ہاتھوں
میں بھر بھر کہ پہنی چوڑیوں سمیت وہ مہندی لگے ہاتھوں میں ہاتھوں
کی لکیروں کو گھور رہی تھی۔۔ درد شدت اختیار کر گیا تو وہ آنکھیں
موند گئی۔۔

اس نے دیکھا۔۔۔

ہادی اسکہ کمرے میں داخل ہوا۔۔

اسکا رخ اپنی جانب موڑتے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔۔

تم میری ہو۔۔ صرف میری۔۔ "کندھوں سے تھامے وہ اعتراف محبت" کر رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔ "فقط اک لفظ ادا ہوا۔۔"

کندھوں پہ گرفت ڈھیلی پڑی۔۔

سپاٹ چہرا لئے وہ کمرے سے نکل گیا۔۔

وہ زمین بوس ہوتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

آنسو پونچھتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

مہندی لگے ہاتھوں سے لہنگا سمنبھالتی وہ ہادی کہ پیچھے بھاگی۔۔

مگر وہ کہیں نہ تھا۔۔ کہیں بھی نہیں۔۔ "ہادی۔۔ "وہ چلائی۔۔ ایک

بار۔۔ دو بار۔۔ کئی بار۔۔ مگر آواز نہ آئی۔۔

ہر سو خاموشی کا راج برپا تھا۔۔

آنکھوں سے بہتے آنسو اسکا دامن بھگو رہے تھے۔۔

مگر وہ نہ آیا۔۔ کہیں سے بھی۔۔ ارد گرد دیکھا۔۔

آ گے۔۔ پیچھے۔۔ دائیں بائیں۔۔

مگر وہ کہیں نہ تھا۔۔ وہ اکیلی تھی۔۔ اس تاریک سڑک کہ کنارے کھڑی بلکل اکیلی۔۔

ہادی۔۔ کہاں ہو تم۔۔ سنو میری پکار۔۔ سنو مجھے۔۔ میرے دل کی فریاد۔۔ تھام لو آ کر مجھے۔۔ اپنی محبت کو۔۔ اپنی کل کائنات کو۔۔ لے چلو ان لوگوں سے۔۔ اس معاشرے سے دور۔۔ جہاں ہمارے سوا کوئی نہ ہو۔۔ سن لو میری پکار۔۔ میرا اعتراف محبت۔۔ ہاں۔۔ ہاں ہادی۔۔ مجھے تم سے محبت ہے۔۔ صرف تم سے۔۔ نہیں۔۔نہیں۔۔ مجھے تم سے محبت نہیں۔۔ مجھے تم سے عشق ہے۔۔ جو جنون اختیار کر چکا۔۔ تمہیں

پانے کا جنون۔۔ ہاں۔۔ مجھے تم سے عشق ہے۔۔ جنون عشق۔۔ "یک دم تیز روشنی نے اسکی آنکھیں چندھیا دیں۔۔ وہ ہتھیلی منہ پہ لاتی رخ موڑ گئی۔۔

اب روشنی کم ہوتی جارہی تھی۔۔

کوئی عکس اس روشنی کہ سامنے لہرا رہا تھا۔۔

وہ چلتا اس کہ قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا۔۔

روشنی اس سائے پہ ٹھہری۔۔ لیکن یہ کیا۔۔ کیا وہ واپس آ گیا تھا۔۔

نہیں۔۔ لیکن وہ شاید اسے لینے آیا تھا۔۔ اس نے ماہی کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔

یک دم اسکی آنکھ کھلی،، وہ ڈریسنگ کہ سامنے بیٹھی تھی۔۔ کچھ بھی نہ بدلہ تھا۔۔ ہر شے اپنی مخصوص جگہ پہ تھی۔۔ لیکن وہ اعتراف محبت کر چکی تھی۔۔ یاں اعتراف عشق۔۔۔

سفید گلابوں سے سجی گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔۔
گاڑی میں محض ایک ڈرائیور اور وہ خود موجود تھا۔۔ گاڑی میں میوزک آن تھا۔۔ راحت کی سریلی آواز ہر سو پھیلتی اسکہ دل کہ تار چھیڑ گئی تھی۔۔

یک دم وہ ایک تاریک سڑک کی جانب بڑھے۔۔ ٹھیک دس قدم کہ فاصلے پہ گاڑی روک دی گئی۔۔ اس نے ساتھ بیٹھے ڈرائیور کو نا سمجھی سے دیکھا۔۔ جو اب گلوز پہن رہا تھا۔۔ پچھلی نشست کا دروازہ کھولا گیا۔۔ ایک نقاب پوش گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔ اس کہ بیٹھتے ہی گاڑی لاک کر دی گئی۔۔

ایبک نے کئی بار دروازہ کھولنا چاہا مگر ساری کوشش رائیگاں گئی۔۔

نقاب پوش اسے لئے ایک کھنڈر نما جگہ کی جانب چل پڑے۔۔ اس نے خود کو بچانے کی اپنی سی کوشش کی مگر سب بے کار گیا۔۔ اسے کرسی پہ بٹھاتے دونوں نے اسکہ ہاتھ پیر باندھ دئے۔۔ منہ میں کاغذ کا گولا ٹھونستے اسکہ منہ پہ ٹیپ لگا دی۔۔ صرف آنکھوں پہ پٹی نہ لگائی۔۔

اب تو اپنی موت کا منظر دیکھیں۔۔ کہا تھا کہ اگر جان پیاری تو شادی" سے انکار کردے مگر شاید تجھے خود سے محبت نہیں۔۔ اب جب تک ماہی کی شادی ہمارے دوست سے نہیں ہو جاتی تو یہیں تڑپتہ رہے گا۔۔ دعا کر کہ تب تک تیری یہ سانسیں اکھڑ نہ جائیں۔۔ "بے دردی سے اسکہ منہ پہ انگلیاں گاڑھے وہ ہر لفظ چبا چبا کر ادا کر رہا تھا۔۔

دونوں اس کھنڈر نما جگہ پہ قفل چڑھاتے سڑک کہ کنارے چلنے لگے۔۔ دونوں نے چہرے سے نقاب اتار پھینکے تھے۔۔ ایک نے موبائل جیب سے نکالتے نمبر ملایا تھا۔۔

کومل۔۔ کام ہو گیا ہے۔۔ عریشہ سے کہو اب اپنا کام سر انجام" دے۔۔ "نہایت سنجیدگی سے کہتے وہ کال کاٹ گیا۔۔

میں ہادی کو کسی صورت برباد ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔۔ پھر چاہے مجھے" کچھ بھی کرنا پڑے۔۔ کسی بھی حد سے گزر جانا پڑے۔۔ "سنجیدگی سے کہتے اس نے ساتھ کھڑے احمد کی جانب دیکھا۔۔ احمد نے مسکرا کر سر کو خم دیا۔۔ اب دونوں کا رخ شادی کہ گھر کی جانب تھا۔۔

❤❤❤❤❤

وہ حواس باختہ سی دھوڑتی برامدے میں آئی جہاں صالحہ مہمانوں سے محو گفتگو تھیں۔۔ برامدہ مہمانوں سے کچا کچ بھرا تھا۔۔ ہر ٹیبل پہ برتن اور پانی رکھا گیا تھا۔۔ مردوں اور عورتوں کہ درمیان پردے کا اہتمام تھا۔۔ جو نکاح کہ بعد ہٹایا جانے والا تھا۔۔

کیا ہوا۔۔؟ "وہ نہایت پر سکون لہجے میں گویا ہوئیں۔۔ قریب کھڑی" عورتیں ان سے دور چلی گئیں۔۔ عریشہ کہ منہ سے ادا ہونے والے اگلے الفاظ صالحہ پہ آسمان ٹوٹ کہ برسنے کہ مترادف تھے۔۔۔ یک دم انہوں نے چکراتے سر کو تھام لیا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتیں کومل اور عریشہ نے انہیں سہارا دیا۔۔ انکی بیٹی کی شادی عین نکاح کہ روز ٹوٹ چکی تھی۔۔ دولہا گھر سے فرار ہو چکا تھا۔۔ گھر والوں کا رو رو کر برا حال تھا۔۔ جبھی وہ صالحہ سے معذرت کر رہے تھے۔۔۔

ہادی۔۔ جلدی سے صالحہ آنٹی کہ گھر پہنچو۔۔ "سرمد کی دل گرفتہ سی"

آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔

"کیوں کیا ہوا۔۔؟ سب خیریت۔۔؟"

بس یوں سمجھ لو اللہ نے تمہیں ایک آخری موقع دیا ہے۔۔ جس کا" تمہیں بھرپور طریقے سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔۔ یوں سمجھ لو تمہاری محبت کا امتحان ہے آج۔۔ "اسکی باتیں ہادی کی سمجھ سے باہر تھیں۔۔ اب کیسی محبت۔۔ کیسا امتحاں۔۔ محبت تو شروع ہونے سے پہلے ہی اپنے اختتام کو پہنچ چکی تھی۔۔

مطلب۔۔ "رندھی ہوئی آواز سرمد کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔"

اسے شدید دکھ کا سامنا ہوا۔۔ وہ ایک ایک کر کہ اپنی بنائی من گھرنت کہانی سناتا گیا۔۔ ہادی کو شدید صدمہ پہنچا۔۔ وہ فورا سے بیشتر عثمان کہ کمرے کی جانب بڑھا۔۔ جہاں کنیز بیگم پہلے سے موجود تھیں۔۔ دروازہ کھٹکھٹاتے اسکہ ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔ دوسری دستک پہ دروازہ کھلا۔۔ وہ مرے قدموں چلتا اندر داخل ہوا۔۔

کیا ہوا بیٹا۔۔؟ "اسکی زرد پڑتی رنگت دیکھ عثمان صاحب صوفے سے"

اٹھتے ہاتھ میں پکڑا کافی کا مگ میز پہ دھرتے اسکہ قریب آئے۔۔ کنیز نے آگے بڑھتے ٹی وی بند کیا۔۔

کیا آپ دونوں مجھ پہ بھروسہ کرتے ہیں۔۔؟ "نہایت سنجیدگی سے" پوچھا گیا۔۔

"ہاں بیٹا۔۔"

اگر میں آپ لوگوں کی رضامندی کہ بغیر کسی کو اس گھر کی زینت"

"بنانا چاہوں تو کیا آپ لوگوں کو قبول ہو گا۔۔؟

مطلب۔۔؟ "دونوں نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔۔ جو نظریں" جھکائے کسی ملظم کی طرح کھڑا تھا۔۔ ایک نظر اٹھا کر انکی جانب دیکھتے اس نے سرد آہ بھری۔۔ پھر ایک ایک کر ساری صورت حال انکہ گوش گزار دی۔۔

دونوں نے اک دوجے کی جانب دیکھا۔۔ چہرے پہ مسکراہٹ لئے عثمان صاحب اسکہ قریب آئے۔۔

آج ہمیں تم پہ فخر ہو رہا ہے۔۔ جاؤ۔۔ تمہاری محبت تمہارا انتظار کر رہی۔۔ اور محبت کو انتظار کرنا پسند نہیں۔۔ "اسکا کندھا تھپتھپاتے وہ گرم جوشی سے بولے تھے۔۔ ہادی پل بھر کی دیری کہ بغیر روانہ ہو گیا۔۔

یہ کیا۔۔؟ "کنیز نے حیرانگی سے شوہر کو دیکھا۔۔"

میں اب کسی اور کی محبت کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہتا۔۔ بھائی کا جو حال ہے۔۔ میں نہیں چاہتا کہ میرا بیٹا بھی وہ تکلیف برداشت کرے۔۔ اب مزید کسی اپنے کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔۔ "وہ دکھ سے بولتے بیڈ پہ جا بیٹھے۔۔

ایک بات کہوں۔۔ "عثمان نے اک نظر کنیز بیگم کی جانب دیکھا۔۔" پھر سر اثبات میں ہلاتے اجازت دی۔۔

مجھے آج اپنے شوہر پہ فخر ہو رہا۔۔ کوئی کچھ بھی کہے۔۔ لیکن میں" جانتی ہوں کہ آپکا کوئی قصور نہیں۔۔ "محبت سے کہتے وہ عثمان صاحب کہ قریب بیٹھ گئیں۔۔ پھر سر انکہ کندھے پہ رکھتے آنکھیں موند

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گئیں۔۔

"شکریہ۔۔ بھروسہ کرنے کیلیئے۔۔"

❤❤❤❤❤

محض آدھا گھنٹا درقنار تھا۔۔ اب پھر سے ہر سو خوشیاں بکھر چکی تھیں۔۔ کس کہ باعث۔۔ محض ہادی کہ۔۔ جس نے اپنی سچی محبت کا اعتراف کرتے صالحہ سے اپنی خواہش ظاہر کی۔۔ صالحہ کہ دل میں خوشیاں رقس کرنے لگیں۔۔ اللہ نے انکی دعائیں سن لیں تھیں انکی ہر فریاد۔۔ یہ کن کہتے فیکون کا نظارہ دیکھایا تھا۔۔

اسے نہ معلوم تھا کہ کب مولوی صاحب تشریف لائے اور کب وہ اس رشتے میں جوڑ دی گئی۔۔ وہ تو اس بات سے بھی انجان تھی کہ اسکا نکاح اسکی محبت سے ہوا ہے۔۔ جس سے وہ محبت نہیں عشق کرنے لگی تھی۔۔

نکاح کی تقریب گزرے ایک گھنٹا گزر چکا تھا۔۔ کھانے کہ بعد رخصتی

کی رسم سر انجام دینی تھی۔۔ جب سب کھانا کھا چکے تو ماہی اپنا لہنگا سمنبھالتی کومل اور عریشہ کہ ہمراہ آتی دکھائی دی۔۔ سرمد نے ساونڈ سسٹم پہ راحت کی مدھر آواز کا گانا سیٹ کیا۔۔

میں لکھاں منگ کہ دعاواں تینو پایا اے

رب سوہنے تینو میرے ناوے لائیا اے

ہادی نے اپنا دائیاں ہاتھ اسکی جانب بڑھایا۔۔ جوں ہی ماہی نے وہ ہاتھ تھاما۔۔۔ اس کہ دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں۔۔۔ وہ لمس۔۔۔ وہ احساس۔۔۔ اسے کسی انہونی کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔۔۔ جسے سمجھنے سے وہ قاصر تھی۔۔۔۔

ہاتھوں میں تیرے اب سدا میرا ہاتھ ہو

تیرا میرا ساتھ ہو تاروں کی بارات ہو

دونوں کو نہ بھولے کبھی ایسی ملاقات ہو

آج ہادی اپنی محبت کہ ہمراہ ایک پاکیزہ رشتے میں بندھا بیٹھا تھا۔۔ لال

اور سفید شیروانی میں ملبوس وہ پاوں کی قینچی بنائے غرور سے سینا ٹانے بیٹھا تھا۔۔ اسے آج اپنی قسمت پہ رشک آ رہا تھا۔۔ دل کئ بار اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا۔۔ ساتھ ہی وہ پاس بیٹھی ماہی کی جانب وقتاً فوقتاً اک نگاہ ڈالتا وہ لمبے گھونگٹ میں اپنا خوبصورت چہرا چھپائے بیٹھی تھی۔۔۔ اب تو یہ چہرا اس نے ساری زندگی دیکھنا تھا۔۔ دل نے خواہش ظاہر کی کہ ماہی کو نظروں کہ سامنے بٹھائے اسکہ ایک ایک نقش کو دیکھے۔۔ بار بار چومے۔۔ اپنی سوچ پہ مسکراتے وہ سر جھٹکتا رخصت ہونے کیلئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤❤❤❤❤

وہ اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑا لان میں لگے پھولوں کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔ جن کی خوشبو انسان کی پسندیدہ ہوتی ہے۔۔ مگر ساتھ لگے کانٹے انہیں نقصان پہنچانے کا باعث بنتے۔۔ ہادی نے آنکھیں موند لیں۔۔ بازو پینٹ کی جیب میں ٹھونسے وہ اپنی غلطی کہ بارے میں سوچ رہا تھا۔۔ اپنی محبت حاصل کرنے کیلئے وہ اب تک ماہی سے اسکی

زندگی کا سب سے بڑا سچ چھپاتا آیا تھا۔۔ اسکے دوست۔۔ اسے اسکی محبت دلانے کیلئے کسی کی جان کہ دشمن بن گئے تھے۔۔ اور آج وہی شخص اسکی بہن کا شریک حیات بننے جا رہا تھا۔۔

وہ دل میں کئی راز دفن کئے رکھنے کا خود سے وعدہ کر رہا تھا۔۔ مگر ایک راز سے پردہ اٹھانا بہت ضروری ہو چکا تھا۔۔

❤❤❤❤❤

اب کیسی طبیعت ہے تایا ابو۔۔؟"ہادی ایک ہاتھ سے دروازہ ناک" کرتا۔۔ اسے اندر کی جانب دھکیلتا کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔ بشیر بیڈ پہ آنکھیں موندے لیٹا تھا جبکہ صالحہ قرآن پاک کی تلاوت میں مگن تھیں۔۔ دونوں سے سلام کرتے وہ بشیر سے انکا حال احوال پوچھنے لگا۔۔ جنہیں ابھی بھی چلنے پھرنے میں دقت ہوتی تھی۔۔

ٹھیک ہوں۔۔ بلکہ بہت خوش ہوں۔۔ تمہارے تائی امی جو آ گئیں۔۔" میری بیٹی مل گئی۔۔ میرا لاڈلہ بھتیجا مجھے داماد کی صورت مل گیا۔۔ اور اندلیب۔۔ "اندلیب کا ذکر کرتے وہ پرانی یادوں میں کھو گئے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جانتے ہو۔۔ صالحہ کہ بعد اک روز میں یتیم خانے گیا۔۔ یہ میرے" روز کا معمول تھا۔۔ وہاں کہ بچے مجھے بہت عزیز تھے۔۔ اپنی خود کی بیٹی جو گنوا چکا تھا۔۔ وہیں میں نے اندلیب کو دیکھا۔۔ تب وہ بلکل ماہی کہ جتنی تھی چھ ماہ کی۔۔ مجھے اس میں ماہی کا عکس دکھا، پھر میں اسے گھر لے آیا۔۔ اسے یہ بات شایدنہ پتا ہو لیکن وہ میری بیٹی کی طرح ہے۔۔ جیسے ماہی۔۔ "ماہی کہ ذکر پہ ہادی کی نظریں جھک گئیں۔۔

منا لاو اسے۔۔ جب محبت میں دڑاڑ آ جاتی ہے تو فاصلے بھڑتے جاتے" ہیں۔۔ انہیں بروقت سمنبھال لیا جائے۔۔ معافی مانگ لی جائے تو رشتے بچ جاتے ہیں۔۔ ورنہ پھر صرف پچتاوہ ہی رہ جاتا ہے۔۔ اگر اسے یہ مان ہے کہ تم منانے آؤ گے تو جاؤ۔۔ اسکا مان رکھ لو۔۔ اسکا بھرم "ٹوٹنے سے بچا لو۔۔

❤❤❤❤❤❤

یہ دوپہر کا وقت تھا۔۔ وہ کھانے کی ٹیبل کہ گرد بیٹھی تھی۔۔ اسکہ ہمراہ عریشہ اور کومل موجود تھیں۔۔ عریشہ ٹی وی جبکہ کومل موبائل پہ

بڑی تھی۔۔ ماہی کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتی پلیٹ میں چمچ ہلا رہی تھی۔۔ عریشہ نے پانی کا گلاس تھامنے کی غرض سے رخ ٹیبل پہ موڑا۔۔ اسکی نظر پلیٹ میں چمچ چلاتی ماہی پہ پڑی۔۔

کیا ہوا۔۔؟ کھانا کیوں نہیں کھا رہی۔۔؟ "عریشہ کی بات سنتے دونوں" اسکی جانب متوجہ ہوئیں۔۔ کومل موبائل تھامے ٹیبل سے ذرا آگے کھسکی۔۔۔

دل نہیں چاہ رہا۔۔"ہاتھ میں تھاما چمچ پلیٹ میں دھرتے اس نے" دونوں ہاتھوں میں سر گرا دیا۔۔

ماہی۔۔ بات کرو ہادی سے۔۔ "اسکا کندھے تھپتھپاتے اسے حوصلہ" دیا۔۔ وہ محض سر اثبات میں ہلاتی کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

❤❤❤❤❤

سڑکوں پہ جا بجا گاڑیوں کا رش تھا۔۔ ہر شخص جلدی میں تھا مگر ایک وہی تھی جو ارد گرد سے بے نیاز چلتی جا رہی تھی۔۔ وہ آج اکیلی

تھی۔۔ اسکے ساتھ نہ ہادی تھا۔۔۔ اسکا شوہر۔۔ نہ ولی۔۔ اسکا مسیحا۔۔

سڑکوں پہ مارے مارے پھرتی وہ اک سنسان گلی کی جانب بڑھی۔۔ کتنا خوبصورت احساس تھا کہ وہ ہادی سے روٹھ کر آئے گی۔۔ جو اس کی خاطر دنیا سے لڑ جاتا تھا آج کیسے اسے منانے تک نہ آیا تھا۔۔ مانا کہ وہ انا کی تسکین کی خاطر اس سے ناراض ہو آئی تھی۔۔ مگر اس نے اسکی انا کا بھرم تک نہ رکھا تھا۔۔ وہ محض اتنا چاہتی تھی کہ وہ صالحہ کہ ساتھ اونچی آواز میں کی گئی گفتگو کی معافی مانگتا۔۔ مگر دو مہینے ہو چکے تھے۔۔ اس نے پلٹ کر ماہی کا حال تک نہ پوچھا تھا۔۔

یک دم اسکے قریب آ کر ایک گاڑی رکی تھی۔۔ اسکی سوچوں کو بریک لگا۔۔ پلک جھپکتے اسکے منہ پہ کپڑا رکھتے۔۔ اسے بے ہوش کئے وہ گاڑی میں سوار ہوتے گاڑی زن سے بھگا لے گئے۔۔ اسے کسی مضاہمت کا موقع بھی نہ ملا تھا۔۔

❤❤❤❤❤

کمرا تاریکی میں ڈوبا تھا۔۔ وہ بے سدھ سی صوفے پہ پڑی تھی۔۔ گردن

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اک جانب کو ڈھلکی تھی۔۔ سر میں اک ٹیس اٹھی۔۔ غنودگی سے واپس آتے وہ ہولے سے آنکھیں کھولتے اپنے زندہ ہونے پہ یقین کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔ اس کہ ہاتھ پیر بھی سلامت تھے۔۔ بلکہ وہ اک آرام دہ صوفے پہ بیٹھی تھی۔۔ اندھیرے کہ باعث وہ اردگرد کی چیزوں کو دیکھنے سے قاصر تھی۔۔ یک دم کہیں سے روشنی اسکہ چہرے پہ پڑی۔۔ اسکی آنکھیں اچانک پڑتی روشنی سے چندھیا گئیں۔۔ جسے ہاتھ سے روکتے وہ دھیرے دھیرے آنکھیں کھولتے صورت حال کا جائزہ لینے لگی۔۔ یہ سپاٹ لائٹ کی روشنی تھی جو محض اسے فوکس کئے تھی۔۔ اردگرد کئے صوفے پڑے تھے۔۔ یقیناً یہ کسی سینما کا سیٹ اپ تھا۔۔ اک سپاٹ لائٹ سٹیج کہ فلور کو فوکس کئے تھی۔۔ جہاں ایک بڑی سے سکرین لگی تھی۔۔ یک دم ہال گانے کی آواز سے گونجنے لگا۔۔

میں عشق اسکا وہ عاشقی ہے میری

وہ لڑکی نہیں زندگی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یک دم سکرین پہ کسی کا عکس ابھرا۔۔ماہی نے حیرانگی سے سکرین کو دیکھا جہاں وہ کھڑی مال میں شاپنگ کر رہی تھی۔۔

آنکھوں میں ہے اسکا چہرا

یادوں میں ہے اسکا پہرا

تصویر اب بدل چکی تھی۔۔ وہ ہادی کہ کیبن میں بیٹھی پین دانتوں تلے دبائے کسی سوچ میں مگن تھی۔۔

میں ہوں راہی وہ ہے منزل

کرنا ہے اب اسکو حاصل

اب کی بار تصویر میں ماہی اسکی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔۔ دونوں محبت سے اک دوجے کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔ سورج ڈوب رہا تھا۔۔ ساتھ ہی ساتھ دونوں کہ چہرے محبت کہ سائے سے لہرا رہے تھے۔۔

ان دھڑکنوں میں باجے اسکی ہی سرغم

وہ میری جاناں ہے وہ میری جانم

اب تصویر بدلی تو ماہی کی آنکھیں اس پہ جم گئیں۔۔ جس میں ماہی کھلے دل سے مسکرا رہی تھی۔۔ یہ تصویر۔۔ یہ تصویر تو ولی نے۔۔ تو کیا ولی نے اسے کڈنیپ۔۔ کیا وہ ولی کی حراست میں تھی۔۔

خوشبو جیسی آئے جائے

کتنا دل کو وہ تڑپائے

اب کی بار وہ بے دلی سے چلتی اپنا مہندی کا لہنگا ہاتھ سے تھامے۔۔ قدم قدم چلتی کومل کہ ہمراہ آ رہی تھی۔۔ چہرے پہ دکھ کہ سائے لہرائے تصویر میں بھی واضح دکھائی دے رہے تھے۔۔۔

میری سانسیں، میری دھڑکن

وہ ہے میرا دیوانہ پن

اب کی بار وہ ہادی کا ہاتھ تھامے سٹیج پہ چڑھ رہی تھی۔۔ ہادی کہ چہرے پہ جاندار مسکراہٹ تھی۔۔ جیسے اس نے اپنی کل کائنات پا لی

ہو۔۔

بےتابیوں میں ہے وہ راحت کا موسم

اسکہ لئے ہی میری چاہت کا موسم

اب کی بار تصویر میں وہ دونوں شیشے کہ سامنے کھڑے اک دوجے کو دیکھ رہے تھے۔۔ مسٹر اینڈ مسز ہادی۔۔

میں ہوش اسکا وہ بیخذی ہے میری

وہ لڑکی نہیں زندگی ہے میری

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی نے اسکی کئی یادیں تازہ کر دی تھیں۔۔ مگر دل ابھی بھی اس ایک تصویر پہ اٹکا ہوا تھا۔۔ یک دم وہ سکرین کہ سامنے آ کھڑا ہوا۔۔ ریڈ ٹی شرٹ اور جینز میں۔۔ چہرے پہ جاندار مسکراہٹ۔۔ حلیے سے وہ آج بھی ویسا ہی تھا جیسا آخری بار پارک میں تھا۔۔ گھنے بال اور داڑھی۔۔ ماہی کا دل دہک گیا۔۔ کیا وہ واقعی ولی کہ قبضے میں تھی۔۔

ولی اسے ڈرتا دیکھ ہولے سے ہنس دیا۔۔ یک دم اسکا ہاتھ چہرے کی

جانب بڑھا۔۔ داڑھی پہ پھیرتے اس نے اپنی نقلی داڑھی اتار پھینکی۔۔ اب وہ بالوں پہ لگی وگ اتار رہا تھا۔۔ ماہی یک ٹک شاک کی کیفیت میں گھری سامنے کھڑے شخص کی جانب دیکھ رہی تھی جو مسکرائے جا رہا تھا۔۔ مسکرانے سے اسکہ گال پہ پڑتا ڈمپل مزید گہرا ہوا۔۔ ساری گھتیاں سلجھ گئیں۔۔ ہر سوال کا جواب مل گیا۔۔

ہادی۔۔ "شاک کی کیفیت میں اسکہ منہ سے فقط اسکا نام نکلا۔۔۔"

سکرین پہ اب کی بار پھر سے پہلی تصویر رونما ہوئی۔۔ جو شاید اس کہ ہاتھ میں تھامے ریموٹ سے تبدیل ہوئی تھی۔۔

اس سے پہلے کہ تم اپنے ذہن پہ زور ڈالتے اپنا دماغ ماوف کرواؤ۔۔" میں خوھ ہی تمہارے سب شک و شبہات دور کئے دیتا ہوں۔۔ "وہ ابھی بھی یک ٹک سٹیج پہ کھڑے ہادی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

یہ اس دن کی بات ہے جب میں تم پہ چیخا تھا۔۔ تم پہ اپنا غصہ" اتارتے تمہیں آفس سے بھی نکلوا دیا تھا۔۔ اور تم ٹھہری تابعدار۔۔ فورا روانہ ہو گئی۔۔ پھر مجھے پچھتاوا ہوا۔۔ میں نے تمہیں پورے آفس میں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈھونڈا مگر تم تو یوں غائب تھی جیسے گدھے کہ سر سے سینگھ۔۔ "ماہی کو اسکی دی گئ مثال پسند نہ آئی۔۔ اسکہ تاثرات بدلے تھے۔۔ ہادی نے اسے سینگھ سے یاں اپنے آفس کو گدھے سے تشبیہ دی تھی وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔۔

پھر میں نے تمہارا بایو ڈیٹا کھنگالا۔۔ وہاں سے تمہارا نمبر ملا۔۔ سچ پوچھو" تو میں تم سے صرف معذرت کرنا چاہتا تھا۔۔ مگر میں ٹھہرا مغروری انسان۔۔ معافی مانگنا سیکھا ہی کہاں تھا۔۔ لہذا میں نے کال ملائی۔۔ تمہاری آواز سنتے مجھے شرارت سوجھی۔۔ پھر جو گفتگو ہوئی وہ تو تمہیں یاد ہی ہو گی۔۔ "بھلا وہ گفتگو ماہی کیسے بھول سکتی۔۔ مسلسل جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی وہ ولی کی بے تکی باتوں سے، یاں یوں کہنا غلط نہ ہو گا کہ شادی کی فرمائش پہ۔۔۔ "لیکن مجھے بہت اچھا لگا۔۔ دل کہ کسی کونے میں ٹھنڈک محسوس ہوئی۔۔۔ مگر تم مجھے رانگ نمبر سمجھ رہی تھی۔۔ میرا نمبر ڈیلیٹ کرنے کا سوچ رہی تھی۔۔ وہ بھی تب جب مجھے مزا آنے لگا تھا۔۔ "وہ پل بھر کو رکا۔۔ کیا؟ اسے مزا آ رہا تھا۔۔ ماہی

کو خوف دلاتے وہ اسکا مذاق اڑا رہا تھا۔۔ اس نے سانس لیا۔۔ پھر واپس سے گفتگو شروع کی۔۔

پھر مجھے ایک خیال آیا۔۔ کیوں نہ آپکو ڈرایا جائے۔۔ مطلب تم نے" مجھے لچا لفنگا کہا تھا۔۔ ایسے تھوڑی نہ چھوڑ سکتا تھا۔۔ تبھی اپنا حلیہ بدلتے میں مال میں آیا۔۔)تصویر کی جانب اشارہ کرتے (وہیں تمہاری یہ تصویر لی تھی۔۔ مجھے دیکھتے تم بلکل ڈر گئی۔۔ کاش تمہاری تصویر لے سکتا۔۔ پھر وال پیپر پہ لگا کہ روز ہنستا۔۔ تمہاری اڑی رنگت دیکھ دل کو بہت سکون ملا۔۔ اندر تک۔۔ پھر تم سے شادی کا وعدہ کرتے میں نے خود کو لچا لفنگا کہا مگر تم نہ سمجھی۔۔ لہذا میں وہاں سے چلا گیا۔۔ لیکن جب میں نے رخ موڑے تمہیں دیکھا تو تم بغیر دوپٹہ کہ سڑک پہ سہمی کھڑی تھی۔۔ اک لمحہ لگا تھا مجھے صورت حال سمجھنے میں۔۔ مجھے بہت غصہ آیا۔۔ یوں لگا کسی نے مجھے بے عزت کیا ہو۔۔ تمہیں جو کچھ کہا وہ الفاظ، وہ تلفظ غلط تھا۔۔ مگر بات سو فیصد درست۔۔ جسے سمجھانے کیلئے مجھے ولی بینتے تم سے بات کرنی پڑی۔۔"

وہ جیسے بیتے کل میں پہنچ چکا تھا۔۔ آسمان کی جانب دیکھتے اس نے اک سرد آہ ہوا کہ سپرد کی۔۔ ماہی کا دل بھی اس وقت کو یاد کرتے دہل گیا۔۔ جب وہ بغیر دوپٹہ سڑک کہ کھڑی تھی۔۔ ساتھ ہی ساتھ ہادی کہ کہے الفاظے بھی۔۔

تمہاری وہ رندھی آواز سن۔۔ میرے دل میں شدید درد اٹھا۔۔ "تمہارا بار بار کہنا کہ میں بے شرم نہیں ہوں۔۔ میں اپنی نمائش نہیں کرتی۔۔ میرے دل کو چیرنے کیلئے کافی تھا۔۔ اس دن جس تکلیف سے تم گزری۔۔ وہ تکلیف میں نے بھی محسوس کی تھی۔۔ پوری شدت سے۔۔ "ماہی کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔۔ "کاش کہ مجھے حق ہوتا تو تمہارے سبھی آنسو چن کر ان میں خوشیاں بھر دیتا۔۔۔ تمہیں اپنے سینے میں چھپا لیتا۔۔ "ماہی نے گلابی گالوں کو بھگوتے آنسو صاف کئے۔۔ اس دن مجھے احساس ہوا کہ تم میرے لئے کیا ہو۔۔ میں نے نماز" پڑھتے رب کہ حضور تمہیں دعا میں مانگا۔۔ اپنی محبت کا اعتراف سب سے پہلے)آسمان کی جانب اشارہ کرتے (اللہ کہ سامنے کیا تھا۔۔ تبھی

میرے دل نے خواہش ظاہر کی۔۔ تمہیں دیکھنے کی۔۔ جبھی میں پارک میں آیا۔۔ تمہارے فون کی لوکیشن ٹریس کرتے۔۔" وہ حیران تھی۔۔ یاں شاید ابھی تک شاک کی کیفیت میں تھی۔۔ کیا واقعی ہادی نے اسے مانگا تھا۔۔ یاں وہ خواب دیکھ رہی۔۔ شاید وہ واقعی خواب دیکھ رہی تھی۔۔ ابھی کومل اسے اٹھا دینے والی تھی۔۔ مگر ایسا نہ ہوا۔۔ کیونکہ یہ حقیقت تھی۔۔

اسی وقت مجھے ماما کی کال آئی۔۔ میں نے ان سے ایسے بات کی جیسے" کوئی گرل فرینڈ ہو میری۔۔ لیکن یہ تم نے مجھے کرنے پہ مجبور کیا تھا۔۔ تم مجھ سے بات ہی نہیں کر رہی تھی۔۔ مجبورا مجھے تمہاری توجہ حاصل کرنے کیلیئے یہ سب کہنا پڑا۔۔ "ہادی نے ریموٹ سے تصویر بدلی۔۔ اب کی بار وہ کھلے دل سے مسکرا رہی تھی۔۔

میری وجہ سے تم اس وقت رو پڑی تھی۔۔ تبھی تمہیں ہنسانے کیلیئے" مجھے ولی بن کر آنا پڑا۔۔ تمہیں ہنستا دیکھ میں نے یہ تصویر لی۔۔)تصویر کی جانب اشارہ کیا (یہ ہمارے کمرے میں موجود تھی۔۔ مگر شادی سے

قبل میں نے یہ اتروا دی تھی۔۔ ورنہ تمہیں شک ہوتا اور سارا سرپرائز خراب ہو جاتا۔۔"اچھا تو کومل نے اس سرپرائز کا ذکر کیا تھا۔۔ مطلب وہ سب جانتی تھی۔۔ اب کی بار ہادی نے تصویر تبدیل کی۔۔ جہاں وہ پین دانتوں تلے دبائے کچھ سوچ رہی تھی۔۔

"جب) یہ تصویر اس روز کی ہے(تصویر کی جانب محبت سے دیکھتے کہا تم میرے سامنے بیٹھی ولی سے بات کر رہی تھی۔۔ اب تم سوچ رہی ہو گی کہ یہ سب کیسے ہوا؟ کیونکہ میں تو کام کر رہا تھا لیپ ٹاپ پہ۔۔ میں بتاتا ہوں۔۔ میں نے اپنا موبائل لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کیا تھا۔۔ اور لیپ ٹاپ میں انسٹالڈ سافٹ وئر کہ ذریعہ با آسانی میں لیپ ٹاپ پہ ٹائپ کرتے تم سے بات کر سکتا تھا۔۔ لیکن تب مجھے غصہ آیا۔۔ جو باتیں تمہیں مجھ سے کرنی چاہیں تھیں وہ تم ولی سے کہہ رہی تھی۔۔ وہ طلاق، چار شادیاں۔۔ سب جھوٹ تھا، فریب تھا۔۔ میں صرف دیکھنا چاہتا تھا کہ تم۔۔ تم کیسے ری ایکٹ کرتی۔۔ جانتی ہو جب پہلی بار تم نے یہ اعتراف کیا کہ تم مجھ سے محبت کرتی۔۔ میرے دل کو تکلیف

ہوئی۔۔ کیونکہ تم یہ بات مجھ سے نہیں ولی سے بانٹ رہی تھی۔۔

سب ٹھیک چل رہا تھا۔۔ "ہادی نے تصویر بدلی۔۔ دونوں اک دوجے کی جانب محبت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

تمہارے ساتھ وقت گزارنے کیلئے میں کبھی ڈنر، تو کبھی میٹنگز رکھتا۔۔" شادی کی پلانگز کر رہا تھا میں۔۔ تمہارا لہنگا تک آرڈر کر دیا تھا۔۔ "اب کی بار تصویر ماہی کی مہندی کی تھی۔۔ "پھر اچانک تم ایک دن اپنی شادی کا کارڈ لے آئی۔۔ بہت تکلیف ہوئی لیکن میں یہ سمجھ نہ پا رہا تھا کہ آخر ماجرا کیا ہے۔۔ اسی لئے مجھے ولی بن کر آنا پڑا، تمہارے دل کی بات جاننے۔۔ اور وہی ہوا، تم نے بتایا۔۔ جسے سن مجھے خوش گوار سی حیرت ہوئی۔۔ مگر دکھ تکلیف سے میں برا حال تھا۔۔ اور پھر ہماری قسمت جڑ گئی۔۔ ہماری شادی ہو گئی۔۔ جانتی ہو کس کی وجہ سے۔۔ ہمارے دوستوں کی وجہ سے۔۔ ایبک گھر سے بھاگا نہیں تھا۔۔ اسے اغوا کیا گیا تھا۔۔ اغوا کرنے والے کوئی اور نہیں سرمد اور احمد تھے۔۔ "ماہی کو پھر سے شاک لگا۔۔ اب تو کسے لگنے لگا شاید شاک سے اسکی جان

ہی نکل جائے گی۔۔ تصویر تبدیل ہوئی۔۔ اب کی بار ہادی اسکا ہاتھ
تھامے سٹیج پہ چڑھ رہا تھا۔۔

پھر میں نے تایا ابو اور صالحہ آنٹی کو ملانے کی کوشش کی۔۔ اور"
آخرکار سب ٹھیک ہو گیا۔۔ لیکن تم ناراض ہو گئی۔۔ پھر مجھے یہ آئیڈیا
آیا۔۔ اور دیکھو تمہیں تمہارے سارے سوالوں کہ جواب مل
گئے۔۔)اب آخری تصویر تبدیل کرتے ہادی نے ریموٹ قریب پھینک
دیا (تایا ابو اور صالحہ آنٹی کی کہانی تم ہی نے مجھے سنائی تھی۔۔ میں نے
تمہارے ماما سے بدتمیزی نہیں کی۔۔ لیکن تم خودی سوچو اگر میں وہ
سب نہ کہتا تو کیا سب ٹھیک ہو پاتا۔۔ لیکن اگر پھر بھی تمہیں ایسا لگتا
تو مجھے معاف کردو۔۔ مگر یوں ناراض مت ہو۔۔ ورنہ ہمارے تیمور اور
عنایہ اس دنیا میں آنے سے لیٹ ہو جائیں گے۔۔ "وہ بات مکمل کرتا
ہنس دیا جبکہ وہ ابھی بھی شاکڈ تھی۔۔ اسکہ جسم میں کوئی ہلچل نہ ہو
رہی تھی۔۔ مسکراتا چہرا لئے ہادی سٹیج سے اترا۔۔ بالوں میں انگلیاں
پھیرتے انہیں ماتھے سے ہٹاتا، قدم قدم چلتا اسکہ سامنے آ کھڑا ہوا۔۔

وہ ابھی بھی یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔۔

اسکہ قریب ہوتے۔۔ اسکا چہرا ہاتھوں میں تھامے اپنے ہونٹوں کا لمس اسکہ ہونٹوں پہ چھوڑا۔۔ وہ یک دم چونکی۔۔ ہادی کھلکھلا کر ہنس دیا۔۔

جھوٹے، دھوکے باز۔۔ "وہ ہاتھ اٹھاتے اسکے سینے پہ مکے مارنے لگی۔۔" جبکہ ہادی نے قہقہ لگاتے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔

قہقہ لگاتے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔

پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔ مجھے لگا تھا۔۔ اب میں آپکو کبھی نہیں دیکھ سکوں گی۔۔ "ماہی کی آنکھ سے بہتے آنسو ہادی کی شرٹ میں جذب ہو گئے۔۔

میں تمہیں سپیشل فیل کروانا چاہتا تھا۔۔ "اسے خود سے الگ کرتے" ہادی گھٹنوں کہ بل بیٹھ گیا۔۔ جیب سے انگوٹھی نکالتے اسکہ سامنے لہرائی۔۔

ویسے شادی تو ہماری ہو چکی۔۔ لیکن پھر بھی۔۔ "وہ مسکرایا۔۔ "کیا تم

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری شریک حیات بننا پسند کروگی۔۔ "انگوٹھی اسکہ سامنے لہراتے ہادی محبت سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔ ماہی کہ آنسوؤں میں مزید روانی آ گئی۔۔ وہ گھٹنوں کہ بل بیٹھتے ہادی کہ سینے سے جا لگی۔۔

ہال کہ آسمان سے پھولوں کی برسات ہونے لگی۔۔ ہر سو گلاب اپنی خوشبو بکھیر انہیں مدہوش کیئے دے رہے تھے۔۔ ہادی سے الگ ہوتے ماہی نے اپنے اپنی آنسو پونچھے۔۔ ہادی کہ گال پہ پڑتا ڈمپل ابھی بھی ہنوز برقرار تھا۔۔ ماہی نے اسے اپنے ہاتھ سے چھوا۔۔ وہ مزید گہرا ہوا۔۔ جسے دیکھ ماہی بھی مسکرا دی۔۔

انگوٹھی ڈبیہ سے نکالتے ہادی نے اسکہ بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں پہنا دی۔۔ دونوں کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔۔ کتنی ہی تکلیفیں برداشت کیں مگر آخرکار دونوں کی محبت کو اپنی منزل مل ہی گئی تھی۔۔

❤❤❤❤❤

پانچ سال بعد

مالک ہاوس کی درودیوار پھر سے کھل اٹھے تھے۔۔ بشیر صالحہ کہ ہمراہ عمرہ کرنے گیا تھا۔۔ اندلیب کی شادی بشیر کہ دوست تاشفین کہ بیٹے نور سے ہو چکی تھی۔۔ مومنہ بھی ایبک کہ ہمراہ بہت خوش تھی۔۔ احمد اور کومل کی شادی کو تین سال بیت چکے تھے انکا ایک بیٹا تھا۔۔ عریشہ کہ گھر ایک بیٹی اور حال ہی میں ایک بیٹی ہوئی تھی۔۔

نائلہ کی بھی شادی ایک اچھے گھرانے میں ہو چکی تھی۔۔ اب وہ اللہ کا شکر ادا کرنا نہ بھولتی تھی۔۔ تبھی اسکی زندگی بھی خوشیوں سے بھر چکی تھی۔۔

ماہی نے عثمان اور کنیز سے اپنے کئی کی معافی مانگی تھی۔۔ دونوں نے اسے معاف کر دیا تھا۔۔ آخر اپنی بیٹی سے کب تک ناراض رہتے۔۔۔

ہادی اور ماہی کہ گھر جڑواں بچے ہوئے تھے۔۔ ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔۔ وعدہ کہ مطابق ہادی نے انکا نام تیمور اور عنایہ رکھا تھا۔۔

وہ اپنے عالیشان بیڈ پہ بیٹھا لیپ ٹاپ پہ کام میں مگن تھا۔۔ اسکہ قریب ہی تیمور نیند کی وادیوں میں کھویا تھا جبکہ عنایہ یک ٹک کی پیڈ پہ اسکی

نفاست سے چلتی انگلیوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

پاپا۔۔ میری باری۔۔ "ہادی کو سانس لیتا دیکھ عنایہ نے لیپ ٹاپ اپنی" جانب کھسکایا۔۔ وہ بھی ٹاول سے بال خشک کرتی باتھ روم سے برآمد ہوئی۔۔

عنایہ ابھی نہیں۔۔ "ہادی نے اس سے لیپ ٹاپ چھیننا چاہا تو وہ منہ" پھلا گئی۔۔ ہادی نے مسکراتے اسے خود سے لپٹایا پھر پیشانی چومی۔۔

بلکل اپنی ماں پہ گئی ہو۔۔ "عنایہ اور ماہی نے بیک وقت ہادی کو" گھوری سے نوازہ۔۔ وہ دونوں کی نظروں سے محفوظ ہوتا کھلکھلا کر ہنس دیا۔۔۔

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندرویب پرپوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئےاوپردیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کرسکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews